اللہ ھی ھے جو عقل شعور اور ھمت عطا کرتا ھے (حدیث)

ABC CERTIFIED — کوئٹہ، مستونگ، گوادر، راولپنڈی، اسلام آباد اور چکوال سے شائع ہونیوالا کثیر الاشاعت روزنامہ — فون نمبر : 2834643 فیکس نمبر : 2827323

DAILY HIMMAT QUETTA

روزنامہ ہمت کوئٹہ

بانی زمرد حسین (مرحوم)

چیف ایڈیٹر: نادر حسین زمرد

جلد نمبر 25 | اتوار 23 اگست 2026ء | 09 ربیع الاول 1448ھ | قیمت 7 روپے | شمارہ نمبر 313

ایران کا مضبوط پوزیشن کیساتھ جنگ ختم کرنے کا عندیہ

ایران اس وقت طاقت اور وقار کی پوزیشن میں ہے، اس لیے جنگ کا خاتمہ بہتر ہوگا، ایرانی صدر، ایران کسی بھی نئے خطرے کا بھرپور جواب دینے کیلئے تیار ہے، چیف آف جنرل اسٹاف

عمان اور ایران کے وزرائے خارجہ کا ٹیلی فونک رابطے میں آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت صورتحال پر تبادلہ خیال، امریکی بحریہ آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے سے خفیہ قافلوں کی حفاظت کر رہی ہے، امریکی میڈیا

واشنگٹن/بیجنگ/مسقط/تہران (این این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے امریکا کے ساتھ کئی ماہ سے جاری جنگ ختم کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایران اس وقت طاقت اور وقار کی پوزیشن میں ہے، اس لیے جنگ کا خاتمہ بہتر ہوگا۔ عرب میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق تہران میں ڈاکٹروں سے ملاقات کے دوران مسعود پزشکیان نے کہا کہ پوری دنیا ایران کی فتح کو تسلیم کر رہی ہے اور امریکا کی جانب سے اسکولوں، اسپتالوں اور بنیادی

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

حکومت کا عوام پر پٹرول بم گرانے کا سلسلہ جاری

پٹرول اور ڈیزل پر ڈیلرز مارجن 8.64 سے بڑھا کر 9.98 روپے فی لیٹر کر دیا گیا

اسلام آباد (آن لائن) پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے ساتھ صارفین پر مزید مالی بوجھ ڈال دیا گیا، حکومتی منظور کردہ پٹرولیم ڈیلرز

بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

الیکٹرانک ڈیوائسز کا درآمدی بل کم کرنے کی پالیسی تیار، منظوری نہ ملنے سے عملدرآمد تاخیر کا شکار

اسلام آباد (این این آئی) الیکٹرانک ڈیوائسز اور موبائل فونز کے درآمدی بل میں کمی کیلئے میڈ ان

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، صدر آصف زرداری سے ملائیشین وزیر داخلہ سیف الدین نصوتیون بن اسماعیل ملاقات کر رہے ہیں

پاکستان اور ملائیشیا کا انسداد دہشتگردی و جرائم کی روک تھام میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

ملائیشیا کے وزیر داخلہ سیف الدین ناسوتیون بن اسماعیل کا وزارت داخلہ اسلام آباد کا دورہ، محسن نقوی سے ملاقات

انٹیلی جنس شیئرنگ، انسداد منشیات اور انسانی اسمگلنگ کیخلاف حکمت عملی بنانے کا فیصلہ، تعلقات کو مستحکم بنانے کے خواہاں ہیں، وزیر داخلہ

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان اور ملائیشیا نے انسداد دہشتگردی، انسداد منشیات، غیر قانونی امیگریشن، انسانی اسمگلنگ اور سائبر کرائمز کی روک تھام کے لیے باہمی تعاون مزید بڑھانے، انٹیلی جنس شیئرنگ کو مؤثر بنانے اور دونوں ممالک کی

بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

مستونگ، سیکیورٹی فورسز کے قافلے پر دھماکہ، 1 اہلکار شہید

دھماکے میں 10 اہلکار زخمی، شاہراہ ٹریفک کے لیے بند کر کے علاقہ محاصرے میں لے لیا گیا

مستونگ (یو این اے) مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ میں گرو میں قومی شاہراہ پر سیکیورٹی فورسز کے قافلے کو مبینہ طور پر نشانہ بناتے ہوئے دھماکہ کیا

بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے بروقت اقدامات یقینی بنائے جائیں، اسحاق ڈار

قومی اقتصادی کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی (ایکنک) کا اجلاس، ترقیاتی منصوبوں کے جامع ایجنڈے پر غور کیا گیا

اجلاس میں خوازہ خیلہ، بشام ایکسپریس وے کی تعمیر کے منصوبے، بجلی کی تقسیم کے نظام میں بہتری کے منصوبوں کا جائزہ

اسلام آباد (آن لائن) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے ہفتہ کو یہاں قومی اقتصادی کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی (ایکنک) کے اجلاس کی صدارت کی۔ نائب وزیراعظم کے آفس سے جاری بیان کے مطابق اجلاس میں ترقیاتی منصوبوں کے جامع ایجنڈے پر غور کیا گیا جس میں خوازہ خیلہ۔ بشام ایکسپریس وے کی تعمیر، لیسکو، حیسکو اور پیسکو میں بجلی کی تقسیم کے نظام کی استعداد

بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

مون سون بارشیں، وزیراعظم کی متاثرین کی مالی معاونت اور بحالی کا کام تیز کرنے کی ہدایت

سیلاب متاثرین کے گھروں، بجلی کے نظام اور سڑکوں کی بحالی مکمل کی جائے، جن علاقوں میں امدادی سامان نہیں پہنچ سکا، وہاں اشیائے خورونوش اور دیگر ضروری امدادی سامان جلد پہنچایا جائے

بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں انفراسٹرکچر کی بحالی کا کام تیزی سے جاری، مون سون 2026 کے اثرات، متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں اور انفراسٹرکچر کی بحالی کے حوالے سے بریفنگ

اسلام آباد (آن لائن) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے مون سون بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ افراد کی مالی معاونت ...

بقیہ 7 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

لاہور، وزیراعظم شہباز شریف مون سون بارشوں اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور امدادی کارروائیوں بارے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ایران میں کوئی صدر نہیں بننا چاہتا، ٹرمپ کا ایرانی قیادت پر طنز

واشنگٹن (این این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ...

بقیہ 8 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اپوزیشن اجلاس کی اندرونی کہانی، استعفوں پر اختلاف، پارلیمان کو فورم بنانے پر اتفاق

مولانا فضل الرحمان نے تحریک انصاف کے پارلیمان سے استعفوں کے موقف کی مخالفت کر دی

بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

آزاد کشمیر میں وزارت عظمیٰ کے امیدوار پر اتفاق رائے ن لیگ کیلئے چیلنج

بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

شام کے وزیر خارجہ کا دورہ پاکستان مکمل، باہمی تعاون کے فروغ پر اتفاق

بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعظم رواں ماہ کے آخر میں کرغزستان اور آئندہ ماہ امریکا کا دورہ کریں گے

بقیہ 23 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 24 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعظم آزادی پریڈ میں اعلیٰ انتظامی افسروں کی ذاتی تشہیر پر برہم

بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بین الاقوامی قانون کی حکمرانی کو خطرات درپیش ہیں، سربراہ عالمی فوجداری عدالت

بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بانی پی ٹی آئی کی رہائی کیلئے صیہونی لابی متحرک، زیک اسمتھ کا سفارتی دباؤ کا مطالبہ

بقیہ 11 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 12 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

امریکا، پاکستان سمیت 75 ممالک کیلئے روکی گئی امیگرنٹ ویزا کارروائیاں

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

دیار غیر میں دو سال کے دوران 799 پاکستانی ورکرز جان کی بازی ہار گئے

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 19 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار ایکنک اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

پاکستان کی آبی سلامتی کو خطرہ، عالمی قانونی فورمز پر رجوع کی درخواست سماعت کیلئے مقرر

پاکستان کے پانی کے حق کے تحفظ سے متعلق قانونی جنگ کیلئے چناب بیاس لنک مٹل کیس سماعت کیلئے مقرر

اسلام آباد (این این آئی) ملکی آبی سلامتی کو خطرات کے پیش نظر عالمی قانونی فورمز پر رجوع کرنے کی درخواست سماعت کے لیے مقرر کر دی گئی۔ اسلام آباد ہائیکورٹ میں پاکستان کے پانی کے حق کے تحفظ سے متعلق قانونی جنگ کے لیے چناب بیاس لنک مٹل کیس سماعت کے لیے مقرر کر دیا گیا۔ عدالت نے انڈس واٹرز ٹریٹی پر فوری عملدرآمد کے لیے

بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان سمیت 12 ممالک نے شام میں اسرائیلی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حملوں کو علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی قرار دے دیا۔ میڈیا رپورٹ سے مطابق پاکستان سمیت 12 ممالک نے شام میں ابو الظہور فوجی ایئر بیس پر اسرائیلی فضائی حملوں کی

بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بحری صلاحیت کے فروغ میں پیشرفت، کراچی پورٹ پر ڈریجنگ آپریشنز کا آغاز

مقصد بندرگاہوں کی تہہ سے جمع شدہ مٹی، ریت اور کیچڑ نکال کر مطلوبہ گہرائی برقرار رکھنا ہے

کراچی (آن لائن) کراچی پورٹ پر ڈریجنگ آپریشنز کا آغاز کر دیا گیا، پاکستان کی بحری صلاحیت اور تجارت کے فروغ میں اہم پیش رفت ہوئی ہے

بقیہ 21 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

علاج معالجے کے حوالے سے انتظامیہ نے عدالت کے حکم پر عملدرآمد کیا، عطا تارڑ

بانی پی ٹی آئی کی صحت کے حوالے سے ہماری طرف سے ایک سیاسی بیان نہیں آیا، حقائق ہم نے لمحہ بہ لمحہ قوم کے سامنے رکھے

پی ٹی آئی سے جھوٹا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے، بانی پی ٹی آئی اپنے دور حکومت میں دوسروں پر طنز اور تضحیک آمیز گفتگو کرتے، پریس کانفرنس

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ نے کہا ہے کہ علاج معالجے کے حوالے سے انتظامیہ نے معزز عدالت کے حکم پر عمل درآمد کیا، پی ٹی آئی کی جانب سے اس معاملے پر جھوٹا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے، بانی پی ٹی آئی اپنے دور حکومت میں دوسروں پر طنز اور تضحیک آمیز گفتگو کرتے تھے۔ پریس کانفرنس سے خطاب میں وزیر اطلاعات عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ علاج معالجہ

بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بانی پی ٹی آئی کو معائنہ، علاج کے لیے پمز لایا گیا، ہسپتال اعلامیہ

بانی پی ٹی آئی کے دیگر طبی معائنے کے لیے پمز کے متعلقہ ماہرین نے حصہ لیا

اسلام آباد (این این آئی) بانی پی ٹی آئی کو 20 اور 21 اگست کی درمیانی شب طبی معائنے اور علاج کیلئے پمز ہسپتال لایا گیا۔ پمز اعلامیہ کے مطابق طبی

بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

روس کا یوکرین پر ڈرون حملہ، 16 افراد ہلاک، 130 زخمی

ہمارے ایک شاپنگ سینٹر کو کیے بعد دیگرے ڈرون حملوں میں نشانہ بنایا گیا، یوکرینی صدر

کیف (این این آئی) یوکرین کے شہر کریوی ریہ میں روسی ڈرون حملے سے کم از کم 16 افراد ہلاک اور 130 زخمی ہو گئے۔ یوکرینی صدر زیلنسکی کے مطابق شاپنگ سینٹر کو کیے بعد دیگرے ڈرون حملوں میں نشانہ بنایا، پہلے حملے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد

بقیہ 35 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سرکاری اسکیم کے تحت 88 ہزار 700 عازمین حج نے پہلی قسط جمع کروادی

اسلام آباد (این این آئی) ملک میں سرکاری اسکیم کے تحت 88 ہزار 700 عازمین حج نے پہلی قسط جمع کروا دی۔ ترجمان مذہبی امور کے مطابق سرکاری اسکیم میں لانگ حج پیکج کے تحت صرف ساڑھے 18 ہزار نشستیں باقی ہیں۔ پنجاب سے 46 ہزار 400، سندھ 23 ہزار 500، خیبر پختونخوا سے 11 ہزار 300 عازمین نے پہلی

بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بار کونسل کے 8 ممبران کی بانی پی ٹی آئی کو شفاء انٹرنیشنل ہسپتال منتقل نہ کرنے پر مذمت

عدالتی فیصلے پر عمل نہ کرنا عدلیہ کی آزادی اور اختیارات پر کھلا حملہ ہے، مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان بار کونسل کے 8 ممبران نے بانی پی ٹی آئی کو شفاء انٹرنیشنل ہسپتال منتقل نہ کرنے پر شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے

بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پاکستان بار کونسل کا 8 ارکان کے بیان سے اظہار لاتعلقی

پلیٹ فارمز کو سیاسی مقاصد یا کسی پوشیدہ مفاد کیلئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، پاکستان بار کونسل

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان بار کونسل نے 23 میں سے 8 ارکان کی جانب سے جاری کیے گئے حالیہ بیان کو کونسل کا اجتماعی موقف قرار دینے سے

بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ پریس کانفرنس کر رہے ہیں

ہم نہیں سفارتکاری، پاکستان مشرق وسطیٰ میں امن قائم کر سکتا ہے، کوری بوکر

واشنگٹن (این این آئی) امریکی ڈیموکریٹک سینیٹر کوری بوکر نے کہا ہے کہ امریکا کو بموں کی نہیں

بقیہ 37 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ایران نے خطرات کیخلاف مضبوط دفاعی حصار قائم کر لیا ہے، پاسداران انقلاب

تہران (این این آئی) ایرانی پاسداران انقلاب کے کمانڈر ان چیف احمد واحدی نے کہا ہے کہ

بقیہ 38 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بنگلا دیش نے پاکستان، ترکیہ اور سعودیہ کے دفاعی معاہدے میں شمولیت کا اشارہ دیدیا

ڈھاکہ (این این آئی) بنگلا دیش نے پاکستان، ترکیہ اور سعودیہ کے مشترکہ دفاعی معاہدے میں شمولیت کا اشارہ دے دیا۔ بنگلا دیشی میڈیا کے مطابق بنگلا دیشی وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ

بقیہ 36 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

حیدرآباد سکھر موٹروے سے پہلے پنجاب کا نیا منصوبہ، سندھ کا وفاق سے اعتراض

کراچی (این این آئی) حیدرآباد سکھر موٹروے سے پہلے پنجاب میں نیا بڑا منصوبہ شروع کیے جانے پر سندھ نے وفاق سے اعتراض کیا ہے۔ نائب وزیراعظم اسحاق ڈار کی زیر صدارت

بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

مختلف الیکٹرانک ڈیوائسز مینوفیکچرنگ کے کیلئے پالیسی متعارف کرانے کا فیصلہ

الیکٹرانک ڈیوائسز کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال پر ٹیکس چھوٹ دینے کی تجویز

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی حکومت نے سکنڈ بوسٹرز، ڈونگلو اور بائیو میٹرک مشینوں اور موبائل فونز، لیپ ٹاپس سمیت مختلف الیکٹرانک ڈیوائسز کی

بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وفاقی حکومت نے راولپنڈی میں 6 ماہ کیلئے فوج تعینات کرنے کی منظوری دیدی

3 کمپنیاں 6 ماہ کیلئے راولپنڈی میں رہیں گی، تعیناتی آئین کے آرٹیکل 245 کے تحت عمل میں لائی گئی

راولپنڈی (آن لائن) وفاقی حکومت نے راولپنڈی

بقیہ 29 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ایک سال میں تمام ٹرینیں اپ گریڈ نہیں ہو سکتیں، حنیف عباسی

قراقرم، ملت سمیت دیگر ٹرینوں کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، ریلوے کی بہتری کے لیے صوبوں سے بھی بات کی ہے

88 ارب سے 115 ارب تک ریونیو اور لیز کی آمدن 8 ارب سے 16 ارب روپے تک لے گئے ہیں، ملتان میں گفتگو

ملتان (آن لائن) وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے کہا ہے کہ 1 سال میں سب ریل گاڑیاں اپ گریڈ نہیں ہو سکتیں۔ ملتان میں وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے میں اصلاحات کی ہیں،

بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

نیٹو کا آبنائے ہرمز میں آزادانہ آمد و رفت کے تحفظ کے لیے تعاون پر غور

برسلز (این این آئی) نیٹو کی جانب سے کہا گیا ہے کہ اتحاد کے اعلیٰ کمانڈر نے متعدد رکن ممالک کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی ہے اور ایک اجلاس منعقد کیا گیا ہے، جس میں آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کی آزادانہ آمد و رفت کے تحفظ کے لیے ممکنہ تعاون پر بحث ہوئی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

امداد میں کٹوتی صومالیہ میں بچوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہی، یونیسف

اقوام متحدہ (این این آئی) یونیسف نے خبردار کیا ہے کہ صومالیہ میں امداد میں کٹوتیاں انسانی بنیادوں

بقیہ 41 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پاکستانی فضائی حدود کی بندش، بھارتی ایئر لائنز کو 2 ارب ڈالر سے زائد کا نقصان

ایران، امریکا کشیدگی اور مشرق وسطیٰ کی صورتحال نے بھارتی ایئر لائنز کی مشکلات بڑھا دیں

نئی دہلی (این این آئی) پاکستانی فضائی حدود کی بندش سے بھارت کی پانچ بڑی ایئر لائنز شدید متاثر ہوئی ہیں، پاکستان ایئرپورٹ اتھارٹی اور ورلڈ

بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان بار کا بار پلیٹ فارم سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی مخالفت

وکلاء اپنی آزادی، خودمختاری اور اصولی موقف پر سمجھوتہ نہیں کریں گے، بلوچستان ہائی کورٹ بار

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے بار کے پلیٹ فارم کو مبینہ طور پر سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے وکلاء کے اجتماعی ادارے کے وقار اور خودمختاری کے منافی قرار دیا ہے۔ بلوچستان

بقیہ 45 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ملتان، وفاقی وزیر ریلوے حنیف عباسی میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں

نواز شریف کا مختلف علاقوں کا دورہ، ترقیاتی کاموں اور تزئین و آرائش کا جائزہ لیا

لاہور (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر و سابق وزیراعظم نواز شریف نے لاہور کے

بقیہ 31 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

کشمیر میں تحریک آزادی کے سرخیل سید علی گیلانی مرحوم کی پانچویں برسی یکم ستمبر کو منائی جائے گی

جہانیاں (آن لائن) بزرگ حریت رہنما، مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کے سرخیل سید علی گیلانی مرحوم کی پانچویں برسی یکم ستمبر کو منائی جائے گی اس

بقیہ 32 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ڈیجیٹل اثاثے معیشت اور اسلامی فنانس کیلئے گیم چینجر بن سکتے ہیں، بلال ثاقب

پاکستان کیلئے اسلامی مالیات میں بڑا موقع موجود، عالمی اسلامی فنانس کی صنعت 5 ٹریلین ڈالر کی ہو چکی ہے

پاکستان کو آنیوالی نسلوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسیاں بنانا ہونگی، چیئرمین ورچوئل ایسٹس ریگولیٹری اتھارٹی

لاہور (این این آئی) وزیر مملکت اور چیئرمین پاکستان ورچوئل ایسٹس ریگولیٹری اتھارٹی بلال بن ثاقب نے کہا ہے کہ پاکستان میں ورچوئل اثاثوں کا ریگولیٹری فریم ورک صرف اسٹیکنگز کی نگرانی کے لیے نہیں بنایا گیا بلکہ اس کا مقصد مالیاتی جدت، مالی

بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

امریکہ میں پاکستانی سفیر رضوان سعید نے صدر ڈومینکن ریپبلک کو سفارتی اسناد پیش کر دیں

صدر ڈومینکن ریپبلک نے عالمی امن کے فروغ میں پاکستان کے مثبت اور تعمیری کردار کو سراہا

واشنگٹن (این این آئی) امریکہ میں پاکستان کے سفیر رضوان سعید شیخ نے صدارتی محل، سینٹو ڈومنگو میں صدر ڈومینکن ریپبلک لوئس آبیناڈر کو اپنی سفارتی اسناد پیش کر دیں۔ اس موقع پر پاکستان اور ڈومینکن ریپبلک نے دو طرفہ تعلقات مزید مضبوط

بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

آٹے کی قیمت میں مزید اضافے کا خدشہ گندم پالیسی پر کسان اتحاد کا انتباہ

گندم کی موجودہ فصل کو مارکیٹ میں آئے چار ماہ ہوئے 3,500 روپے فی من خریدی گئی گندم اب ساڑھے 6 ہزار من تک پہنچ چکی

گندم اسٹورز میں پڑی رہی، جواب خراب ہو چکی ہے، سرکاری خریداری بند کرنے سے غذائی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے، خالد حسین

اسلام آباد (آن لائن) کسان اتحاد کے چیئرمین خالد حسین نے گندم اور آٹے کی بڑھتی قیمتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر موجودہ پالیسی برقرار رہی تو آنے والے مہینوں میں گندم کی قیمت 10 ہزار روپے فی من سے کم نہیں ہوگی، جس کے نتیجے میں آٹے کی قیمتوں میں مزید اضافہ عام آدمی کے لیے سنگین مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ گندم کی سرکاری

بقیہ 45 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ملکی درآمدات میں 19 فیصد اضافے سے تجارتی خسارہ 26 فیصد بڑھ گیا

غذائی اجناس، گاڑیوں، ٹرانسپورٹ سامان اور مشینری سمیت مختلف اشیا کی درآمد میں اضافہ ریکارڈ ہوا

اسلام آباد (این این آئی) رواں مالی سال 27-2026 کے پہلے ماہ جولائی میں ملکی درآمدات 19 فیصد بڑھنے کے باعث تجارتی خسارے میں 26 فیصد اضافہ ہو گیا۔ وفاقی ادارہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق غذائی اجناس، گاڑیوں، ٹرانسپورٹ سامان اور مشینری سمیت مختلف اشیا کی درآمد میں اضافہ ریکارڈ ہوا ہے۔ اعداد و شمار

بقیہ 44 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

گوادر، رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمن بلوچ تحصیلدار منیر بلیدی سے ملاقات کر رہے ہیں

مستونگ کے علاقے میں شرپسندوں نے پل کو دھماکے سے تباہ کر دیا

کوئٹہ (این این آئی) ضلع مستونگ کے علاقے میں شرپسندوں نے ایک اور پل کو دھماکے سے تباہ کر دیا۔ سیکورٹی فورسز حکام کے مطابق گزشتہ شب نامعلوم شرپسندوں نے مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ میں این 25 قومی شاہراہ پر انجیرہ کراس اور کھڈ کوچہ کے درمیان ایک پل (کلورٹ) کو

بقیہ 43 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

افغان اور ہزارہ مہاجرین کی بلاک شدہ شناختی کارڈز پر کوئی سمجھوتہ قابل قبول نہیں، نیشنل پارٹی

کوئٹہ (آن لائن) نیشنل پارٹی بلوچستان کے صوبائی ترجمان نے 1979 کے بعد افغانستان سے آنے والے افغانی اور ہزارہ مہاجرین کو جاری کردہ شناختی کارڈز کو بلاک کرنے کے عمل کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ 1979 میں بلوچستان پر مہاجرین کا یلغار ہوا اور پھر ان مہاجرین کو لاکھوں کی تعداد میں جعلی میٹیول شناختی

بقیہ 42 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ جوائنٹ روڈ پر دو گروپوں میں تصادم 4 افراد زخمی

کوئٹہ (آن لائن) کوئٹہ کے علاقے جوائنٹ روڈ پر دو گروپوں میں تصادم کے دوران 4 افراد زخمی ہو گئے جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا پولیس کے مطابق گزشتہ روز جوائنٹ روڈ پر معمولی تکرار پر دو گروپوں میں جھگڑے کے دوران 4 افراد زخمی ہو گئے جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا زخمیوں میں

بقیہ 41 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حکومت کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے' عبدالنعیم رند

آئے روز پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ سے لوگوں کا جینا محال ہو چکا ہے

کوئٹہ (آن لائن) جماعت اسلامی بلوچستان کے زیراہتمام پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر پٹرولیم مصنوعات

بقیہ 40 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسلام کا عادلانہ نظام سے انصاف اور امن و خوشحالی قائم ہو سکتی ہے، مولانا قادر لونی

بقیہ 39 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

پنجگور: نامعلوم افراد کی فائرنگ خاتون سمیت 2 افراد زخمی

بقیہ 38 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

جماعت اسلامی ضلع کوئٹہ کے زیراہتمام ضلع کوئٹہ کے امیر عبدالنعیم رند کی قیادت میں پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے

حکمرانوں نے چولہے ٹھنڈے کر دیئے خواتین غیر محفوظ ہیں، حافظ نعیم الرحمن

مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو ملک گیر ہڑتال، شٹر ڈاؤن اور لانگ مارچ سمیت احتجاج کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے گا

حکمران ڈھٹائی ختم کریں، عوام کو سہولت دیں، امیر جماعت اسلامی پاکستان کا لاہور میں خواتین کے جلسہ سے خطاب

لاہور (آن لائن) امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمن نے پنجاب حکومت کو خواتین کے تحفظ، تعلیم، صحت اور روزگار سمیت عوامی مسائل حل کرنے میں ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکمرانوں نے عوام کے چولہے ٹھنڈے کر دیے، بچوں کی تعلیم مشکل بنا دی اور خواتین کو غیر محفوظ معاشرے کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ اب حکومت کو اپنی ڈھٹائی ختم کرنا ہوگی۔ انہوں نے واضح کیا کہ پٹرولیم لیوی ختم ہونے تک دھرنا ختم نہیں ہوگا، مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو ملک گیر ہڑتال، شٹر ڈاؤن اور لانگ مارچ سمیت احتجاج کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر مال روڈ پر جماعت اسلامی کے دھرنے کے ساتویں روز خواتین کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حافظ نعیم

بقیہ 37 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ایک سال میں پیاز 132 فیصد اور ٹماٹر 93 فیصد مہنگے ہوئے، ادارہ شماریات

اسلام آباد (این این آئی) ایک سال کے دوران پیاز کی قیمت میں 132 فیصد اور ٹماٹر کی قیمت میں 93 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ادارہ شماریات کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق ایک سال میں پیاز 132.52 فیصد مہنگے ہوئے جبکہ ٹماٹر کی قیمت میں 93.21 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اعداد و شمار کے مطابق ایک سال میں

بقیہ 36 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ، بشیر چوک پر مسلح افراد کی فائرنگ، نامعلوم شخص جاں بحق

پولیس نے شناخت کی کوششیں شروع کر دیں، اہل خانہ کی تلاش کے لیے شناختی کارڈ کا پتہ جاری

کوئٹہ (یو این اے) کوئٹہ کے علاقے قمبرانی روڈ بشیر چوک کے قریب نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کرکے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ واقعے کے بعد مقتول کی لاش سڑک پر پڑی ملی، جبکہ پولیس نے موقع پر پہنچ کر شواہد اکٹھے کیے۔ ترجمان بلوچستان پولیس کے مطابق مقتول کے پاس سے ملنے والے شناختی کارڈ کے درج پتے کے مطابق وہ ایئرپورٹ روڈ

بقیہ 35 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ایران نے عراقی آئل ٹینکروں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دیدی

تہران (این این آئی) ایران نے عراقی آئل ٹینکروں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دے دی۔ ایرانی میڈیا کے مطابق عراق کی درخواست پر کئی عراقی ٹینکروں کو ہرمز سے گزرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ عراق نے یہ درخواست ایرانی پارلیمانی اسپیکر باقر قالیباف کے دورہ عراق

بقیہ 33 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

پینٹاگون پر تنقید کی سزا، امریکی عسکری اخبار کے چیف ایڈیٹر، پبلشر اور رپورٹر برطرف

پینٹاگون کیساتھ اختلافات پر دیے گئے انٹرویو کے بعد برطرف کیا گیا، چیف ایڈیٹر ایرک سلیون

واشنگٹن (آن لائن) امریکی وزارت دفاع نے ملک کی سول وار کے دور سے امریکی فوج کی کوریج کرنے والے معروف خودمختار اخبار سٹارز اینڈ سٹرائپس کے چیف ایڈیٹر اور پبلشر کو پینٹاگون کی مداخلت پر تنقید کرنے کے بعد عہدوں سے برطرف کر دیا ہے۔ اخبار کے چیف ایڈیٹر ایرک سلیون نے امریکی میڈیا کو بتایا کہ انہیں پینٹاگون کے ساتھ اختلافات پر دیے گئے ایک انٹرویو کے بعد عدم اطاعت کے الزام میں برطرف کیا گیا۔ رواں برس کے آغاز میں وزارت دفاع نے اعلان کیا تھا کہ وہ اخبار کی پالیسی کو ادارتی مداخلت سے پاک کرنے

بقیہ 34 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کھڈ کوچہ کے علاقے سے لاش برآمد، شناخت ہو گئی

مستونگ (یو این اے) مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ کے مقام گیت سے ایک شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ریسکیو ٹیموں نے لاش کو تحویل میں لے کر فوری طور پر شہید نواب غوث بخش رئیسانی میموریل ہسپتال منتقل کر دیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق جاں بحق ہونے والے شخص کی شناخت شکیل ولد قیصر کے نام سے

بقیہ 32 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

نصیر آباد، ڈپٹی کمشنر وریندر لعل بلیک ٹاپ روڈ حاجی خان عمرانی میرواہ کا معائنہ کر رہے ہیں

امریکی کمیشن کی آر ایس ایس پر پابندی کی سفارش، بھارت کی مذمت

بھارت کو توقع ہی نہیں کہ امریکی کمیشن کثیر اثقافتی نظام کی حقیقت کو تسلیم کرے گا، ترجمان وزارت خارجہ

نئی دہلی / واشنگٹن (این این آئی) امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے بھارتی انتہا پسند ہندو جماعت راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر پابندیاں عائد کرنے کی سفارش کر دی۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے چیئرمین، پاکستانی نژاد امریکی شہری عاصف محمود نے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھگوت کے آئندہ دورِ نیویارک کی مخالفت کرتے ہوئے امریکی

بقیہ 31 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

چھتر اسسٹنٹ کمشنر کا رورل ہیلتھ سینٹر کا اچانک دورہ

ڈیرہ مراد جمالی (آن لائن) ڈپٹی کمشنر نصیر آباد وریندر لال کی خصوصی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر چھتر بشیر احمد اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نصیر آباد ڈاکٹر ایاز احمد جمالی نے رورل ہیلتھ سینٹر (RHC) چھتر کا اچانک دورہ کیا۔ دورے کے دوران ہسپتال کا

بقیہ 30 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اوستہ محمد' میونسپل کارپوریشن ملازمین کی ہڑتال' شہر گندگی کے ڈھیر میں تبدیل

میونسپل کارپوریشن کے گزشتہ دو ماہ سے بند فنڈ کی وجہ سے صوبے بھر کے ملازمین سراپا احتجاج ہیں

اوستہ محمد (نامہ نگار) میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کا صوبے میں ہڑتال کے باعث شہریوں سے معذرت کام چھوڑ ہڑتال کے باعث پورا شہر گندگی کے ڈھیر میں تبدیل نالیوں کا گندہ پانی سڑکوں پر سمندر کا منظر پیش کرنے لگا تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے میونسپل کمیٹی میونسپل کارپوریشن کے گزشتہ دو ماہ سے بند فنڈ کی وجہ سے صوبے بھر کے

بقیہ 29 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ہمت کوئٹہ / مستونگ
پرنٹر و پبلشر نادر حسین زمرد نے روزنامہ ہمت کوئٹہ / مستونگ قلات پریس کوئٹہ سے چھپوا کر روزنامہ ہمت جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔
چیف ایڈیٹر: نادر حسین زمرد
081 - 2005129
081 - 2011314
نیوز سیکشن: 081-2834643
فیکس آفس: 081-2827323

کوئٹہ، 6 سالہ علی شاہ کی بوری بند لاش برآمد، وزیر داخلہ کا نوٹس

20 اگست سے لاپتہ بچے کی لاش گھر کے سامنے سے ملی، رپورٹ طلب

کوئٹہ (یو این اے) کوئٹہ میں 6 سالہ بچے علی شاہ کی بوری بند لاش برآمد ہونے کے واقعے کا وزیر داخلہ نے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام سے رپورٹ طلب کر لی۔ وزیر داخلہ نے بچے کی ہلاکت کے محرکات کا سراغ لگانے اور واقعے میں ملوث عناصر کی شناخت کے لیے فوری اقدامات کی ہدایت کی ہے۔ ذرائع کے مطابق 6 سالہ علی شاہ 20 اگست سے لاپتہ تھا، جس کی بوری بند لاش جمعے کی صبح اس کے گھر کے سامنے سے برآمد ہوئی۔

بقیہ 1 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

دکی: کوئلہ کان میں زہریلی گیس بھرنے سے 2 مزدور جاں بحق

حادثے میں 4 مزدور بے ہوش، متاثرین کو ڈی ایچ کیو ہسپتال منتقل کر دیا گیا

دکی (یو این اے) دکی کے علاقے ناصر آباد میں کوئلے کی ایک بند کان کے اندر زہریلی گیس بھرنے کے باعث دو مزدور جاں بحق جبکہ چار بے ہوش ہو گئے۔ پولیس کے مطابق مزدور بند کوئلہ کان کے اندر گئے تھے، جہاں زہریلی گیس بھرنے کے باعث حادثہ پیش آیا۔ واقعے کے بعد متاثرہ مزدوروں کو فوری طور پر ڈی ایچ کیو ہسپتال دکی منتقل کیا

بقیہ 2 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

سیاسی و سماجی عدم استحکام قومی بحران بن چکا ہے، عبدالخالق ہزارہ

موجودہ حکمران کرپشن میں مصروف ہیں، جمہوری اداروں کی مضبوطی کے لیے جدوجہد جاری رہے گی

کوئٹہ (یو این اے) ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے چیئرمین عبدالخالق ہزارہ نے کہا ہے کہ ملک اور صوبے میں سیاسی و سماجی عدم استحکام قومی بحران کی شکل اختیار کر گیا ہے، بلوچستان کی صورتحال تشویشناک حد تک خراب ہو چکی ہے اور ملک میں برسر اقتدار جماعتیں باہمی رسہ کشی جبکہ صوبائی اسمبلی کے آکشن زدہ ٹھیکیدار ان کمیشن اور کرپشن میں

بقیہ 3 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

جرائم پیشہ عناصر کیخلاف پولیس کی بڑی کارروائیاں، 805 ملزمان گرفتار

آئی جی بلوچستان محمد طاہر کی ہدایت پر زیرو ٹالرنس پالیسی کے تحت کارروائیاں جاری

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان پولیس نے صوبے بھر میں جرائم پیشہ عناصر، اشتہاری اور مفرور ملزمان، منشیات فروشوں اور غیر قانونی اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کر دی ہیں۔ آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر نے صوبے کی ساتوں رینجز میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنانے کی ہدایت کر دی ہے

بقیہ 7 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

سینیٹ کے ڈپٹی چیئرمین سیدال خان ناصر سے سابق صوبائی وزیر سردار یحییٰ خان ناصر ملاقات کر رہے ہیں

5 ماہ پہلے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کی شرط ناکام ہوئی، عباس عراقچی

ہم یہ سب پہلے بھی دیکھ چکے ہیں، وہی بکواس، بس کردار بدل گئے ہیں، وزیر خارجہ

تہران (این این آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ 14 سال پہلے ایران پر لگائی گئی تاریخ کی سب سے تباہ کن پابندیاں ناکام ہوئیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ 8 سال پہلے ایران پر زیادہ سے زیادہ دباؤ کی پالیسی ناکام ہوئی، 5 مہینے پہلے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کی شرط بھی ناکامی کا شکار ہوئی۔ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ آج ایران پر معاشی سطح پر اب تک کا سب سے کاری وار کیا گیا ہے، اس اقدام کا بھی ناکام ہونا طے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم یہ سب پہلے بھی دیکھ چکے ہیں، وہی بکواس، بس کردار بدل گئے ہیں۔

حکومت بلوچستان نے دکی میں چوک کو ڈاکٹر ماہ نور کے نام سے منسوب کر دیا

کوئٹہ (این این آئی) حکومت بلوچستان نے دکی میں ایک چوک کو ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے منسوب کر دیا۔ محکمہ بلدیات بلوچستان کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق حکومت بلوچستان ضلع دکی میں دامانی چوک کا نام تبدیل کرکے ڈاکٹر ماہ نور ناصر چوک رکھ دیا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر ماہ

بقیہ 4 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

سرانان تھانے پر حملہ، دہشتگردی سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج

سی ٹی ڈی کی تفتیش شروع، تھانے کے اسلحے، گاڑیوں اور سرکاری ریکارڈ کے نقصانات کا جائزہ

کوئٹہ (یو این اے) پشین کے علاقے سرانان تھانے پر حملے کا مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ سی ٹی ڈی ذرائع کے مطابق مقدمہ دہشت گردی، چوری اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ سمیت دیگر دفعات کے تحت درج کیا گیا ہے۔ سی ٹی ڈی حکام کے مطابق تحقیقاتی ٹیموں نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرکے باقاعدہ تفتیش کا آغاز کر دیا ہے، جبکہ تھانے کی عمارت، سرکاری ریکارڈ، اسلحے، گاڑیوں اور دیگر سامان کو پہنچنے والے نقصانات اور گمشدگی کا بھی

بقیہ 5 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ہیلتھ کارڈ کی ادائیگی نہ ہونے کے باعث مریضوں کو مشکلات کا سامنا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان ہیلتھ کارڈ پروگرام کے ذمہ اسپتالوں کو واجبات کی ادائیگی نہ ہونے کے باعث مریضوں کو علاج میں شدید مشکلات کا سامنا ہے، پروگرام کے تحت کوئٹہ میں سرطان کے علاج کے ادارہ سینار کے بھی 8 ہزار مریضوں کا علاج متاثر ہو رہا ہے۔ بلوچستان ہیلتھ کارڈ

بقیہ 6 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

سیکیورٹی قافلے پر بزدلانہ حملہ ناقابل برداشت ہے، فرید رئیسانی

بقیہ 8 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

امریکی بحریہ کی مدد سے آبنائے ہرمز سے تیل کی ترسیل جاری

بقیہ 9 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 10 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کراچی میں اختیارات نچلی سطح تک پہنچائے بغیر نظام نہیں چل سکتا، مصطفیٰ کمال

بقیہ 11 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کراچی اور خضدار سے آنے والی گاڑیاں کھڈ کوچہ کے مقام پر بند

بقیہ 12 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

عالمی برادری ایران کیخلاف پابندیوں کی حمایت کرے، امریکا

فریقین تنازع کو سیاسی اور سفارتی ذرائع سے حل کریں، وزیر خزانہ

واشنگٹن (این این آئی) امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے چین اور دنیا کے دیگر ملکوں سے معاشی پابندیوں کے لیے امریکا کی حمایت کی اپیل کر دی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق اسکاٹ بیسنٹ کی جانب سے دنیا کے ملکوں سے ایران کے ساتھ تجارتی تعلقات منقطع کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ امریکی وزیر خزانہ نے اپیل کے ساتھ ہی امریکا کا ساتھ نہ دینے والے ملکوں کے خلاف طاقت کے استعمال کی دھمکی بھی دی ہے۔

بقیہ 13 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

الملھمہ کا یوم شہادت 8 ربیع الاول بمطابق 22 اگست ہفتہ کو عقیدت و احترام سے منایا گیا اس سلسلے میں جہانیاں سمیت ملک بھر میں

بقیہ 14 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اکبر ایس بابر نے بجلی کمپنیوں کی نجکاری سے متعلق حکومت سے اہم سوالات پوچھ لئے

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے بانی راہنما اکبر ایس بابر نے بجلی کمپنیوں (ڈسکوز) کی نجکاری سے متعلق حکومت سے اہم سوالات پوچھ لئے۔ جاری بیان کے مطابق

بقیہ 15 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

معذور ملازمین کے حقوق اور مسائل کے حل کیلئے ورچوئل اجلاس کا انعقاد

کوئٹہ (یو این اے) ملازمین باہم معذوری بلوچستان کے حقوق کے تحفظ، مسائل کے حل اور اسپیشل کنوینس الاؤنس میں عدم اضافے کے حوالے سے ایک اہم اور بابرکت ورچوئل اجلاس منعقد ہوا، جس میں صوبہ بھر سے درجنوں باہم معذور ملازمین نے بھرپور شرکت کی۔ آغاز: اجلاس کا باقاعدہ و بابرکت آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت محروم بصارت ملازم بلوچستان یونیورسٹی نصر اللہ شاہوانی نے حاصل کی۔ اجلاس کی میزبانی کے فرائض نادر شاہ (ملازم محکمہ خزانہ) اور نادر خان (ملازم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) نے انجام دیے۔ اسپیشل کنوینس الاؤنس پر تشویش اور وزیر اعلیٰ بلوچستان سے اپروچ کا فیصلہ: اجلاس میں سب

بقیہ 16 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل کے زیرِ اہتمام انسداد تجاوزات کمیٹی کا اہم اجلاس

عوامی مقامات پر قائم غیر قانونی تجاوزات کے خلاف جاری کارروائیوں کا تفصیلی جائزہ

لورالائی (خ ن) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل علی نواز جمالی ضلع کے زیر اہتمام انسداد تجاوزات کمیٹی کا اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع بھر میں سرکاری اراضی، شاہراہوں، سڑکوں، بازاروں اور دیگر عوامی مقامات پر قائم غیر قانونی تجاوزات کے خلاف جاری کارروائیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں تجاوزات کے خاتمے، عوام کو درپیش مشکلات کے ازالے اور سرکاری املاک کے تحفظ سے متعلق مختلف امور پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں متعلقہ محکموں کے افسران نے ضلع میں تجاوزات کی موجودہ صورتحال، نشاندہی کیے گئے مقامات اور اب تک کی جانے والی کارروائیوں کے حوالے سے کمیٹی کو بریفنگ دی۔ اس موقع پر اس امر پر زور دیا گیا کہ

بقیہ 19 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ژوب، ایکسائز کی غلط اطلاع پر ٹرک کی تلاشی، نقصان پر ڈھائی لاکھ روپے معاوضہ ادا

اطلاع غلط ثابت ہونے پر ٹرانسپورٹر کو معاوضہ دیا گیا، بے بنیاد کارروائیوں کا نوٹس لیا جائے، عبدالجبار کاکڑ

ژوب (یو این اے) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے کوئلے سے لدے ایک ٹرک میں منشیات کی موجودگی کی اطلاع پر کی جانے والی کارروائی غلط ثابت ہو گئی تاہم ٹرک مالکان کو ہونے والے نقصان اور وقت کے ضیاع کے ازالے کے لیے محکمہ ایکسائز نے اپنی مدد آپ کے تحت 2 لاکھ 50 ہزار روپے معاوضہ ادا کر دیا ای ٹی او ایکسائز نعمت اللہ کاکڑ نے رابطہ کرنے پر بتایا کہ مذکورہ ٹرک میں کوئلے کی آڑ میں چھالیہ اسمگل کیے جانے کی مصدقہ اطلاع پر

بقیہ 17 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ژوب، ڈیم میں نہاتے ہوتے جوان ڈوب کر جاں بحق

ژوب (آن لائن) ڈیم میں نہاتے ہوتے جوان ڈوب کر جاں بحق۔ تک کے دوران سپاکزئی ڈیم میں نہاتے ہوئے جوان پائیو محمد ولد حاجی خنک ساکن علی خان زئی جاں بحق ہو گئے جوان پائیو محمد بی آر سی کالج میں ملازم تھا۔

اوستہ محمد، بلوچستان کا مسئلہ گفت وشنید سے حل ہو سکتا ہے، اسلم اچکزئی

عوام سیاسی جماعتوں سے مایوس ہو چکے، مظلوم عوامی تحریک بلوچستانی عوام کی حقیقی ترجمان ہے

اوستہ محمد (یو این اے) مظلوم عوامی تحریک پاکستان کے صوبائی صدر اسلم اچکزئی نے کہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ طاقت کے ذریعے نہیں بلکہ گفت وشنید اور سیاسی مذاکرات کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ بلوچستان کے عوام تمام بڑی سیاسی جماعتوں کی کارکردگی سے مایوس ہو چکے ہیں، جبکہ باشعور عوام مظلوم عوامی تحریک پاکستان کو امید کی کرن سمجھتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار اسلم اچکزئی نے اوستہ محمد کے سیاسی، سماجی و قوم پرست رہنما محمد حنیف بلوچ

بقیہ 18 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ پولیس کی کارروائیاں 4 ملزمان اور 3 افغان باشندے گرفتار

کوئٹہ (آن لائن) کوئٹہ پولیس نے سنیچرز، اشتہاری، غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور غیر قانونی رہائش پذیر افغان باشندوں کے خلاف کارروائیاں کرتے ہوئے 4 ملزمان اور 3 افغان باشندوں کو گرفتار

بقیہ 21 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تمام سیاسی جماعتوں نے آئینی خلاف ورزی پر چپ سادھ رکھی ہے، محمد رمضان

عدالت عالیہ بلوچستان کا 62 یونینز سے متعلق فیصلہ آئی ایل او کنونشنز اور آئین و قانون کے منافی ہے

کوئٹہ (این این آئی) آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز بلوچستان اور بلوچستان لیبر فیڈریشن کا مشترکہ اجلاس خورشید لیبر ہال کوئٹہ میں زیر صدارت محمد رمضان اچکزئی منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبے کی دونوں بڑی فیڈریشنوں کے رہنماؤں حاجی محمد رمضان اچکزئی، خان زمان، محمد یار علیزئی، عبدالعزیز شاہوانی، قاسم خان کاکڑ، سید آغا محمد، عابد بٹ، عارف خان تیجاری، محمد عمر جتک، ملک افتخار احمد، دین محمد محمد حسنی، ملک وحید کاسی، ملک نصیر احمد، نجیب اللہ مری اور دیگر تنظیموں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں بلوچستان کے اندر مزدوروں پر بین

بقیہ 20 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

دہشتگردوں کیخلاف کامیاب کارروائیاں قابلِ تحسین ہیں، علی رضا

امن دشمن عناصر بلوچستان کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کا سفر کسی صورت نہیں روک سکتے

کوئٹہ (آن لائن) سماجی و قبائلی رہنما سردار علی رضا یوسفزئی نے مستونگ، کچھی، خضدار اور پنجگور میں دہشت گردوں کے خلاف کامیاب کارروائیوں پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان میں 37 دہشت گردوں کا انجام تک پہنچنا سیکیورٹی فورسز کی بڑی کامیابی ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ مختلف اضلاع میں بروقت اور مؤثر کارروائیاں دہشت گردی کے خلاف سیکیورٹی فورسز کی مؤثر حکمت عملی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا واضح ثبوت ہیں۔ سیکیورٹی فورسز نے دہشت گرد عناصر کے مذموم

بقیہ 22 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

عمران خان، نواز شریف اور زرداری کی سیاست تضادات کا مجموعہ ہے، سینیٹر طاہر بزنجو

کوئٹہ (یو این اے) نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما سابق سینیٹر و دانشور میر طاہر بزنجو نے کہا ہے کہ صدر زرداری اور میاں نواز شریف کی طرح عمران خان کی سیاست بھی تضادات کا مجموعہ رہی ہے ان میں سے ہر ایک کو مقتدری اپنی ضرورت کے تحت

بقیہ 23 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اداکار ایوب کھوسہ، ڈاکٹر سہیل آر پہسپتال میں استھیٹک ایکسٹینشن کا افتتاح کر رہے ہیں

سیاسی اختلاف کو بدزبانی میں بدلنا جمہوری اقدار کے منافی ہے، جے یو آئی رہنماء

سیاسی و سوشل میڈیا صارفین دلیل، تحمل اور رواداری کے ساتھ باوقار گفتگو پر فوکس کریں، مولانا عبدالرحمن

کوئٹہ (یو این اے) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، مولانا محب اللہ، مولانا محمد ایوب، شیخ مولانا عبدالاحد محمد حسنی، مولانا سعید احمد، حافظ سراج الدین، مفتی محمد روزی خان بادیزئی، مولانا محمد شعیب جدون، رحیم الدین ایڈووکیٹ اور مولانا محمد عارف شمشیر نے کہا ہے کہ اصولی اختلاف جمہوری عمل کی روح اور سیاسی جدوجہد کا فطری حصہ ہے اختلاف کو تہمت، تحقیر، گالم گلوچ، کردار کشی اور بدزبانی میں تبدیل کرنا جمہوری اقدار اور سیاسی

بقیہ 24 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

آریا میں جدید ایستھیٹک مرکز کا افتتاح، صحت کے فروغ کی جانب اہم قدم

کوئٹہ (آن لائن) آریا انسٹیٹیوٹ میں جدید ایستھیٹک مرکز کا باقاعدہ افتتاح کر دیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں چیف گیسٹ ایوب کھوسہ، آریا کے سی ای او ڈاکٹر سہیل خان سمیت معزز مہمانوں اور ماہرین نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب

بقیہ 25 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

واشک، ماں کے دودھ کی اہمیت کے حوالے سے آگاہی سیمینار کا انعقاد

پیدائش کے ابتدائی چھ ماہ تک صرف ماں کا دودھ بچے کی بہتر نشوونما اور صحت کی ضمانت ہے، ڈاکٹر محبوب

واشک (یو این اے) بلوچستان نیوٹریشن ڈائریکٹوریٹ، محکمہ صحت حکومتِ بلوچستان کے زیر اہتمام اور یونیسیف کے تعاون سے ضلع واشک میں ماں کے دودھ کی اہمیت و افادیت کے حوالے سے آگاہی سیمینار اور واک کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کے مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر واشک ڈاکٹر محبوب بلوچ تھے۔ تقریب میں ڈسٹرکٹ نیوٹریشن کوآرڈینیٹر واشک اسرار احمد کبدانی، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آزاد فاؤنڈیشن شمیم بلوچ، ایف سی کوآرڈینیٹر محترمہ سمیعہ عطا کے علاوہ پیرامیڈیکل اسٹاف، ڈی ایچ کیو کا معاون عملہ، اسٹاف نرسز، ایل ایچ ویز، سی ایم ڈبلیوز، ایل ایچ ڈبلیوز، محکمہ تعلیم کے نمائندگان، بیسٹ، این آر ایس پی اور پی پی

بقیہ 26 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسسٹنٹ کمشنر اور ڈی ایچ او نصیر آباد کا رورل ہیلتھ سینٹر چھتر کا دورہ

تمام عملہ ڈیوٹی پر حاضر اور ضروری ادویات کا اسٹاک مکمل پایا گیا، انتظامی افسران

ڈیرہ مراد جمالی (یو این اے) ڈپٹی کمشنر نصیر آباد وریندر لال کی خصوصی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر چھتر بشیر احمد اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نصیر آباد ڈاکٹر ایاز احمد جمالی نے رورل ہیلتھ سینٹر (RHC) چھتر کا اچانک دورہ کیا۔ دورے کے دوران ہسپتال کا تمام عملہ ڈیوٹی پر حاضر پایا گیا جبکہ اسٹاف رجسٹر بھی چیک کیا گیا ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر ایاز احمد جمالی اور اسسٹنٹ کمشنر بشیر احمد نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا تفصیلی معائنہ کیا جن میں لیبر روم، او پی ڈی، آئی فکسڈ سنٹر اور نیوٹریشن سینٹر شامل تھے۔ اس موقع پر ادویات کے اسٹاک کا بھی جائزہ لیا گیا اور شوگر کی

بقیہ 27 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حکومت مہنگائی پر قابو پانے کیلئے موثر توجہ دے، سینیٹر محمد عبدالقادر

مہنگائی 9.66 فیصد کی تیزی سے بڑھ رہی ہے، ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت اور ناجائز منافع خوری کے ذریعے قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں

پٹرولیم مصنوعات، خوراک، بجلی، ٹرانسپورٹ اور دیگر ضروری اخراجات میں اضافہ ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے' چیئرمین قائمہ کمیٹی

کوئٹہ (این این آئی) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے وفاقی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ ملک میں مہنگائی کا سالانہ بنیادوں پر 9.66 فیصد بڑھنا انتہائی تشویشناک ہے، مہنگائی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس سے غریب اور متوسط طبقہ بری طرح پس رہا ہے، حکومت کو مہنگائی پر قابو پانے اور عوام کو فوری ریلیف دینے کے لیے اپنی پوری توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 23 بنیادی اشیائے

بقیہ 28 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اہم ٹیلی فون نمبر

ہسپتال

بی ایم سی ایمرجنسی	9202617	فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم	2853618
پشتونخوا ہسپتال ایمرجنسی	2836820	چلڈرن ہسپتال	2823705
سول ہسپتال ایمرجنسی	9202017	ٹراما سینٹر شیخ زاید	2828383-2824875
عبدالستار ایدھی	2830832	پاکستان جنرل ہسپتال	2842295-284[illegible]
سینٹر	2830861-115	بلائی ہسپتال	2447183
کرسچن ہسپتال	2842697	ایل آر بی ٹی	2850362
فیڈرل میڈیکل سنٹر	9211636	شعبہ حادثہ سول ہسپتال ایمرجنسی	137
ہیلپر زائی ہسپتال	9211087	بی ایم سی ہسپتال	2823618-28[illegible]
ریلوے ہسپتال	9211078	نوری فاؤنڈیشن میڈیکل سنٹر	664461
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532	[illegible]	081283729[illegible]

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی ایمرجنسی	9202626	لا کالج	2843053
ریڈیو پاکستان	9202393	نادرا	452028
پریس کلب	2821731 7	پی آئی اے	9021409-111-1-1-1
گیس انکوائری	119	انکوائری	1217
واٹر قلت کی شکایت	9202791--9202771	شکایات	1218

مستونگ کے اہم ٹیلی فون نمبرز

سول ہسپتال 895438	ڈی سی او آفس	895453
گریڈ اسٹیشن	895402	واپڈا آفس
895034	ڈسٹرکٹ ناظم	895797
ڈی پی او آفس	895450	جوڈیشل مجسٹریٹ
895888	اکاؤنٹس برانچ	897115
ڈی ایس پی آفس	895009	حبیب بینک
پولیس لائن 895719	سیشن جج 895457	895452
895410	پائلٹ سیکنڈری سکول	☆☆☆☆

ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے چیئرمین عبدالخالق ہزارہ، احمد علی کوہزاد، قادر نائل، داؤد چنگیزی، فریدہ اور فدا حسین ہزارہ ضلعی کنونشن اور حلف برداری کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

ڈیرہ مراد جمالی میں پینے کے صاف پانی کی قلت سنگین صورتحال اختیار کرلی

شرقی فیز دو میں پانی کی قلت سے شہر کی نصف آبادی سخت پریشانی سے دوچار ہیں

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی میں پینے کے صاف پانی کی قلت سنگین صورتحال اختیار کرلی گزشتہ تین ماہ سے شہر کے مختلف وارڈز میں پانی ناپید شہری پانی کی بوند بوند کو ترس گئے پانی کی قلت فوری طور پر دور نہ کی گئی تو احتجاجی تحریک شروع کریں گے تفصیلات کے مطابق نصیر آباد کے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ڈیرہ مراد جمالی کے مختلف وارڈز میں گزشتہ تین ماہ سے پینے کے صاف پانی کی قلت برقرار ہے وارڈ نمبر 38 ڈیرہ مراد جمالی بھٹو محلہ بزدار محلہ [illegible] محلہ ابڑو محلہ جتوئی محلہ ڈنس محلہ سمیت [illegible] محلہ چدرانی محلہ شرقی فیز ون اور شرقی فیز دو میں پانی کی قلت سے شہر کی نصف آبادی سخت پریشانی سے دوچار ہیں [illegible] پینے کے صاف پانی کی قلت سے اہل علاقے کے عوام سخت مشکلات کا شکار ہیں گزشتہ روز ڈپٹی کمشنر نصیر آباد کی کھلی کچہری میں بھی پانی کی قلت کی شکایت کرنے کے باوجود تاحال صورتحال مزید سنگین ہو گئی۔

ژوب، سندھ سے آنے والے گروہ کی منظم گداگری پر شہریوں میں شدید تشویش

ژوب (یو این اے) عوام نے کہا کہ یہ افراد مبینہ طور پر سندھ سے ژوب آئے ہیں اور صبح کے وقت شہر کے مختلف چوکوں اور بازاروں میں رکشے کے ذریعے خواتین کو اتار کر لوگوں سے پیسے مانگتے ہیں۔ اس طرح منظم انداز میں گداگری سے شہریوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم ضلعی انتظامیہ، میونسپل کمیٹی اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس معاملے کا نوٹس لیا جائے، صورتحال کی مکمل جانچ کی جائے اور اگر یہ افراد غیر قانونی طور پر گداگری میں ملوث پائے جائیں تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ ژوب بازار کو منظم اور گداگری سے پاک رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

صحبت پور، ایک ہی روز 12 ربیع الاول اور نواب اکبر بگٹی کی برسی، سیکورٹی پر ضلعی انتظامیہ دشواری کا شکار

ایک ہی دن دو اہم پروگراموں کی سیکورٹی کی بابت پولیس اور انتظامیہ کے لیے سخت انتظامات کا امتحان

صحبت پور (یو این اے) صحبت پور میں ایک ہی روز دو اہم اور بڑے پروگراموں کے انعقاد کے باعث ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو سیکورٹی کے حوالے سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ذرائع کے مطابق ضلع میں 12 ربیع الاول کے مذہبی جلوس کی سیکورٹی کے ساتھ ساتھ اسی دن مرحوم نواب اکبر خان بگٹی کی برسی ... مختلف بڑی سرگرمیاں سامنے آئیں تو پولیس اور انتظامیہ کے لیے وسائل اور سیکیورٹی کی تقسیم سخت امتحان بن جاتی ہے۔ مقامی حکام کی جانب سے شہر اور ملحقہ علاقوں میں امن وامان کی صورتحال برقرار رکھنے اور دونوں پروگراموں کو پرامن ماحول میں مکمل کرانے ...

بیلا، قادر بخش جاموٹ کا گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول جام یوسف آباد کا دورہ

بیلا (یو این اے) سابق وائس چیئرمین ضلع لسبیلہ اور معروف سماجی و سیاسی رہنما قادر بخش جاموٹ نے چیئرمین یونین کونسل جام یوسف آباد ڈنڈا وڈیرہ حاجی عبدالستار جاموٹ اور سردارزادہ عالمگیر جاموٹ کے ہمراہ گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول جام یوسف آباد بیلہ کا دورہ کیا۔ دورے کے موقع پر معززین نے اسکول میں جاری ... معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے تمام متعلقہ حلقوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس موقع پر حاجی محمد عمر، سلیم جاموٹ، کریم بخش، محمد صدیق، غلام اکبر، عبداللہ سمیت اسکول کے دیگر تدریسی و غیر تدریسی عملہ بھی موجود تھے۔ آخر میں سینئر ہیڈ ماسٹر محمد قاسم رونجھو نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ معززین کی اسکول میں آمد اور تعلیمی امور میں دلچسپی سے اساتذہ اور طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی علاقے کے معززین اور ذمہ دار شخصیات اسکول کے تعلیمی نظام کی بہتری کے لیے اپنا تعاون جاری رکھیں گی۔

وندر لیگل نوٹس تنازع کے بعد بانی چیئرمین حبیب اللہ جمن انگاریہ کی کاوش سے سونمیانی پریس کلب کے صدر محمد رمضان لاسی اور پٹواری رضوان روبرو آمنے سامنے، غلط فہمیاں دور کرنے اور معاملات خوش اسلوبی سے آگے بڑھانے پر اتفاق

حب، ایس پی ضلعی پولیس کی ہدایت پر کھلی سماعت کا باقاعدہ آغاز

حب (یو این اے) ایس پی ضلع حب کی جانب سے عوام الناس کی شکایات، مسائل اور دیگر پولیس سے متعلق امور کے فوری ازالے کے لیے عوامی سماعت کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے۔ ضلعی پولیس حب عوام کو یقین دلاتی ہے کہ شہریوں کی شکایات کا بروقت ازالہ، عوام سے بہتر رابطہ اور انہیں انصاف کی فراہمی پولیس کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اس سلسلے میں تمام ڈی ایس پیز ضلع حب اور ایس ایچ اوز ضلع حب کو باقاعدہ تحریری احکامات کے ساتھ ہدایت جاری کی گئی ہے کہ وہ روزانہ دوپہر 2:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک اپنے متعلقہ دفاتر میں موجود رہیں اور عوام کی شکایات و مسائل سن کر ان کے ازالے کے لیے ضروری اقدامات اٹھائیں۔ ... اگر کسی شہری کو پولیس سے متعلق کوئی تحفظات ہوں تو وہ مقررہ اوقات میں متعلقہ ایس ڈی پی او یا متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او سے براہ راست ملاقات کر کے اپنی شکایت پیش کر سکتے ہیں۔ آن لائن شکایت کے لیے وزیر اعلیٰ بلوچستان پورٹل یا کوئٹہ پولیس کمپلینٹ سروس پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بھاگ، بلوچستان گیس کا مالک لیکن بھاگ شہر کے ہزاروں مکین لکڑیاں جلانے پر مجبور

گیس کے پائپ غائب، جوہڑوں کا آلودہ پانی پینے سے بچے بیمار ہونے لگے، سماجی رہنماؤں کی دہائی

بھاگ (یو این اے) دور جدید میں ہزاروں نفوس پر مشتمل بھاگ شہر کے مختلف علاقے ... گیس کی سہولت سے محروم ہیں بلوچستان گیس کا مالک ہے لیکن یہاں کے مکین لکڑیاں بطور ایندھن استعمال کرنے پر مجبور ہیں ان خیالات کا اظہار بھاگ کے سماجی رہنما مولوی غلام نبی ... نے میڈیا نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا آج جہاں بلوچستان کی گیس سے دیگر صوبوں کی فیکٹریاں چل رہی ہیں لیکن بلوچستان کے لوگ گیس کی سہولت سے محروم ہیں ... مکمل ہونے کے بعد گیس کی منظوری ہوئی اور گیس کا افتتاح ہوا تھا جس پر یہاں کی عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی بدقسمتی سے نامعلوم وجوہات کی بنا پر پروگرام کینسل ہوا اور گیس پائپ غائب کر دیئے گئے 10 سال سے زائد کا طویل عرصہ گزر چکا لیکن آج تک مکینوں کو گیس کی سہولت میسر نہیں انہوں نے کہا کہ یہ علاقہ پینے کے صاف پانی جیسی بنیادی سہولت سے محروم ہے لوگ دور جدید میں جوہڑوں کا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے بچے ہیضہ اسہال کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں ... انہوں نے وزیر اعلیٰ، کمشنر، اور ڈپٹی کمشنر کچھی سے اپیل کی کہ بھاگ کے مکینوں کے لیے گیس اور صاف پانی کی فراہمی کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں۔

شیرانی، ضلعی ہیڈکوارٹر کی بحالی کیلئے پرامن دھرنا 174 ویں روز میں داخل

ستو رانغہ سے ہیڈکوارٹر کی منتقلی قبول نہیں، بنیادی حقوق ملنے تک جدوجہد جاری رہے گی، سردار غلام سرور شیرانی

شیرانی (یو این اے) ضلعی ہیڈکوارٹر شیرانی، میر علی خیل (ستو رانغہ) کی بحالی، عوامی حقوق اور سرکاری اداروں کی فعالیت کے لیے جاری پرامن دھرنا 174 ویں روز میں داخل ہو گیا۔ قبائلی رہنما سردار غلام سرور شیرانی کی قیادت میں قبائلی عمائدین حاجی عبدالکریم عرف سپین گل شیرانی، حاجی شیر محمد شیرانی، حافظ نور داد شیرانی، امان اللہ شیرانی اور نوجوانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر شیرانی حبیب الرحمن جعفر اور ایم ایس ڈاکٹر عبداللہ کاکڑ بھی دھرنے میں شریک ہوئے، جن کا شرکا نے خیر مقدم کیا۔ گزشتہ روز دھرنا کمیٹی کے ممبران نے ملک امان اللہ حریفال کی سربراہی میں نئے تعینات ڈپٹی کمشنر شیرانی کلیم اللہ کاکڑ سے ملاقات کر کے ضلع کی صورتحال، عوامی مسائل اور سرکاری اداروں کی فعالیت پر گفتگو کی۔ کمیٹی نے امید ظاہر کی کہ نئے ڈپٹی کمشنر ضلع شیرانی کی بحالی میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔ سردار غلام سرور شیرانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی ہیڈکوارٹر شیرانی، ستو رانغہ سے کسی دوسرے مقام پر منتقلی کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر سرکاری ادارے غیر فعال ہیں جبکہ ستو رانغہ میں سرکاری املاک اور مشینری کے تحفظ پر بھی توجہ نہیں دی جا رہی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، کور کمانڈر اور دیگر اعلیٰ حکام سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا انہوں نے نانک روڈ کے باقی ماندہ حصے کی تعمیر، سیکرٹریٹ کا عمل مکمل کرنے اور ضلع شیرانی کے ترقیاتی مسائل حل کرنے پر بھی زور دیا۔ دھرنے سے حاجی فیاض شیرانی، حافظ نور داد شیرانی امان اللہ اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام اپنے بنیادی اور آئینی حقوق کے حصول تک پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ مقررین نے ایم پی اے ڈاکٹر نواز کے ڈی پی میں ضلع شیرانی کے لیے خاطر خواہ ترقیاتی منصوبے شامل نہ ہونے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔

اخترگ میں کاکڑ برادری کی موروثی اراضیات پر قبضے کی مذمت کرتے ہیں، منظور کاکڑ

زمین صدیوں سے کاکڑ اور بازئی قبائل کی ملکیت رہی ہے اس زمین پر ناجائز قبضے کی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے

کوئٹہ (پ ر) سردار منظور احمد خان کاکڑ صدر آل کاکڑ قبائل فیڈریشن سیکرٹری جنرل بلوچستان یوتھ فرنٹ ممتاز قبائلی سیاسی و سماجی رہنما سندھ بلوچستان نے اپنے ایک بیان میں کہا کوئٹہ اخترگ و حصاری کاکڑ برادری کی موروثی اراضیات پر ناجائز قبضے اور ان زمینوں پر سرکاری ڈیری فارم بنائے جانے کے منصوبے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں انہوں نے کہا یہ زمین صدیوں سے کاکڑ اور بازئی قبائل کی ملکیت رہی ہے اس زمین پر ناجائز قبضے کی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا ہم اس علاقے میں مختلف رہائشی منصوبوں کی بھی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس طرح کی ناجائز تعمیرات کو غیر قانونی و غیر اخلاقی سمجھتے ہیں سردار منظور احمد خان کاکڑ نے متعلقہ اداروں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان اقدامات سے اجتناب کریں ورنہ کاکڑ قوم پورے پاکستان میں سخت احتجاج کرے گی جس کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

صحبت پور، موٹر سائیکل پر بھیڑ بکریاں چوری ہونے کی انوکھی وارداتیں

صحبت پور (یو این اے) صحبت پور اور اس کے گرد و نواح میں چوری اور ڈکیتی کی عجیب اور انوکھی وارداتوں میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے، جہاں مسلح موٹر سائیکل سوار دن دیہاڑے بکریاں اور بھیڑیں چوری کر کے فرار ہو جاتے ہیں۔ تازہ ترین واقعے میں پولیس تھانہ RD238 شہید شبیر حسین ہزارہ کی حدود کے گاؤں صیقل خان بابکانی سے موٹر سائیکل سوار نامعلوم ملزمان دو بکریاں اٹھا کر با آسانی فرار ہو گئے۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ ... معمولی وارداتوں سے پورے علاقے میں خوف و ہراس اور شدید بے چینی پھیل گئی ہے۔ شہریوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ پولیس تھانوں کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے اور امن و امان کی صورتحال پر قابو پانے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں۔

نوشکی، ہندو تاجر کے قتل کے خلاف ہندو برادری کا تھانے کے سامنے احتجاج

پولیس کی قاتلوں کی جلد گرفتاری اور انصاف کی یقین دہانی پر احتجاج ختم کر دیا گیا

... کی گرفتاری سمیت ہندو برادری کو انصاف کی فراہمی کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ پولیس کی یقین دہانی کے بعد ہندو برادری نے اپنا مختصر احتجاج پرامن طور پر ختم کر دیا۔ ہندو برادری نے مطالبہ کیا کہ راکیش کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔

لورالائی، آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کے انتخابی شیڈول کا اعلان

انتخابات جمہوری طریقہ کار کے تحت ہوں گے، کسی مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی، جمہور بلوچ

کوئٹہ (یو این اے) آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن بلوچستان کے ترجمان جمہور بلوچ نے کہا ہے کہ ضلع لورالائی کی کابینہ کے سال 2026 تا 2029 ... جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ انتخابی شیڈول کے مطابق 3 ستمبر 2026 کاغذات نامزدگی جمع کرانے کی آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے جبکہ 4 ستمبر 2026 کو دوپہر 12 بجے تک کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ امیدواروں کے لیے کاغذات نامزدگی کے ساتھ تجویز اور تائید کنندگان کے دستخط اور ممبر شپ کارڈ کی کاپی منسلک ... کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 17 ستمبر 2026 کو صبح 9 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک پولنگ کا عمل جاری رہے گا۔ ... لورالائی کے تمام کلرکس سے اپیل کی کہ وہ انتخابی شیڈول کی پابندی کرتے ہوئے انتخابات میں بھرپور حصہ لیں اور تنظیم کو مزید مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ انتخابات کے دوران کسی بھی قسم کی مداخلت، لابنگ یا غیر ضروری دباؤ کی اجازت نہیں ہوگی اور تمام انتخابی معاملات مقررہ ضابطے کے مطابق انجام دیے جائیں گے۔

سردار منظور احمد خان کاکڑ 12 ربیع الاول کے حوالے سے صدر کراچی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جلوس کی قیادت کر رہے ہیں

نال میں لوکل سرٹیفکیٹ سہولت کی فراہمی خوش آئند ہے، عوامی حلقے

نال (آن لائن) نال میں لوکل سرٹیفکیٹ بنانے کی سہولت پہلے موجود نہیں تھی، جس کی وجہ سے نال کے لوگوں کو لوکل سرٹیفکیٹ بنانے کے لیے خضدار جانا پڑتا تھا۔ اب نال میں لوکل سرٹیفکیٹ بنانے کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جو عوام کے لیے خوش آئند اقدام ہے۔ تاہم جن شہریوں نے اپنے لوکل سرٹیفکیٹ پہلے خضدار سے بنوائے تھے، جب وہ اپنے بچوں کے لوکل سرٹیفکیٹ بنوانے کے لیے درخواست دیتے ہیں تو انہیں اپنے سابقہ لوکل سرٹیفکیٹ کی ویریفکیشن کے لیے دوبارہ خضدار جانا پڑتا ہے۔ اس عمل سے شہریوں کا قیمتی وقت اور اضافی اخراجات ضائع ہوتے ہیں، خصوصاً دور دراز علاقوں سے آنے والے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا نال کے عوامی حلقوں نے اے سی نال سے اپیل کی ہے کہ اس مسئلے کا نوٹس لیتے ہوئے خضدار جانے کے بجائے لوکل سرٹیفکیٹ کی ویریفکیشن کی سہولت نال میں فراہم کی جائے تاکہ عوام کو غیر ضروری سفر، اخراجات اور وقت کے ضیاع سے نجات مل سکے۔

نوشکی بازار میں ہندو تاجر راکیش کے قتل کے خلاف احتجاج، قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ

نوشکی (آن لائن) نوشکی: نوشکی بازار میں گزشتہ روز ہندو تاجر راکیش کے قتل کے خلاف ہندو برادری نے لاش سمیت سٹی پولیس تھانے کے سامنے مختصر احتجاج کیا اور قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر ایس ڈی پی او نوشکی جہانزیب حبیب اور ایس ایچ او سٹی شعیب بلوچ نے ہندو برادری سے ملاقات کی اور واقعے پر افسوس کا اظہار کیا۔ پولیس افسران نے ہندو برادری کو یقین دہانی کرائی کہ نوشکی پولیس راکیش کے قتل کے واقعے کی تمام پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی ہے اور ملزمان کی گرفتاری سمیت ہندو برادری کو انصاف کی فراہمی کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ پولیس کی یقین دہانی کے بعد ہندو برادری نے اپنا مختصر احتجاج پرامن طور پر ختم کر دیا۔ ہندو برادری نے مطالبہ کیا کہ راکیش کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔

انگریز کی وفاداری سے پاکستان کے قیام تک، نواب محمد خان جوگیزئی اور تاریخ کی بدلتی حقیقت

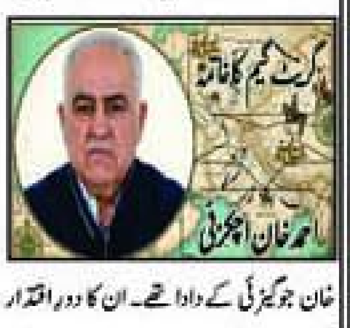

محترم قارئین، بلوچستان کی تاریخ میں قبائلی و سیاسی طاقت کے توازن کو سمجھنے کے لیے نواب محمد خان جوگیزئی کا دور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ قلعہ سیف اللہ کے کاکڑ پشتونوں کی معروف شاخ جوگیزئی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ... کی وسیع و عریض جاگیریں ان کے تصرف میں دی گئی، جہاں سے مالیہ وصول کرنے کا اختیار انہی کے پاس تھا۔ نواب کی حفاظت اور علاقے میں کنٹرول قائم رکھنے کے لیے 200 بندوق برداروں پر مشتمل "لیویز فورس" دی گئی، جس کی ... نوابی و سرداری نظام کے حامی، شاہی جرگہ کے رکن اور وسیع جاگیروں کے مالک تھے، تو دوسری طرف پشتونخوا کے عبدالصمد خان اچکزئی تھے جو "نوابی ختم کرو، عوامی راج لاؤ" کا نعرہ لگاتے تھے۔ عبدالصمد خان شاہی جرگہ کو انگریز کے پٹھو ...

[illegible]

نوٹ: اس مضمون سے ادارے کا متفق ہونا ضروری ہے

بلوچستان کی نئی سمت: سرفراز بگٹی کی قیادت، تجربے کی روشنی اور دانش کا سفر

تحریر: چوہدری شبیر

بلوچستان اس وقت ایک ایسے مرحلے سے گزر رہا ہے جہاں صوبے کے عوام کو محض سیاسی نعروں اور ... حالات کو قریب سے دیکھا ہے۔ مسلم لیگ کے تجربہ کار وزراء اور رہنماؤں، خصوصاً شعیب نوشیروانی اور سلیم کھوسہ جیسے افراد کی سیاسی بصیرت، زمینی حقائق سے واقفیت اور طویل تجربے سے حکومت کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اسی طرح موجودہ گورنر بلوچستان ... بنیاد پر بہتر پالیسی تجاویز فراہم کرنا چاہیے۔ امن و امان کی صورتحال ہو، تعلیم اور صحت کا مسئلہ ہو، نوجوانوں کے روزگار کا معاملہ ہو، زراعت اور آبپاشی ہو، معدنیات، صنعت، سرمایہ کاری، سیاحت، شہری ترقی یا ڈیجیٹل گورننس، ہر شعبے ...

[illegible]

نوٹ: اس مضمون سے ادارے کا متفق ہونا ضروری ہے

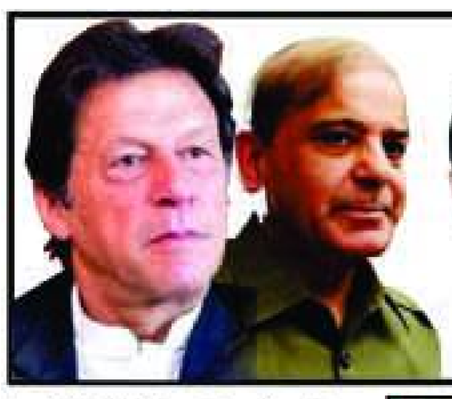

حالات حاضرہ

پاک ترک سعودی معاہدہ، معاشی مضمرات

پاکستان سعودی عرب اور ترکیہ نے ایک دفاعی معاہدہ پر دستخط کیے ہیں جسے مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ کا نام دیا گیا ہے، اس معاہدے کا تینوں ممالک کے عوام اور دنیا بھر میں اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے، مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے" کا مقصد کسی بھی جارحیت کے خلاف اجتماعی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے اور اس کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر مسلح حملہ تمام پر حملہ تصور کیا

عترت جعفری

جائے گا، امریکہ کی صدر ٹرمپ کا بھی ایک بیان سامنے ایا جس میں انہوں نے مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ کی ستائش کی ہے، اس معاہدے کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے اصولی طور پر اگر دیکھا جائے تو اس کی وجہ سے تین اہم ممالک ایک دوسرے کے بہت قریب اجائیں گے پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے سعودی عرب انرجی کا منبع ہے اور ترکیہ نیٹو کا رکن اہم ملک ہے، دفاعی اور سٹریٹیجک فوائد کے حوالے سے بحث ہوتی رہے گی اور اس کے مضمرات انے والے دنوں میں سامنے ائیں گے، اس کا فوری فائدہ یہ ہے کہ یہ معاہدہ مشرق وسطی کی صورتحال میں بہت اہمیت کا حامل ہے اور کچھ کیپیٹلز میں اس سے بھیجے جانے والے پیغام کو سمجھا بھی گیا ہے، کیا یہ دفاعی تعاون تینوں ملکوں کے درمیان یا اس کے بعد معاہدے میں شامل ہونے والے دیگر ممالک کے درمیان ایک معاشی کا من ویلتھ کے قیام لیے کام اسکتا ہے؟ اور اس کا جواب کافی حد تک مثبت ہے، تاہم اس کے لیے طویل ہوم ورک اور حکمت عملی کو الگ سے تیار کرنا ہوگا اور اسکی تیاری میں معاہدے کے فریم ورک کو سامنے رکھ کر ترتیب دینا ہوگا، اگر ہم پاکستان سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان معاشی پہلوو؟ں پر بات کریں اس وقت پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان4.75 بلین ڈالر کی دوطرفہ تجارت ہوتی ہے جس میں مالی سال2026 - میں0.27 فیصد کی کمی ائی، پاکستان کی سعودی عرب سے درامدات میں گزشتہ مالی سال کے دوران ایک فیصد کا اضافہ ہوا اور یہ چار ارب ڈالر سے کچھ زائد رہیں، دو طرفہ تجارت میں کمی کی بڑی وجہ پاکستان سے سعودی عرب کے لیے برامدات میں کمی تھی گزشتہ مالی سال میں پاکستان کی سعودی عرب کے لیے برامدات میں پانچ فیصد کی کمی دیکھی گئی پاکستان نے687 ملین ڈالر کی اشیاء سعودی عرب کو برامد کی، دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کا توازن سعودی عرب کے حق میں ہے، پاکستان اور ترکیہ کے درمیان تجارت ایک ارب ڈالر سے کچھ زائد ہے، ترکیہ کی پاکستان کے لیے برآمدات 600 ملین ڈالر سے زائد ہیں جبکہ پاکستان کی ترکیہ کے لیے برامدات 400 ملین ڈالر سے کچھ زائد ہیں دوطرفہ تجارت میں بھی تجارت کا توازن ترکیہ کے حق میں ہے، پاکستان اور ترکیہ نے دوطرفہ تجارت کو 5 ارب ڈالر تک بڑھانے اور توانائی، معدنیات سے لے کر انفارمیشن ٹیکنالوجی تک مختلف شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کے عزم کا اعادہ کیا، جبکہ دونوں اتحادی ممالک نے خطے میں بڑھتی ہوئی سفارتی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ اپنے اقتصادی تعلقات کو مزید گہرا کرنے پر زور دیا۔ اگر اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کی ان دونوں برادر ممالک کے ساتھ تجارت کی سطح بہت کم ہے۔ اس نئے معاہدہ کا اس وقت اگرچہ معیشت سے کوئی تعلق نہیں ہے تاہم ایسے معاہدے ہیں یقینی طور پر معیشت کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں کیونکہ سیاسی اسٹریٹیجک صورتحال کسی بھی ملک کی معیشت پر اثر انداز ہوتی ہے، پاکستان کے معاشی پالیسی سازوں کو جو کام کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ سعودی عرب دنیا کے مختلف ممالک میں کھربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کرتا ہے پاکستان کو ملک کے اندر سعودی سرمایہ کاری لانے کے لیے کام کرنا چاہیے، سعودی عرب اگر دنیا میں کی جانے والی اپنی سرمایہ کاری کا کچھ حصہ پاکستان کی طرف منتقل کر دے تو یہ بہت بڑی تبدیلی کا باعث بن سکتا ہے، پاکستان سے افرادی قوت کی برآمد کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے افراد کی کوئی کمی نہیں جو یورپ اور امریکہ سے ملنے والے پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے افراد کے مقابلے میں بہت کم معاوضہ پر بہتر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس حوالے سے بھی پاکستان کوشش کر سکتا ہے، سعودی عرب بھاری مقدار میں کھانے پینے کی اشیاء دنیا کے مختلف ممالک سے درآمد کرتا ہے اس کا کچھ حصہ پاکستان کے لیے مختص کرنے کے بہت اچھے نتائج نکلیں گے، اسی طرح پاکستان اور ترکیہ کے درمیان جتنے اچھے سیاسی تعلقات ہیں وہ کسی طرح سے بھی معاشی تعلقات میں ظاہر نہیں ہوتے، پاکستان کے پالیسی سازوں کو دونوں ممالک سے سرمایہ کاری کے حصول کے لیے قابل عمل حکمت عملی پر کام کرنا چاہیے پاکستان کے معاشی حلقوں میں مذکورہ بالا معاہدہ کے بعد کافی خوشی اور جوش پایا جا رہا ہے وہ اس معاہدے کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اس بارے میں جب راولپنڈی چیمبر اف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر عثمان شوکت سے بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ مکہ معاہدہ پاکستان کو اپنی دفاعی صنعت کو بہتر بنانے اور توسیع دینے کا ایک منفرد موقع فراہم کرتا ہے۔ پاکستان نے سعودی عرب کو دہائیوں سے تربیت اور تکنیکی معاونت فراہم کی ہے، سعودی عرب کی مالیاتی طاقت پاکستان میں دفاعی صنعت کے لیے براہ راست سرمایہ کاری میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ سعودی عرب اور ترکی کے ساتھ تعاون سے پاکستان اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد حاصل کر سکتا ہے، یہ معاہدہ تین ملکوں کے درمیان تجارتی روابط کو بہتر بنانے کا ایک نیا دروازہ کھولتا ہے۔ معاہدہ علاقے میں سیاسی استحکام کو قوت دیتا ہے جو پاکستان میں سرمایہ کاری کے لیے بہتر ماحول بنائے گا، عثمان شوکت نے کہا کہ ممکنہ طور پر سعودی عرب کے لیے پاکستان میں اپنے مصنوعات اور خدمات کی برآمدات میں اضافہ کرنے کا موقع ہے۔ ترکی اپنی جدید ڈرون ٹیکنالوجی اور مہمات کے نظام سے سعودی عرب اور پاکستان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ تینوں ملکوں کے دفاعی حل کو یکجا کرنے سے بہتر حفاظتی ڈھانچہ تیار ہو سکتا ہے، مکہ میں معاہدہ ہونے کی وجہ سے ثقافتی اور سفری تعاون میں بہتری آ سکتی ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب کے ذریعے ترکی کو وسیع ایشیائی منڈی تک براہ راست رسائی ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ ترکی کے تاجروں اور صنعت کاروں کو نئے منڈی میں داخل ہونے کا موقع دیتا ہے۔ ترکی جونیٹو کی دوسری بڑی فوجی طاقت ہے، یہ معاہدہ اسے علاقے میں ایک اہم اقتصادی اور دفاعی مرکز کے طور پر مضبوط کرتا ہے، تینوں ممالک کے لیے مشترکہ اقتصادی فوائد کے جو امکانات ہیں ان کے تحت تینوں ملکوں کے درمیان دفاعی ٹیکنالوجی میں تحقیق و ترقی میں تعاون بڑھے گا ، اس سے دفاعی، توانائی، اور دیگر اہم مصنوعات کے لیے ایک مضبوط علاقائی سپلائی چین قائم ہو سکتی ہے، یہ دفاعی معاہدہ تینوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدوں کی بنیاد ہو سکتا ہے۔ ممکنہ طور پر ایک طاقتور علاقائی اقتصادی بلاک کی تشکیل کا باعث بن سکتا ہے، مکہ مکرمہ کے معاہدہ پاکستان، سعودی عرب، اور ترکی کے لیے ایک بہت بڑا اقتصادی اور اسٹریٹیجک موقع ہے۔ یہ معاہدہ صرف دفاعی نہیں بلکہ اقتصادی تعاون کا بھی ایک طاقتور ذریعہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کے لیے یہ اپنی دفاعی صنعت کو توسیع دینے، سرمایہ کاری میں اضافہ، اور علاقائی سیاست سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہے۔ سعودی عرب کے لیے یہ اپنی مالیاتی طاقت کو وسیع علاقے میں استعمال کرنے اور نئے منڈی تک رسائی حاصل کرنے کا موقع ہے۔ ترکی کے لیے یہ اپنی جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی حل کو پھیلانے، اور ایشیائی منڈی میں حصہ دار بننے کا موقع ہے۔ اس معاہدہ کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ تینوں ملک اپنے موجودہ بین الاقوامی رشتوں کو برقرار رکھیں، سیاست کو ترجیح دیں، اور طویل المدت اقتصادی اہداف پر توجہ مرکوز کریں۔ اگر یہ شرائط پوری ہوں تو یہ معاہدہ تینوں ملکوں اور پورے علاقے کے لیے خوشحالی اور ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے

☆☆☆☆

مکہ معاہدہ: پس منظر، پیش منظر

سیدہ فائزہ شیرازی

جب تین رہنماؤں نے ایک میز پر بیٹھ کر قلم اٹھایا تو دنیا نے کہا "معاہدہ ہو گیا"۔

اور ہم نے دل میں کہا: "_ شکر ہے، کسی کو ہوش تو آیا"۔ کیونکہ دوستی تو تھی، بس کاغذ نہیں تھا۔

پاکستان اور ترکیہ کا رشتہ نعروں کا محتاج نہیں۔ یہ تاریخ سے بولتا ہے لہٰذا اسے تاریخ کے پس منظر میں ہی دیکھتے ہیں۔

1919ء میں تحریکِ خلافت کے دوران برصغیر کے مسلمانوں نے ترکیہ کے لیے چندہ جمع کیا۔ یہ چندہ نہیں تھا، یہ ایمان تھا۔ استنبول کی گلیوں میں آج بھی وہ خطوط محفوظ ہیں جن میں لکھا تھا "ہندوستان کے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں"۔

1954ء میں دونوں نے CENTO بنا کر خطے کے امن کا سوچا۔ 1964ء میں RCD کا خواب دیکھا۔ ہمارے بزرگوں نے سوچا تھا کہ ایک دن ہم مل کر تجارت کریں گے، ٹیکنالوجی بنائیں گے۔ اور پھر ہم مصروف ہو گئے۔ ایک دوسرے کو "بھائی" تو کہتے رہے، لیکن تجارت اور تعاون وہ نہیں رہا جو ہونا چاہیے تھا۔

2024ء میں پاکستان، ترکیہ تجارت 1.3 بلین ڈالر رہی۔ ہمارے خطے کے 3 چھوٹے ممالک کی تجارت سے بھی کم۔ یہ شرمندگی کی بات ہے۔

لیکن قابلِ ستائش بات یہ تھی کہ ترکیہ نے ہر فورم پر کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کا موقف دہرایا۔ اقوامِ متحدہ سے لے کر OIC تک۔ صدر ایردوآن نے کہا تھا: "کشمیر کا مسئلہ کشمیریوں کی امنگوں کے مطابق حل ہونا چاہیے"۔

اور خوبصورت بات یہ کہ پاکستان نے بھی ترکیہ کی خودمختاری، دہشتگردی کے خلاف جنگ اور قبرص کے معاملے پر ترکیہ کا ساتھ دیا۔ اب وقت ہے کہ اس دوستی کو فائلوں سے نکال کر منڈیوں میں لایا جائے۔ ہدف 5 بلین ڈالر ہے ٹیکسٹائل، ڈیفنس، IT اور زراعت۔ ان 4 شعبوں میں کام ہوا تو ہدف مشکل نہیں۔ جو کہ اللہ کرے پورا ہو جائے۔

پاکستان اور سعودی عرب کا رشتہ "ایمان کا رشتہ" ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں۔ 1949ء میں پاکستان نے سب سے پہلے سعودی عرب کو تسلیم کیا۔ 1974ء میں OIC کا سربراہی اجلاس لاہور میں ہوا۔ شاہ فیصل نے وہاں کہا تھا: "_ مسلمانوں کا درد ایک ہے، دوا بھی ایک ہونی چاہیے۔" اس سب کے علاوہ مشکل وقت میں جب بھی پاکستان کو ضرورت پڑی، سعودی عرب نے تیل، سرمایہ اور اعتماد سے پاکستان کی مدد کی۔ زلزلہ ہو، سیلاب ہو یا معاشی بحران ہو۔ لیکن شاید بدقسمتی سے ہم نے اس رشتے کو صرف ضرورت تک رکھا۔ جن میں تیل، قرض اور نوکری ہے۔ ثقافت، تعلیم، ٹیکنالوجی اور مشترکہ صنعت کا تبادلہ ابھی ہونا باقی ہے۔ سعودیہ میں موجود پاکستانیوں کی تعداد 2.6 ملین تک ہے۔ یہ ہمارا سب سے بڑا پل ہیں۔ یہ صرف ریمیٹنس نہیں بھیجتے، یہ دو تہذیبوں کو جوڑتے ہیں۔

اب ان پلوں پر یونیورسٹیاں، کارخانے اور مشترکہ کاروبار بھی چلنا چاہیے۔ اگر بروقت "ویژن 2030" اور "گرین پاکستان انیشیٹو" کو جوڑنا پڑے گا۔ تبھی یہ رشتہ "ضرورت" سے نکل کر "شراکت" بنے گا۔

مشترکہ معاہدے کے اعلامیے کے مطابق تین بنیادی نکات سامنے آئے ہیں:

1. اقتصادی کوریڈور: گوادر سے استنبول تک رابطہ۔ تجارت کا وقت اور خرچ کم ہو۔ پاکستان کا نوجوان، ترکیہ کی فیکٹری، سعودیہ کی منڈی۔ یہ مثلث بنے گی تو خطے کی غربت کم ہوگی۔ یہی اصل ترقی ہے۔

2. دفاعی و ٹیکنالوجی تعاون: سائبر سکیورٹی، ڈرون اور AI میں مل کر کام۔ جس میں پاکستان کا ہنر، ترکیہ کا تجربہ، سعودیہ کا سرمایہ شامل ہوگا۔ اب ہمیں دفاع کے لیے باہر نہیں دیکھنا پڑے گا۔

3. انسانی تبادلہ: طلبہ، علماء اور تاجروں کے لیے آسانیاں۔ تاکہ اگلی نسل ایک دوسرے کو قریب سے جانے۔ ویزے آسان ہوں، یونیورسٹیوں کے معاہدے ہوں۔

4. اب یہ دیکھ لیتے ہیں کہ دنیا کیا کہہ رہی ہے؟

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ معاہدہ کسی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے اپنے کل کے لیے ہے۔

اس کے لیے مناسب فیصلے کر لیے گئے تو اگلی نسل کا مستقبل محفوظ ہو جائے گا۔

اور دنیا نے بھی نوٹ کیا ہے۔ امریکہ کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حال ہی میں ایک بیان میں کہا: "_ مسلم دنیا کا اکٹھا ہونا تجارت اور امن کے لیے اچھا ہے۔ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔"

یہ بیان اس لیے اہم ہے کہ جب دنیا کی سب سے بڑی معیشت کا رہنما بھی کہے کہ "یہ خطے کے استحکام کے لیے ہے" تو مخالفت کرنے والوں کے پاس دلیل نہیں بچتی۔

ترکیہ کے وزیرِ خارجہ نے کہا: "_ یہ صرف 3 ملکوں کا معاہدہ نہیں، یہ 2 ارب مسلمانوں کی امید ہے۔"

اور سعودی عرب کے ایک سینئر تجزیہ نگار نے لکھا: "مکہ وہ جگہ ہے جہاں سے وحدت کا آغاز ہوا تھا۔ آج پھر وہیں سے آغاز ہوا ہے۔"

اگر تنقیدی نظر سے دیکھیں تو ہمیں یہ قدم بہت پہلے اٹھا لینا چاہیے تھا۔ 60 سال ہم نے "امت" کا نعرہ لگایا، لیکن "مارکیٹ" نہیں بنائی۔ ہم نے "بھائی چارہ" کہا، لیکن "بارڈر" نہیں کھولے۔

خیر اب امید یہ ہے کہ اب جب یہ قدم اٹھا لیا ہے تو اسے نبھائیں گے بھی۔ کاغذ پر دستخط آسان ہے، عمل مشکل ہے۔ اور تاریخ انہی کو یاد رکھتی ہے جو وعدہ نبھاتے ہیں۔

آخر میں ایک بات ضرور شامل کروں گی کیونکہ مکہ معاہدے نے یہ یاد دلایا ہے کہ:

ترجمہ: "_ اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو"

(سورۃ آل عمران، آیت 103)۔

بس یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان۔ ترکیہ۔ سعودی عرب۔

تین نام اور ایک امت تو ہیں لیکن اب عمل کی باری ہے جس کی موجودہ وقت میں ضرورت ہے۔

اس کے لئے قلم اٹھ چکا، اب قوموں کو اٹھنا ہے

☆☆☆

تین مسلم ممالک کا مکہ دفاعی معاہدہ

طاہر جمیل نورانی

اگست 2026ء، پاکستانی تاریخ میں اس لئے بھی یاد رکھا جائے گا کہ اسی ماہ میں آج سے 79 برس قبل پاکستان جہاں آزادی کی نعمت سے مالا مال ہوا وہیں اسی ماہ کی 7 تاریخ کو اب تین مسلم ممالک میں JOINT TRILATERAL DEFENCE معاہدہ طے پا گیا ہے۔ پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے مابین سرزمین مکہ مکرمہ میں ہونے والے اس دفاعی معاہدے پر مذکورہ تینوں ممالک کے وزراء اعظم نے دستخط کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ اس معاہدے کی بڑی شق جس میں تینوں ممالک میں سے کسی بھی ایک ملک پر کسی قسم کا کوئی بھی بیرونی حملہ ہوا تو یہ حملہ تینوں ممالک پر تصور کیا جائے گا۔ مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔

مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ کی آئندہ حکمت عملی کیا ہوگی؟ اس بارے میں فوری طور پر کوئی حتمی رائے قائم کرنا اس لئے بھی درست نہیں کہ مذکورہ مشترکہ دفاعی معاہدے میں مزید مسلمان ممالک کی شمولیت کے بارے میں بھی توقعات وابستہ کی جا رہی ہیں۔ اعلامیہ میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ معاہدے کا بنیادی مقصد کسی بھی بیرونی جارحیت کے خلاف مشترکہ دفاعی صلاحیت کو استحکام بخشنا ہوگا۔ بعض عسکری ماہرین کے مطابق اس معاہدے میں جہاں تین برادر ممالک کے اقتصادی حالات اور دفاعی امور میں مضبوطی آئے گی وہیں پاکستان کے سفارتی قد میں بھی مزید اضافہ ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ترکی ڈرونز الیکٹرانک جنگی صلاحیتوں سمیت سینسرز درست نشانہ لگانے والے ہتھیار، محفوظ مواصلاتی نظام اور فضائی دفاع کے شعبوں میں پاکستان کیلئے یہ معاہدہ انتہائی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ پاکستان پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ یہ معاہدہ کسی ملک کے خلاف نہیں، بلکہ خالصتاً دفاعی نوعیت کا معاہدہ ہے جس میں خطے کا کوئی بھی ملک شامل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ترکیہ نیٹو کا رکن ہے اور اس کی فوج کا شمار نیٹو میں موجود بڑی قوتوں میں ہوتا ہے۔ آگے چل کر "نیٹو" کلاز کو بھی دیکھنا ہوگا؟ مذکورہ

دفاعی معاہدے کے بارے میں بعض مغربی ممالک اور امریکہ میں مختلف آراء بھی پائی جا رہی ہے۔ بعض ممالک کا یہ خیال ہے کہ امریکہ اور سعودی عرب کے چونکہ گہرے سکیورٹی تعلقات ہیں اس لئے یہ معاہدہ اس وقت سامنے آیا ہے جب علاقائی طاقتیں امریکی سکیورٹی کی وضع کردہ سکیورٹی حدود پر سوال اٹھا رہی ہیں۔

دوسری جانب ایسے دفاعی معاہدوں کے ماہرین کا خیال ہے کہ پاکستان، ترکیہ اور سعودی عرب کے مابین ہونے والا یہ مشترکہ دفاعی معاہدہ محض ایک فوجی دستاویز نہیں، بلکہ مشرق وسطیٰ اور مسلم دنیا کے تیزی سے بدلتے منظرنامے کی ایک اہم کڑی ہے جبکہ مکہ مکرمہ کا انتخاب اپنی جگہ انتہائی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے روحانی مرکز میں طے پائے جانے والے اس معاہدے میں مسلم دنیا کے لئے یہ واضح پیغام بھی موجود ہے کہ اپنی سلامتی اور اتحاد کے معاملات پر محض بیرونی قوتوں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنے باہمی تعاون سے دفاعی اور معاشی راستے تلاش کریں۔ پاکستان کے پاس طویل فوجی تجربہ، مضبوط دفاعی صلاحیت اور جوہری ڈیٹرنس موجود ہے جبکہ ترکیہ نیٹو کا اہم رکن اور جدید دفاعی ٹیکنالوجی کے حوالے سے دنیا میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح سعودی عرب مالی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور خلیجی دنیا میں اپنے سیاسی اثر و رسوخ کے باعث اس شراکت داری میں اپنا وزنی کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس معاہدے کا ایک اور حساس پہلو خطے میں بڑھتی ایران کشیدگی بھی ہے جسے عسکری ماہرین باریک بینی سے دیکھ رہے ہیں۔ میزائل اور ڈرونز حملے اور خلیجی سلامتی کے خدشات نے بھی مذکورہ معاہدے کو ایک نئے تناظر میں لا کھڑا کیا ہے۔ اسلام آباد اور انقرہ دونوں کا یہ موقف ہے کہ مذکورہ معاہدہ کسی مخصوص ملک کے ہرگز خلاف نہیں، مگر خطے کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے بعض ممالک میں تحفظات پیدا ہو سکتے ہیں۔

دنیا چونکہ تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے اس لئے ایسے وقت میں دوست ممالک کا ایک دوسرے کے قریب آنا فطری امر ہے۔ پاکستان، ترکیہ اور سعودی عرب اپنے تعلقات کو دفاع سے آگے بڑھا کر اگر تجارت، تعلیم، توانائی، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری تک لے جاتے ہیں تو تینوں ممالک کی یہ شراکت داری انتہائی مضبوط اور دیرپا ہو سکتی ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ کسی بھی دفاعی شراکت داری کی کامیابی کا انحصار محض کسی معاہدے پر دستخط کرنے سے نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے واضح مقاصد، مستقل رابطہ، عملی منصوبہ بندی اور باہمی اعتماد ناگزیر ہوتا ہے۔ آج اگر سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ایک مربوط نظام میں تبدیل کر لیتا ہے تو یہ تعاون مسلم دنیا میں دفاعی خود انحصاری کی ایک بڑی مثال بن سکتا ہے۔ ضرورت اب اس امر کی ہے کہ حالیہ کئے اس دفاعی معاہدے میں مزید مسلم ممالک کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی جائے تاکہ مذکورہ معاہدے میں مزید استحکام پیدا ہو سکے۔

ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے مابین ہونے والے اس دفاعی معاہدے کا بھرپور خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ظاہر یوں ہوتا ہے کہ مشرق وسطیٰ متحد ہو رہا ہے، ٹرمپ نے اپنے SOCIAL TRUTH نامی پلیٹ فارم پر لکھا کہ مذکورہ تینوں ممالک کا یہ ایک بڑا دلیرانہ اور اہم مگر پہلا قدم ہے۔ انہوں نے تینوں ملکوں کی عظیم قیادت کو مبارکباد بھی دی ہے۔

واضح رہے کہ "مکہ معاہدہ" میں شریک ممالک میں سے کسی ایک ملک پر بیرونی حملہ ان تمام ممالک پر حملہ تصور کیا جائیگا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ مسلم ممالک اتحاد کے خواہاں ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ پاکستان اور سعودی عرب ستمبر 2025ء میں بھی ایک دفاعی معاہدہ کر چکے ہیں۔ عالمی تجزیہ نگاروں کے مطابق دیکھنا اب یہ ہے کہ "مکہ معاہدہ" مشترکہ دفاعی حکمت عملی میں کہاں تک قابل عمل ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

یو ایس اوپن کیلئے ٹینس کی تاریخ کی سب سے بڑی انعامی رقم کا اعلان

پہلے راؤنڈ میں شکست کھانے والے کھلاڑیوں کی رقم 27 فیصد اضافے کے بعد ایک لاکھ 40 ہزار ڈالر کردی گئی

نیویارک (آئی این پی) یو ایس اوپن نے رواں سال ٹینس کی تاریخ کی سب سے بڑی انعامی رقم کا اعلان کردیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق نیویارک میں 23 اگست سے 13 ستمبر تک ہونے والے گرینڈ سلیم ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 10 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کی انعامی رقم تقسیم کی جائے گی، مردوں اور خواتین کے سنگلز چیمپئنز کو اب پانچ لاکھ 50 ہزار ڈالر کے بجائے 55 لاکھ ڈالر فی کس ملیں گے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 10 فیصد زیادہ ہیں، یہ گرینڈ سلیم کی تاریخ میں سنگلز فاتح کے لیے سب سے بڑی انعامی رقم بھی ہوگی، پہلے راؤنڈ میں شکست کھانے والے کھلاڑیوں کی رقم بھی 27 فیصد اضافے کے بعد ایک لاکھ 40 ہزار ڈالر کردی گئی ہے، یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹاپ ٹینس کھلاڑی گرینڈ سلیم کی آمدنی میں زیادہ حصے کا مطالبہ کررہے ہیں۔

پاکستان، ترکمانستان کا شطرنج کے فروغ کیلئے تعاون بڑھانے پر اتفاق

ذیشان نقوی کی صدر ترکمانستان چیس فیڈریشن سے ملاقات، چیس سیریز پر بات چیت

اسلام آباد (آئی این پی) پاکستان اور ترکمانستان نے شطرنج کے فروغ، نوجوان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی اور ابھرتے ہوئے ٹیلنٹ کو بین الاقوامی مواقع فراہم کرنے کے لیے باہمی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا ہے۔ یہ اتفاق صدر چیس فیڈریشن آف پاکستان سید ذیشان نقوی اور ... پاکستان اور ترکمانستان کے شطرنج روابط کو مضبوط بنانے کیلئے اقدامات کے جائزے، ملاقات کو دونوں ممالک میں شطرنج کے فروغ اور نوجوان ٹیلنٹ کی ترقی کے لیے ایک اہم اور مثبت پیش رفت قرار دیا گیا۔

آسٹریلوی کرکٹر گلین میکسویل کے ہاں بچی کی پیدائش، تصویر بھی شیئر کردی

سنسناٹی اوپن کے مقابلے میں ... کھلاڑی گیند کھیل رہی ہیں

قومی ٹیم کے سابق کپتان حنیف خان نے ہاکی ٹیم کی کوچنگ پر سوالات کھڑے کردیے

لاہور (آئی این پی) اپنے دورے کے ... اور سابق قومی ہاکی کپتان اولمپین حنیف خان نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ بہتر کھلاڑیوں کو موقع دیا جائے اور نئے ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں کو مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی ہاکی ٹیم کی ناکامی اور شکست پر بہت افسوس ہے جس کیلئے اب مستقبل پر نگاہیں رکھنے کی ضرورت ہے، اگلے عالمی کپ کے لیے ابھی سے تیاری کا آغاز کردیا جائے۔ 1984 کے اولمپک کی گولڈ میڈلسٹ پاکستان ہاکی ٹیم کے رکن 68 سالہ حنیف خان نے کہا کہ یہ بدقسمتی رہی کہ پاکستان عالمی کپ میں ایک میچ بھی جیت نہیں سکا۔ حنیف خان نے پاکستان ہاکی ٹیم کی کوچنگ پر بھی سوالات کھڑے کر دیے اور کہا کہ بدقسمتی ہے کہ قومی ٹیم کی کوچنگ ایک کول کیپر کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈ کپ 2026 کے اہم مقابلے میں بھارت نے پاکستان کو 3-5 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کے دوسرے مرحلے میں جگہ بنا لی جبکہ پاکستان کی عالمی کپ مہم اختتام پذیر ہوئی۔

انگلینڈ کے دورے پر موجود پاکستان ٹیسٹ ٹیم 50 برسوں کی کمزور ترین ٹیم ہے، برطانوی میڈیا

لندن (آئی این پی) برطانوی میڈیا نے انگلینڈ کے دورے پر موجود پاکستان ٹیسٹ ٹیم کو 50 برسوں کی کمزور ترین ٹیم قرار دے دیا۔ برطانوی میڈیا کے مطابق انگلینڈ کے خلاف پاکستان کی آخری 3 اننگز میں صرف 74 اوورز میں ... برطانوی میڈیا رپورٹ میں انگلینڈ کے دورے پر موجود پاکستان ٹیسٹ ٹیم 50 برسوں کی کمزور ترین ٹیم قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ ... پاکستانی بولرز انگلش بلے بازوں کو پریشان نہ کرسکے۔

ہیڈنگلے ٹیسٹ میں انگلش کھلاڑی پاکستانی بلے باز کے آؤٹ ہونے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں

59 سالہ جاپانی فٹبالر نے ایمپیرر کپ میں تاریخ رقم کردی

میورا 1986 میں برازیل سے پروفیشنل کھیل میں آئے اور اٹلی، کروشیا، آسٹریلیا اور پرتگال میں بھی کھیل چکے ہیں

ٹوکیو (این این آئی) جاپان کے سابق انٹرنیشنل فٹبالر کازویوشی میورا نے 59 برس کی عمر میں ایمپیرر کپ کی تاریخ کے معمر ترین گول اسکورر بن کر نیا ریکارڈ قائم کردیا۔ کنگ کازو کے نام سے مشہور میورا نے ٹوکوشیما ووٹیس کی جانب سے ... کلب کے خلاف 0-7 کی کامیابی میں دو گول اسکور کیے۔ 59 سال، 5 ماہ اور 24 دن کی عمر میں یہ کارنامہ انجام دے کر میورا نے جاپان کے سابق مڈفیلڈر ... کا ریکارڈ توڑ دیا جنہوں نے 41 برس کی عمر میں گول کیا تھا۔ میورا نے میچ کے 12 ویں منٹ میں پنالٹی پر گول کرکے اپنی ٹیم کا کھاتہ کھولا جبکہ دوسرے ہاف کے آغاز میں ایک اور پنالٹی کو جال میں پہنچایا، اس کے تین منٹ بعد انہیں میدان سے باہر بلا لیا گیا۔ میورا کا پیشہ ورانہ کیریئر کا 42 واں سیزن ہے۔ وہ 1986 میں برازیل سے پروفیشنل کھیل میں آئے اور اٹلی، کروشیا، آسٹریلیا اور پرتگال میں بھی کھیل چکے ہیں۔ جاپان کی جانب سے انہوں نے 89 میچز میں 55 گول اسکور کیے۔

پاکستان ہاکی میں ایک نئے دور کا آغاز: پاکستان ہاکی لیگ 2027 کا اعلان

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان ہاکی کیلئے ایک بڑی پیشرفت سامنے آگئی ہے، 2027 کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان ہاکی لیگ کا باقاعدہ آغاز کردیا جائے گا۔ جاری اعلامیے کے مطابق پاکستان ہاکی فیڈریشن (پی ایچ ایف) اپنے شراکت داروں کے ساتھ مل کر اس لیگ کو قومی کھیل کی تاریخ کا ایک سنگ میل بنانے کے لیے کوشاں ہے، اس منصوبے کے تحت نہ صرف اس روٹ لیول سے نئے اور نوجوان ٹیلنٹ کو آگے لانے، پیشہ ورانہ کوچنگ، بہتر انتظامی ڈھانچے کی فراہمی اور کھلاڑیوں کو بین الاقوامی سطح پر ایکسپوژر دینے کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں۔ فیڈریشن حکام کے مطابق قومی کھیل کی بحالی کا سفر شروع ہو چکا ہے اور اسے سابقہ عروج پر واپس لانے کے لیے تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائی جا رہی ہیں۔ پاکستان ہاکی لیگ 2027 کے لیے تیاریاں تیز کردی گئی ہیں۔

انگلینڈ کے فٹبالر ہیری کین نے دوسری بار یورپی گولڈن شو جیت لیا

اپنے کیریئر میں دوسری مرتبہ یورپی گولڈن شو جیتنے پر مجھے بہت فخر ہے، گفتگو

لندن (این این آئی) انگلینڈ کے اسٹار فٹبالر ہیری کین نے اپنے کیریئر کا دوسرا یورپی گولڈن شو جیت لیا۔ انہیں یہ اعزاز بائرن میونخ میوزیم میں منعقدہ تقریب کے دوران دیا گیا۔ ہیری کین نے گزشتہ سیزن تمام مقابلوں میں 36 گول اسکور کرکے گولڈن شو اپنے نام کیا۔ مانچسٹر سٹی کے ناروے کے اسٹرائیکر ارلنگ ہالینڈ 27 گول کے ساتھ دوسرے جبکہ ریال میڈرڈ کے فرانسیسی فارورڈ کیلیان ایمباپے 25 گول کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہے۔ ہیری کین نے اس سے قبل بائرن میونخ کے ساتھ اپنے پہلے ہی سیزن 2023-24 میں بھی 36 گول کرکے یورپی گولڈن شو جیتا تھا۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد ہیری کین نے کہا کہ دوسری مرتبہ گولڈن شو جیتنا میرے لیے پہلے اعزاز سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ٹیم نے گزشتہ سیزن میں تین ٹائٹلز جیتے اور اسی وجہ سے یہ کامیابی مزید خاص ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے کیریئر میں دوسری مرتبہ یورپی گولڈن شو جیتنے پر مجھے بہت فخر ہے اور یہ اعزاز میرے شاندار ساتھی کھلاڑیوں، کوچز اور خاندان کی حمایت کے بغیر ممکن نہیں تھا۔

پاکستانی باؤلنگ اٹیک کا خوف ختم ہوگیا؟ اے بی ڈی ویلیئرز

گزشتہ کئی سال پاکستانی بولرز کے لیے ... جنوبی افریقہ کے سابق کپتان اے بی ڈی ویلیئرز کے خیالات

جوہانسبرگ (آئی این پی) جنوبی افریقہ کے سابق بیٹر اے بی ڈی ولیئرز کا کہنا ہے کہ پاکستان کے باؤلنگ اٹیک نے خوف کا وہ عنصر کھو دیا ہے جو انٹرنیشنل کرکٹ میں ان کی پہچان ہوا کرتا تھا۔ یوٹیوب چینل پر گفتگو کرتے ہوئے سابق جنوبی افریقی بیٹر اے بی ڈی ولیئرز نے کہا کہ پاکستان ... بھی پاکستان کے عظیم بولرز کی طرح شہرت کے حامل دکھائی دیتے ہیں ... انہوں نے وسیم اکرم، شعیب اختر، وقار یونس اور محمد آصف جیسے شاندار بولرز کو دیکھا ہے ... جو پاکستان کی بولنگ اٹیک کا خاصہ ہوا کرتا تھا۔

آسٹریلوی آل راؤنڈر ایلیس پیری نے پاکستانی کپتان فاطمہ ثنا کو مستقبل کی اسٹار قرار دے دیا

سڈنی (آئی این پی) آسٹریلوی آل راؤنڈر ایلیس پیری نے پاکستان ویمنز ٹیم کی کپتان فاطمہ ثنا کی شاندار کارکردگی کو سراہتے ہوئے انہیں مستقبل کی اسٹار قرار دے دیا ... ایلیس پیری نے کہا کہ فاطمہ ثنا میں بہت صلاحیت ہے اور ان کے سامنے ایک طویل بین الاقوامی کیریئر موجود ہے، 25 سالہ فاطمہ پر اس وقت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔

فیفا ورلڈکپ 2026 کے دوران سوشل میڈیا پر کھلاڑیوں کیخلاف نسلی تعصب پھیلنے سے متعلق اہم انکشاف

گروپ ہیومن رائٹس واچ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ورلڈکپ کے دوران تین لاکھ سے زائد پوسٹس کا جائزہ لیا

زیورخ (این این آئی) فیفا ورلڈکپ 2026 کے دوران سوشل میڈیا پر کھلاڑیوں کیخلاف نسلی تعصب پھیلنے سے متعلق اہم انکشاف ہوا ہے۔ نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ورلڈکپ کے دوران انگلینڈ کے کھلاڑیوں کے خلاف سوشل میڈیا پر نسلی تعصب پر مبنی مواد کو ایسے الگورتھم نے مزید پھیلایا جو صارفین کی انگیجمنٹ اور پلیٹ فارم کے منافع میں اضافے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ گروپ ... نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ورلڈکپ کے دوران تین لاکھ سے زائد پوسٹس کا جائزہ لیا جن میں انگلینڈ کے کھلاڑیوں کو نشانہ بنانے والی 5500 سے زیادہ واضح طور پر نسل پرستانہ پوسٹس سامنے آئیں۔ تحقیق کے مطابق ... سب سے زیادہ نسلی تعصب کا نشانہ ... بنے ... نسل پرستانہ مواد کو ... زیادہ انگیجمنٹ حاصل کرتی ہیں جس سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر زیادہ وقت گزارتے ہیں ... تمام کھلاڑیوں کو آن لائن نفرت انگیز اور امتیازی مواد سے محفوظ رہنے کا حق حاصل ہے ... نفرت انگیز مواد کو تیزی سے پھیلانے والے الگورتھم کو محدود کیا جائے اور ... کے متاثرین کو ... قرار دیا جائے۔

لاپتہ برطانوی ایتھلیٹکس کوچ کے مراکش میں جنسی زیادتی کے جرم میں قید ہونے کا انکشاف

کیس میں انہوں نے اپنے زیرِ تربیت ایتھلیٹس کو تصریحاً ... سال کی سزا ... ہیں گے

لندن (این این آئی) برطانوی ایتھلیٹکس کوچ اور سابق ... کے بارے میں ... نے تصدیق کی کہ ... کو مراکش میں گرفتار کیا گیا جہاں عدالت نے انہیں ...

ہیڈنگلے ٹیسٹ میں محمد رضوان کے بولڈ ہونے کا منظر

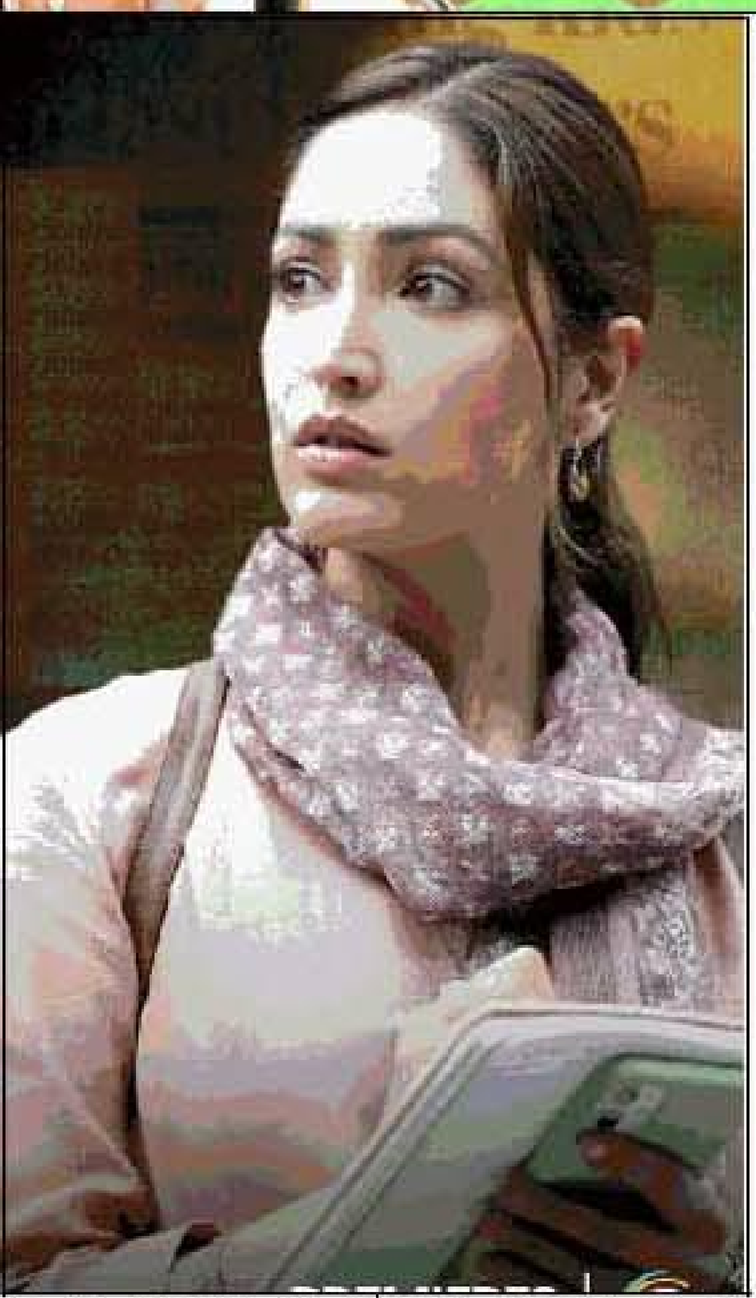

ہجیتی اور گان سے مشہور بھارتی اداکار پروپ راوت چل بسے

... (این این آئی) فلم ... اور ... سے شہرت پانے والے ... بھارتی اداکار ... راوت 74 برس کی عمر میں چل بسے ہیں ...

جیفری ایپسٹین کی کروڑوں ڈالرز کی جائیداد کی ممکنہ وارث کرینا شولیاک

حالیہ تخمینہ کے مطابق ایپسٹین کے باقی اثاثوں کی مالیت اب 120 سے 150 ملین ڈالرز کے درمیان بتائی جارہی ہے

نیویارک (این این آئی) بدنام زمانہ امریکی سرمایہ کار اور سزا یافتہ جنسی مجرم جیفری ایپسٹین کی ... جیل میں 2019 میں موت کے کئی برس بعد ... ایپسٹین نے اپنی آخری ٹیلیفون کالز میں سے چند براہِ راست کرینا شولیاک کو کی تھیں ... باقی اثاثوں کی مالیت اب 120 سے 150 ملین ڈالرز کے درمیان بتائی جارہی ہے، اگرچہ کرینا شولیاک کو ایپسٹین کی باقی ماندہ دولت کی ممکنہ وارث قرار دیا جارہا ہے تاہم اس ٹرسٹ سے ادائیگیاں فی الحال عدالتی کارروائی مکمل ہونے تک رکی ہوئی ہیں ... نے بھی اپنے بیان میں اعتراف کیا کہ ٹرسٹ کا معاہدہ غیر واضح اور ... انداز میں تیار کیا گیا تھا ... جس کے تحت 1953 ٹرسٹ کے نام سے ایک نجی ٹرسٹ قائم کی گئی ... ریکارڈز سے معلوم ہوا ہے کہ کرینا شولیاک کو اس ٹرسٹ کی بڑی شخصیات میں شامل کیا گیا تھا ... کرینا شولیاک وہ آخری شخص تھیں جن سے جیفری ایپسٹین نے جیل سے ... بات کی ... رپورٹس کے مطابق حراست کے دوران ...

یوٹیوبر بننے کا خیال داماد علی حمزہ بلوچ کو دیکھ کر آیا، شگفتہ اعجاز

داماد نے چینل بنانے میں مدد کی جس سے مداحوں کے ساتھ براہ راست جڑنے میں کامیاب ہوئی، اداکارہ

کراچی (این این آئی) سینئر اداکارہ شگفتہ اعجاز نے کہا ہے کہ یوٹیوبر بننے کا خیال داماد علی حمزہ بلوچ کو دیکھ کر آیا۔ نجی ٹی وی پروگرام سے گفتگو کرتے ہوئے شگفتہ اعجاز نے کہا کہ میرے داماد علی حمزہ بلوچ روزانہ وی لاگنگ کیا کرتے تھے، میں دیکھتی تھی کہ کس طرح لوگ ان کی ویڈیوز دیکھتے، انہیں پسند کرتے اور ان کے ساتھ جڑتے ہیں۔ شگفتہ اعجاز کے مطابق اسی چیز سے متاثر ہوکر میں نے بھی اپنا یوٹیوب چینل بنانے کا فیصلہ کیا، داماد نے چینل بنانے اور اس حوالے سے دیگر معاملات میں میری مدد کی جس کے بعد میں اپنے مداحوں کے ساتھ براہ راست جڑنے میں کامیاب ہوئی۔ اداکارہ نے بتایا کہ شروع میں میرے بچے میری ویڈیوز ایڈٹ کیا کرتے تھے تاہم اب میں خود اپنی ویڈیوز کی ایڈیٹنگ بھی کر لیتی ہوں۔

مواقع نہ ملنے پر ہماچل پردیش واپس جانے کا فیصلہ کرلیا تھا، یامی گوتم

اب حالات بدل رہے ہیں، ماضی میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کہاں سے آئے ہیں، بس اچھی اداکاری، اداکارہ

ممبئی (این این آئی) بالی ووڈ اداکارہ یامی گوتم نے انکشاف کیا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب میں نے فلم انڈسٹری چھوڑ کر اپنے آبائی علاقے ہماچل پردیش واپس جانے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ حال ہی میں ایک انٹرویو میں یامی گوتم نے اپنے کیریئر کے مشکل ... شروع کریں گی، میرے والدین نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا اور صرف اتنا کہا کہ گھر واپس آجاؤ، انہیں نے کہا کہ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس لمحے میں نے انڈسٹری چھوڑنے کا فیصلہ کیا اسی وقت سب کچھ بدل گیا، پھر ... آئی، اس کے بعد ...

میرا تو کی موت کا مذاق اڑانے والی ریل پر سوشل میڈیا صارفین برہم

کراچی (این این آئی) پاکستانی اداکارہ اور مصنفہ میرا ... کی جانب سے دوستوں کے ہمراہ بنائی گئی ایک ریل سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی تاہم صارفین نے اسے مذاق کے بجائے نامناسب قرار دیتے ہوئے شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ میڈیا رپورٹ ...

دس منٹ میں واپس آتا ہوں

ریاض سہیل

کراچی میں 25 سالہ نوجوان ناصر میر علی رضا کے اغوا اور قتل کا معمہ حل کرنے کے لیے پولیس نے ایک تین رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے ... تحقیقاتی ٹیم کے سربراہ ... یونٹ کے ایس ایس پی ... ہوں گے ... کے بعد گلستان جوہر میں واقعے جائے وقوع کا بھی معائنہ کیا۔ ڈی آئی جی نے اس کیس کے حوالے سے پولیس اور میر علی رضا کے اہلخانہ سے بات چیت کی ہے۔ بیٹا واپس نہیں آیا تو ان کی بیگم نے بیٹے کے نمبر پر کال کی جو بند تھا۔ میر رضا علی کی والدہ نے مدثر کو نیند سے اٹھا کر بتایا جس کے بعد وہ اپنے طور پر بیٹے کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس دوران انھوں نے مددگار 15 پر بھی اطلاع دی ...

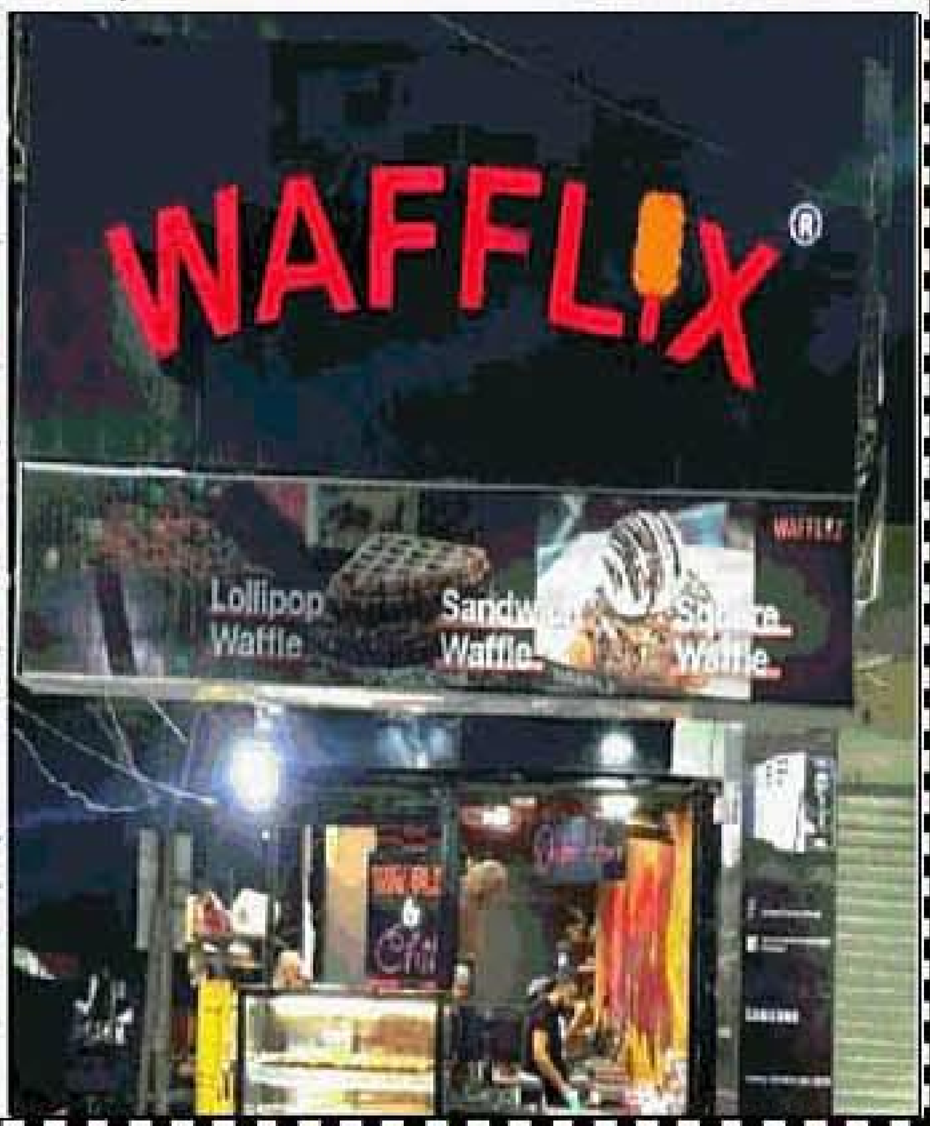

***

ہمت

"اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے مال دار ہونے میں کوئی خطر نہیں ہے اور تندرستی اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے مال داری سے بہتر چیز ہے اور قلب کی خوشی اور انبساط اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔"

ڈیزل کی قیمت میں کمی

پٹرول کے نرخوں میں اضافہ

وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطا اللہ تارڑ کے مطابق، وزیراعظم محمد شہباز شریف کی ہدایت پر آئل ریفائنریز کے ساتھ مذاکرات کامیاب ہوئے جس کے نتیجے میں ڈیزل کی قیمت میں 32 روپے سے زائد کمی ہوئی۔ یہ عوام کے لیے بڑا ریلیف اور ملکی معیشت پر مثبت اثرات مرتب کرنے والا اہم اقدام ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات کا کہنا ہے کہ ڈیزل کا بڑا حصہ ملک میں مقامی طور پر ریفائن اور تیار کیا جاتا ہے اس لیے اوگرا کی جانب سے ڈیزل کی قیمت میں 32 روپے سے زائد کمی ہوئی۔ عطا اللہ تارڑ نے مزید کہا کہ خطے میں جنگ کے باعث پوری دنیا میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تاہم حکومت نے عوام کو ہر ممکن ریلیف فراہم کیا، حکومت نے 130 ارب روپے کی لاگت سے ٹارگٹڈ سبسڈی بھی فراہم کی اور مشکل ترین حالات میں پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کو روکنے کی کوشش کی جو حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ واضح رہے کہ حکومت نے ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ پٹرول کے نرخوں میں اضافہ بھی کیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پٹرول عام آدمی کی سواری کے لیے ایندھن کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور حکومت اس کی قیمت میں مسلسل اضافہ کرتی چلی جا رہی ہے۔ وزیر اطلاعات نے خطے کی جس جنگ کا حوالہ دیا ہے اس کا سب سے زیادہ نقصان پاکستانی عوام کو ہوا ہے۔ خطے اور دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں یوں بے تحاشا اضافہ نہیں ہوا جیسے پاکستان میں کیا گیا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ جنگ کا بہانہ بنا کر عوام کو خوب لوٹا گیا۔ آئی ایم ایف کا نام لے کر پٹرولیم لیوی کی مد میں عوام کے معاشی بوجھ میں ناروا اضافہ کیا گیا۔ پٹرول کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ حکومت کی طرف سے عوام کے لیے واضح طور پر پیغام ہے کہ اسے عوام کی مشکلات اور پریشانیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اہل اقتدار کو شاید یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ عوام کے مسائل جس تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور ان کی وجہ سے عام آدمی میں جو بے چینی پائی جاتی ہے وہ آج نہیں تو کل حکومت ہی نہیں جمہوری نظام کے خلاف بھی ایسے احتجاج کو جنم دے گا جو اس نظام کی بساط لپیٹے جانے کا موجب بن سکتا ہے۔

سب حیران، سب پریشان، اسلام آباد میں اگلی حکومت کی سرگوشیاں

محمد اکرم چودھری

معمار پاکستان

رابعہ رحمن

کہیں سے تو کبھی کچھ خیر کی خبر آئے

فرحت عباس شاہ

پاکستان کا یوم آزادی اور ساؤتھ ایشین وائسز کی رپورٹ

خالد بیگ

پاکستان میں صدارتی نظام کی بازگشت

عبدالغفور چودھری

مکہ معاہدہ: پس منظر، پیش منظر

سیدہ فائزہ شیرازی

اداکارہ شبنم کا پاکستان

عبداللہ طارق سہیل

بقیہ 1

واقعے کے بعد علاقے میں تشویش اور غم کی فضا پائی جاتی ہے۔ حکام کی جانب سے واقعے کی تحقیقات جاری ہیں جبکہ بچے کی ہلاکت میں ملوث عناصر تک پہنچنے کے لیے مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

بقیہ 2

گیا۔ پولیس کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں محبت اللہ ولد سید امین، قوم خروٹی، ساکن خانوزئی اور روزی محمد ولد محمد آ ہوب اوتگیل، ساکن ناصر آباد شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق دونوں جاں بحق مزدوروں کی لاشیں ضروری قانونی کارروائی کے بعد ورثا کے حوالے کر دی گئی ہیں۔

بقیہ 3

مصروف ہیں۔ عوام بدامنی اور مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں اور ملک کے ذمہ داران مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پارٹی کی ضلعی کونسل کے زیر اہتمام ضلعی کنونشن کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب سے پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل احمد کوہزاد، قادر نائل، داود چنگیزی، فریدہ ہزارہ اور فدا حسین ہزارہ نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے ضلعی کنونشن کو کارکنوں کی سیاسی و تنظیمی تربیت کیلئے اہمیت کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایچ ڈی پی اپنے قیام سے لیکر تا حال ہزارہ قوم کے جملہ حقوق سمیت جمہوریت، جمہوری اداروں کی مضبوطی آئین و قانون کی بالادستی کیلئے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے۔ پارٹی نے ہزارہ قوم کی بدترین نسل کشی کے دوران پرامن جمہوری و آئینی احتجاج کے ذریعے قوم کی آواز بنی اور امن محبت بھائی چارہ کے سلوگن کے تحت ان تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا جن کے تحت کوئٹہ کے شہریوں اور اقوام کے درمیان نفرتوں کے ذریعے روایتی امن اور بھائی چارے کو نقصان پہنچانا تھا۔

بقیہ 4

نور ناصر کے بھائی فرحت اللہ ناصر نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان کی جانب سے ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے علاج کے لیے مکمل تعاون اور یقین دہانی ہمارے خاندان کے لیے حوصلے اور امید کا باعث بنی انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے دامانی چوک کو منسوب کرنا بھی ایک قابل تحسین اقدام ہے، جس پر وہ اور ان کا پورا خاندان وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز خان بگٹی کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ انجینئر فرحت اللہ ناصر اور ان کے خاندان نے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز خان بگٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مشکل وقت میں حکومت بلوچستان کی جانب سے ڈاکٹر ماہ نور ناصر اور ان کے خاندان کے ساتھ بھرپور تعاون کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

بقیہ 5

جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سی ٹی ڈی کے مطابق 20 اگست کو سرانان تھانے کو کالعدم تنظیم کے مسلح افراد نے دھماکا خیز مواد سے نشانہ بنا کر تباہ کیا تھا، تاہم واقعے میں ملوث کسی ملزم کی گرفتاری تا حال عمل میں نہیں آسکی۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کے مختلف پہلوؤں سے تحقیقات جاری ہیں اور حملہ آوروں کی گرفتاری کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

بقیہ 6

پروگرام کے حکام کے مطابق اس پروگرام کے ذمہ اسپتالوں کی تقریباً ایک ارب روپے کی رقم واجب الادا ہے، فنڈز کی ادائیگی کیلئے محکمہ صحت نے محکمہ خزانہ کو مراسلہ جاری کر دیا ہے، محکمہ نے ہیلتھ کارڈ پروگرام کی انشورنس پریمیم کی مد میں 4 ارب روپے کی رقم جاری کرنے کے حوالے سے مراسلہ ارسال کیا ہے، اس کے علاوہ گزشتہ دو سال کے اخراجات کی سمری بھی جمع کرا دی گئی ہے، پراسس سلو ہونے کی وجہ سے رقم ریلیز نہیں ہوئے ہیں، ادائیگی نہ ہونے سے علاج کا عمل متاثر ہے، ادھر اس پروگرام کے تحت کوئٹہ میں قائم سرطان کے علاج کیا دارہ سینار کے تقریباً 8 ہزار مریضوں کا علاج متاثر ہو رہا ہے۔

بقیہ 7

پولیس حکام کے مطابق آئی جی پولیس کی ہدایات پر صوبے کے مختلف اضلاع میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف خصوصی مہم جاری ہے، جس کے دوران گزشتہ تین ہفتوں میں مجموعی طور پر 805 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ کارروائیوں میں اشتہاری ملزمان، مفرور افراد، عادی جرائم پیشہ عناصر، منشیات فروشوں اور دیگر جرائم میں ملوث افراد کو نشانہ بنایا گیا پولیس کے مطابق خصوصی مہم کے دوران 43 اشتہاری ملزمان، 296 مفرور ملزمان اور 466 عادی جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے گئے افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے جبکہ سنگین جرائم میں ملوث عناصر کے خلاف مزید تحقیقات بھی جاری ہیں پولیس کے مطابق صوبے کے مختلف علاقوں میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کے دوران مزید 102 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ملزمان کے قبضے سے اسلحہ، گولیاں اور 55 میگزین بھی برآمد کیے گئے پولیس حکام کا کہنا ہے کہ غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور اس کے ذریعے شہریوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنے والے عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جا رہی ہے۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ صوبے میں امن و امان کو نقصان پہنچانے اور جرائم میں ملوث عناصر کو کسی صورت رعایت نہیں دی جائے گی بلوچستان پولیس نے منشیات کے کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف بھی کارروائیوں کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔

بقیہ 8

کی ہے میر فرید خان ریسانی کا کہنا تھا کہ ایسے بزدلانہ حملوں سے ملک دشمن عناصر کو کسی صورت کامیابی حاصل نہیں ہوگی پاک آرمی اور سیکورٹی فورسز ان دشمن عناصر کے خلاف بہادرانہ کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں پائیدار امن کے قیام کے لیے ہماری سیکورٹی فورسز کی جرات مندانہ کوششیں اور قربانیاں قابل ستائش ہیں۔

بقیہ 9

تیل کی گزشتہ 7 روز کی اوسط ترسیل اب یومیہ 8 ملین بیرل سے تجاوز کر گئی ہے۔ کرس رائٹ کا دعوی کرتے ہوئے کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز سے تیل کی یہ ترسیل امریکی بحریہ کی موجودگی کے باعث ممکن بنائی جا رہی ہے۔

بقیہ 10

773 افراد میں ہیپاٹائٹس سی کی تشخیص ہوئی ہے۔ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام بلوچستان کے حکام کے مطابق صوبے میں ہیپاٹائٹس سی کے خاتمے کا قومی مہم جولائی سے جاری ہے جس کے تحت جعفرآباد، صحبت پور اور ڈیرہ بگٹی میں 256818 افراد کی ہیپاٹائٹس سی کی اسکریننگ مکمل کر لی گئی ہے اور ان میں سے 7773 افراد میں مرض کی تصدیق ہوئی ہے اور اب جھل مگسی، نصیرآباد اور اوستہ محمد اضلاع میں اسکریننگ کا عمل جاری ہے، 3 لاکھ 40 ہزار افراد کی اسکریننگ کا ہدف مقرر ہے، ہیپاٹائٹس سی کے خاتمے کی مہم کے تحت

بلوچستان کے 19 اضلاع کور کیا جائے گا، ان اضلاع میں کچھی، سبی، ژوب، کوہلو، ہرنائی، دکی، موسیٰ خیل، لورالائی، قلات، خضدار، سوراب، مستونگ، حب/ لسبیلہ شامل ہیں۔

بقیہ 11

ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ طبی عملہ مریض کی تکلیف کم کرے تو اللہ اسے ایسا اجر دے گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا، جبکہ مریض کو علاج کی سہولت نہ ملے تو اللہ بھی ناراض ہوگا۔ مصطفیٰ کمال نے کہا کہ جس جگہ اب سیکنڈری اسپتال بننے جا رہا ہے، خدشہ تھا کہ کوئی اس پر قبضہ کر کے ذاتی استعمال میں لے آتا، کچھ عرصے بعد سرکاری دستاویزات میں یہ جگہ بھی ختم ہو جاتی اور آئندہ سال ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ یہاں کبھی ڈسپنسری ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ جگہ سیکنڈری اسپتال بننے جا رہی ہے، جو آئندہ کئی سال تک عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کرے گا۔ میں آج ہوں، کل چلا جاؤں گا، لیکن یہ سہولت یہاں موجود رہے گی۔ وفاقی وزیر کا کہنا تھا کہ ہم دنیا کے پانچویں بڑے ملکوں میں شامل ہیں لیکن بنیادی سہولیات کی کمی ہے، انتظامی یونٹس میں اضافے کی ضرورت پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتظامی یونٹ بننے سے خاندان تقسیم نہیں ہوتا بلکہ انتظام بہتر ہوتا ہے۔ مصطفیٰ کمال نے کہا کہ جب میاں بیوی ہوں تو ایک کمرے میں گزارا ہو جاتا ہے، لیکن اولاد کی شادیوں کے بعد جگہ کم پڑتی ہے تو گھر کو وسعت دینا پڑتی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ خاندان ٹوٹ جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامی یونٹس بنانے کا مقصد بھی تقسیم نہیں بلکہ انتظام کو بہتر کرنا ہے، سندھ کا نام ایک ہی رکھنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، انتظامی معاملات کو بہتر بنانے کے لیے نئے یونٹس پر غور کرنا چاہیے۔

بقیہ 12

اور جب تک راستہ کھولا نہیں جاتا مسافروں کے لیے پینے کے پانی سمیت دیگر ضروری سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

بقیہ 13

ترجمان چینی وزارت خارجہ لین جیان نے کہا کہ چین ایسی کسی غیر قانونی اور یک طرفہ پابندی کی حمایت نہیں کرے گا جسے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری حاصل نہ ہو۔ لین جیان نے مزید کہا کہ فریقین تنازع کو سیاسی اور سفارتی ذرائع سے حل کریں۔

بقیہ 14

امام بارگاہوں میں ایام عزا کی آخری مجالس منعقد کی گئیں جن سے علماء کرام وذاکرین نے خطاب کرتے ہوئے فضائل ومصائب بیان کیے جبکہ علم و تعزیوں اور ماتم داری کے جلوس برآمد ہوئے۔ حضرت امام حسن عسکری شیعہ اثناء عشریہ کے گیارہویں امام ہیں آپ کی کنیت ابومحمد اور آپ کے والد بزرگوار حضرت امام علی النقی الہادی علیہ السلام ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری کی ولادت مدینہ منورہ میں 8 ربیع الثانی 232 ہجری قمری کو ہوئی۔ آپ کی تاریخ شہادت 8 ربیع الاول 260 ہجری جبکہ مقام شہادت عراق کا شہر سامرہ ہے۔

بقیہ 15

انہوں نے کہا کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خاتمے کے لئے آئی پی پیز کے معاہدے کیے گئے جو حقیقت میں عوام اور ملکی معیشت کے گلے کا طوق بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی ترسیل اور تقسیم کرنے والی کمپنیوں کی نجکاری کی بات ہو رہی ہے جس کا مقصد یہ بتایا جا رہا ہے کہ خسارے کی شکار ان سرکاری کمپنیوں کی نجکاری سے معیشت اور عوام پر بوجھ کم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بتائے کہ اگر نیت نقصان کم کرنا ہے تو پھر سب سے بہتر کارکردگی دکھانے والی اسلام آباد، فیصل آباد اور گوجرانوالہ کی بجلی کمپنیوں کی نجکاری سب سے پہلے کیوں کی جا رہی ہے؟، حکومت عوام کو بتائے کہ نجکاری کے بعد کیا بجلی کی قیمتوں میں کمی آئے گی یا مزید بڑھ جائیں گی؟ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کو بتائے کہ نجکاری مکمل ہونے سے پہلے ان نجکاری معاہدوں کو عوام کی جانچ پڑتال کے لئے منظر عام پر لانے کا ارادہ ہے یا پھر آئی پی پیز کی طرح عوام کو خفیہ معاہدوں کی بھینٹ چڑھانے کا ارادہ ہے؟ کیونکہ دودھ کا آئی پی پیز کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔

بقیہ 16

سے پہلا اور بنیادی نقطہ ملازمین باہم معذوری کے اسپیشل کنوینس الاؤنس کی عدم فراہمی اور بجٹ 2026-27 میں اس میں اضافہ نہ کیے جانے کا معاملہ تھا۔ شرکا نے حکومت بلوچستان کی جانب سے سال 2023 کے بعد سے اب تک اس الاؤنس میں کوئی اضافہ نہ کیے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ الاؤنس کی سمری کی حتمی منظوری کے لیے سی ایم آفس (وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ) کو اپروچ کیا جائے گا اور معزز وزیراعلیٰ بلوچستان سے مدبانہ درخواست کی جائے گی کہ وہ اس سمری کی منظوری دے کر ملازمین باہم معذوری کو ممنون و مشکور ہونے کا موقع فراہم کریں۔ "ملازمین باہم معذوری یونین بلوچستان" کا قیام اور ایڈہاک کمیٹی کی تشکیل ملازمین کے مسائل کو آئینی و منظم طریقے سے حل کرنے اور ان کے حقوق کی جدوجہد کے لیے بالاتفاق رائے ایک یونین قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جس کا نام "ملازمین باہم معذوری یونین بلوچستان" تجویز کیا گیا۔ یونین کو فعال کرنے، تمام صوبے میں ملازمین کو منظم کرنے اور پہلے شفاف الیکشن کی طرف لے جانے کے لیے رکنی عبوری ایڈہاک کمیٹی اتفاق رائے سے منتخب کی گئی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے: اللہ رکھیا چیئرمین ایڈہاک کمیٹی (محکمہ سوشل ویلفیئر و خصوصی تعلیم بلوچستان) نادر شاہ سینئر ممبر (محکمہ خزانہ) نادر خان سینئر ممبر (ایکسائز ڈیپارٹمنٹ) ایڈہاک کمیٹی کا لائحہ عمل و ذمہ داریاں: موبلائزیشن: بلوچستان بھر کے تمام ملازمین باہم معذوری کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا اور متحرک کرنا۔

بقیہ 17

کارروائی کرتے ہوئے ٹرک سے کوئلہ خالی کرایا گیا، تاہم بعد ازاں اطلاع غلط ثابت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ کوئلہ دوبارہ لوڈ کرنے اور وقت ضائع ہونے کے باعث ڈرائیور کو باقاعدہ معاوضہ ادا کیا گیا ہے انہوں نے بتایا کہ غلط اطلاع دینے والے مخبر کے خلاف کارروائی کی جائے گی، تاہم اسمگلنگ میں ملوث عناصر مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں، جن میں گاڑیوں کی نمبر پلیٹ تبدیل کرنا بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنا بڑا اقدام موصول ہونے والی اطلاع کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھایا گیا تھا دوسری جانب ٹرانسپورٹ یونین کے ڈویژنل صدر عبدالجبار کاکڑ نے بتایا کہ متاثرہ ٹرک کے مالکان کو محکمہ ایکسائز کی جانب سے معاوضے کی مد میں 2 لاکھ 50 ہزار روپے ادا کیے گئے ہیں متاثرہ ٹرک کے ڈرائیور نے بتایا کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اہلکاروں نے ٹرک روکنے کے دوران ان سے کسی قسم کی رشوت یا غیر قانونی رقم کا مطالبہ نہیں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ کارروائی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کا محکمہ کی جانب سے ازالہ کیا گیا ہے، جس پر وہ محکمہ ایکسائز کے شکرگزار ہیں ٹرانسپورٹ یونین

کے ڈویژنل صدر عبدالجبار کاکڑ نے کہا کہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ محکمہ ایکسائز غلط اور بے بنیاد اطلاعات پر کارروائی سے گریز کرے، کیونکہ ٹرانسپورٹرز پہلے ہی امن و امان کی صورتحال کے باعث شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ چیک پوسٹوں پر ٹرانسپورٹرز کو بلاجواز تنگ اور ہراساں بھی کیا جاتا ہے ٹرانسپورٹرز کے ساتھ کارروائیوں کے دوران غیر ضروری مشکلات پیدا کرنے سے گریز کیا جائے اور اطلاع کی تصدیق کے لیے موثر طریقہ کار اختیار کیا جائے۔

بقیہ 18

کی قیادت میں آنے والے وفد سے ملاقات کے دوران یو این اے سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر بلوچستان کی مجموعی سیاسی صورتحال، عوامی مسائل اور صوبے میں پائیدار امن کے قیام سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسلم اچکزئی نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو درپیش مسائل کا حل طاقت اور سخت پالیسیوں میں نہیں بلکہ سیاسی بصیرت، باہمی اعتماد اور بامقصد مذاکرات میں ہے۔ عوام کو بنیادی حقوق، روزگار، تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کو ذاتی و گروہی مفادات سے بالاتر ہو کر بلوچستان کے اجتماعی مفاد کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مظلوم عوامی تحریک پاکستان عوام کے حقوق کے حصول اور ان کے مسائل کے حل کے لیے ہر جمہوری و آئینی فورم پر آواز بلند کرتی رہے گی۔ اسلم اچکزئی نے مزید کہا کہ بارڈروں کی بندش کی وجہ سے بلوچستان میں بے روزگاری میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بلوچستان میں بدامنی اور دہشت گردی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جس کے لیے حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے ہوں گے بقول ان کے پارٹی پیغام کو عام کرنے کے لیے اور پارٹی کو مزید فعال و منظم کرنے کے لیے بلوچستان بھر عوامی رابطہ مہم شروع کر دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ مظلوم عوامی تحریک پاکستان بلوچستانی عوام کا حقیقی ترجمان کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہے اور بلوچستان کے تمام علاقوں سے لوگ جوق در جوق شمولیت اختیار کر رہے ہیں وفد نے صوبائی صدر اسلم اچکزئی کو اوستہ محمد کے عوامی مسائل سے آگاہ کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ مظلوم عوامی تحریک پاکستان بلوچستان کے عوام کی آواز موثر انداز میں اعلیٰ ایوانوں تک پہنچائے گی۔

بقیہ 19

سرکاری اراضی، سڑکوں کے کناروں، فٹ پاتھوں، بازاروں اور دیگر عوامی مقامات پر قائم غیر قانونی تعمیرات اور قبضوں کے باعث نہ صرف ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے بلکہ شہریوں کو آمدورفت میں بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اجلاس میں متعلقہ حکام کو ہدایت کی گئی کہ غیر قانونی تجاوزات کے خلاف بلاامتیاز، قانونی اور مؤثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے اور کسی بھی قسم کے دباؤ یا تفریق کے بغیر قانون کے مطابق اقدامات کیے جائیں۔ تجاوزات کے خاتمے کے دوران سرکاری املاک اور عوامی راستوں کو واگزار کرانے کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی کہ دوبارہ تجاوزات قائم نہ ہونے پائیں کمیٹی نے متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ تجاوزات کے خلاف کارروائی سے قبل غیر قانونی قابضین اور تجاوزات کنندگان کی نشاندہی، ریکارڈ کی تیاری اور ضروری قانونی تقاضے مکمل کیے جائیں، جبکہ کارروائی کے دوران تمام متعلقہ ادارے باہمی رابطے اور مکمل تعاون کو یقینی بنائیں اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اہم شاہراہوں، تجارتی مراکز اور عوامی مقامات کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے گی اور تجاوزات کے دوبارہ قیام کی صورت میں فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ضلعی انتظامیہ نے واضح کیا کہ شہر میں ٹریفک کی روانی، شہریوں کے لیے پیدل گزرگاہوں کی بحالی اور سرکاری اراضی کے تحفظ کے لیے انسداد تجاوزات مہم کو مزید مؤثر بنایا جائے گا۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے شہریوں، تاجروں اور دکانداروں سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ سرکاری اراضی، فٹ پاتھوں اور سڑکوں پر غیر قانونی قبضوں یا سامان رکھنے سے گریز کریں اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں تاکہ لورالائی شہر کو تجاوزات سے پاک، منظم اور شہریوں کے لیے بہتر بنایا جا سکے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قانون کی بالادستی، سرکاری املاک کے تحفظ اور شہریوں کو صاف، محفوظ اور کشادہ راستوں کی فراہمی کے لیے تمام ممکنہ اقدامات تسلسل کے ساتھ جاری رکھے جائیں گے۔

بقیہ 20

الاقوامی قوانین، آئی ایل او کے کنونشن 87، 98، آئین کی دفعہ 9، 10، 16، 17، 19 اور 25 کے علاوہ آئی آر اے 2012 اور BIRA-2010 کے ترمیمی آرڈیننس کو بالا طاق رکھتے ہوئے مزدوروں کو غلام بنانے پر مجبور کیے جانے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ ملک کی تمام سیاسی جماعتوں نے اس آئینی خلاف ورزی پر چپ سادھ رکھی ہے۔ عدالت عالیہ بلوچستان نے دو یونینوں کے کیس میں بلوچستان کی 62 ٹریڈ یونینز پر پابندی عائد کر دی اور اس وقت کے ڈی جی لیبر ویلفیئر کو مجبور کیا گیا کہ وہ 62 یونینز کی رجسٹریشن منسوخ کرے۔ اس طرح صوبے میں بین الاقوامی قوانین، آئی ایل او کے کنونشنز، آئین اور قانون کی خلاف ورزی کے برخلاف 62 یونینز پر پابندی عائد کی گئی اور یہ پابندی صرف بلوچستان میں لگائی گئی تاکہ یہاں غریب محنت کش طبقہ اپنی حقوق کیلئے اجتماعی آواز کو بلند نہ کر سکے۔ اجلاس میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ 62 یونینز کی بحالی کی اپیل سپریم کورٹ آف پاکستان میں 2019 سے چل رہی ہے اور اس انتہائی اہم بنیادی انسانی حقوق کے اہم معاملے پر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور اب یہ کیس وفاقی آئینی عدالت کے قیام کے بعد سے تا حال غائب ہے جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور ناانصافی کی بدترین مثال ہے۔

بقیہ 21

کرلیا۔ ایس ایس پی آپریشن کوئٹہ ضیاء الحق مندوخیل کی خصوصی ہدایت پر خروٹ آباد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے سنیچر مصطفیٰ کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے پسٹل بمعہ راؤنڈ، موٹر سائیکل برآمد کرلی جبکہ 3 افغان باشندوں کو گرفتار کر لیا اسی طرح تھانہ پشتون آباد کے عملے نے غیر قانونی اسلحہ برآمد کر کے ملزم محمود ولی کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے پسٹل اور راؤنڈ برآمد کر لئے۔ اشتہاری ملزم نعمت اللہ کو گرفتار کر لیا جبکہ درجنوں گاڑیوں سے کالے شیشے اور بغیر نمبر پلیٹ کے موٹر سائیکلوں کے خلاف کارروائی کی تھانہ محمود الرحمن شہید سریاب کے عملے نے سنیچر اسماعیل کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے موٹر سائیکل برآمد کر لی پولیس نے گرفتار ملزمان کے خلاف مقدمات درج کر کے کارروائی شروع کر دی۔

بقیہ 22

عزائم ناکام بنا کر بلوچستان کے امن اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داری احسن انداز میں نبھائی ہے۔ سردار علی رضا یوسفزئی نے کہا کہ دہشت گرد نیٹ ورکس کے خلاف مسلسل کارروائیوں سے امن دشمن عناصر کو شدید دھچکا پہنچا

ہے، جبکہ ریاستی ادارے بلوچستان کے امن، استحکام اور ترقی کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے خلاف بھرپور کارروائیاں جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کے شہداء اور غازیوں کی قربانیاں قوم کے عزم اور حوصلے کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ بلوچستان کے عوام دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور پائیدار امن کے قیام کے لیے ریاستی اداروں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ امن دشمن عناصر بلوچستان کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کا سفر کسی صورت نہیں روک سکتے، دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور مؤثر سیکیورٹی اقدامات کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ سماجی و قبائلی رہنما نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے ریاستی اداروں کی جانب سے ہر ممکن اقدام کی مکمل حمایت جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے خلاف قومی عزم غیر متزلزل ہے، قوم اور ریاستی ادارے متحد ہو کر امن دشمن عناصر کا مکمل تعاقب جاری رکھیں گے۔

بقیہ 23

استعمال کرتی رہی انہوں نے کہا کہ اس وقت ملکی سیاست میں خان صاحب ایک مضبوط مہرے کی شکل اختیار کر چکے ہیں جن سے طاقتور حلقے، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے رہنما ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا اس کے ملک کے لیڈرز بار بار سانپ کے ڈسنے سے بھی کچھ سیکھیں گے؟

بقیہ 24

اخلاقیات کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اختلاف رائے کے اظہار کے لیے دلیل، تحمل اور اخلاقی حدود کی پاسداری ناگزیر ہے سیاسی اختلاف کو ذاتی دشمنی کا رنگ دینے سے معاشرے میں برداشت اور مکالمے کی فضا متاثر ہوتی ہے جس کے منفی اثرات پوری سیاسی و سماجی زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کے کارکنان اپنی دینی و سیاسی تربیت، اعلیٰ اخلاق اور شائستہ طرز گفتار کے ذریعے معاشرے کے لیے قابل تقلید مثال قائم کریں۔ سیاسی مخالفین کے نظریات سے اختلاف اپنی جگہ تاہم ان کی عزت نفس، مقام اور انسانی وقار کا احترام ہر صورت ملحوظ رکھا جانا چاہیے۔ یہی بالغ نظری، اعلیٰ سیاسی تربیت اور نظریاتی کارکن کی حقیقی پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں سیاسی قیادت، کارکنان اور سوشل میڈیا صارفین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اختلاف رائے کو نفرت اور تصادم کے بجائے دلیل، مکالمے، برداشت اور باوقار سیاسی رویے کے فروغ کا ذریعہ بنائیں۔ معاشرے میں تہذیب، رواداری اور مثبت سیاسی مکالمے کو پروان چڑھانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

بقیہ 25

کرتے ہوئے ڈاکٹر پلوشہ، ڈاکٹر سہیل اور ڈاکٹر سرور نے ایستھیٹک کیئر کی اہمیت اور موجودہ دور میں اس کی ضرورت کے حوالے سے خصوصی آگاہی لیکچر دیے۔ مقررین نے کہا کہ ایستھیٹک کیئر صرف ظاہری خوبصورتی تک محدود نہیں بلکہ خود اعتمادی، مثبت سوچ اور بہتر معیار زندگی کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس موقع پر جدید ایستھیٹک مرکز کا افتتاح کیا گیا، جہاں جدید سہولیات اور پُرسکون ماحول میں معیاری خدمات فراہم کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ آریا انسٹیٹیوٹ انتظامیہ کے مطابق جدید ایستھیٹک مرکز کا قیام صحت، خوبصورتی، اعتماد اور ذہنی سکون کو یکجا کرنے کی ایک منفرد کاوش ہے، جو عوام کو جدید اور معیاری ایستھیٹک کیئر کی سہولیات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

بقیہ 26

انچارج نے شرکت کی۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ بچے کو پیدائش کے ایک گھنٹے کے اندر ماں کا دودھ پلانے کا آغاز کرنا، پہلے چھ ماہ تک صرف ماں کا دودھ پلانا، اور چھ ماہ کی عمر کے بعد مناسب تکمیلی غذا شروع کرنے کے ساتھ دو سال یا اس سے زائد عرصے تک ماں کا دودھ جاری رکھنا بچے کی صحت، نشوونما اور قوت مدافعت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ مقررین نے کہا کہ دودھ پلانے والی ماں کے لیے سازگار اور معاون ماحول پیدا کرنا، شیر خوار بچوں کو دودھ پلانے کے بہترین طریقوں کے فروغ، تحفظ اور معاونت میں ہیلتھ کیئر ورکرز، خاندانوں اور برادری کے کردار کو مضبوط بنانا اور صحت کے مراکز و کمیونٹی کی سطح پر مؤثر کونسلنگ اور آگاہی فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماں کے لیے دوران حمل متوازن اور غذائیت سے بھرپور خوراک کا استعمال، ضروری ویکسینیشن، خصوصاً ٹی ڈی ویکسینیشن، اور کسی بھی طبی پیچیدگی کی صورت میں بروقت طبی عملے سے رجوع کرنا ماں اور بچے کی صحت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ مقررین کے مطابق بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اور ابتدائی چھ ماہ تک صرف ماں کا دودھ پلانا بچے کی جسمانی و ذہنی نشوونما اور قوت مدافعت کے لیے انتہائی اہم ہے۔

بقیہ 27

ادویات، انسولین، ڈاگ بائٹ اور اسنیک بائٹ سمیت تمام ضروری ادویات تسلی بخش مقدار میں موجود پائی گئیں دورے کے دوران ڈسٹرکٹ ملیریا انچارج نثار جمالی بھی ہمراہ تھے، جنہوں نے ملیریا رجسٹر، آر ڈی ٹی کٹس اور ملیریا کی ادویات کا تفصیلی معائنہ کیا، جہاں ریکارڈ اور اسٹاک مکمل پایا گیا۔ اس کے علاوہ ہسپتال کی ایمبولینس بھی روڈ پر موجود اور مکمل فعال حالت میں پائی گئی۔ افسران نے ہسپتال میں دستیاب طبی سہولیات اور ریکارڈ کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے عملے کو اپنی ذمہ داریاں مزید بہتر انداز میں انجام دینے کی ہدایت کی۔

بقیہ 28

ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ عوام کے لیے شدید مالی دباؤ کا باعث بن رہا ہے۔ دودھ، جو شیر خوار بچوں کی بنیادی ضرورت ہے، 250 روپے فی لیٹر جبکہ بکرے کا گوشت 3 ہزار روپے فی کلو تک پہنچ چکا ہے۔ پیاز کی قیمت میں 14.17 فیصد، پٹرول میں 3.77 فیصد، مرغی میں 3.35 فیصد اور لہسن میں 2 فیصد اضافہ عام آدمی کے گھریلو بجٹ کو مزید متاثر کر رہا ہے۔ سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا کہ پاکستان میں چند بڑے منافع خور اور مافیاز اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مصنوعی اضافہ کرنے میں مسلسل کردار ادا کرتے ہیں۔ ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت اور ناجائز منافع خوری کے ذریعے قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں جبکہ غریب عوام کو اس کا براہ راست بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کو ان بڑے مافیاز کے خلاف مؤثر اور بلاامتیاز کارروائی یقینی بنانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی میں اضافے کی بڑی وجوہات میں کمزور مارکیٹ نگرانی اور رسد و طلب کے نظام پر ناکافی گرفت بھی شامل ہے۔

بقیہ 29

ملازمین سراپا احتجاج ہیں اوستہ محمد میونسپل کارپوریشن کے ملازمین نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہم

شہریوں سے معذرت خواہ ہیں کہ دو ماہ سے میونسپل کمیٹی اور کارپوریشن کے فنڈز بند ہیں اور ڈیلی ویجز ملازمین اپنی تنخواہوں سے محروم ہیں انہوں نے شہریوں سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ ہم شہری تکلیف کو بخوبی جانتے ہیں البتہ ہم غریب ملازمین دو ماہ سے اپنے حق سے محروم ہیں اور گھروں میں فاقہ کشی کی صورت حال ہے لہٰذا شہری ہمارے ساتھ مکمل تعاون کریں دوسری جانب سے ملازمین کی ہڑتال کے باعث پورا شہر گندگی کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے اور نالیوں کا گندہ پانی سڑکوں پر سمندر کا منظر پیش کر رہا ہے اوستہ محمد کے سیاسی سماجی عوامی حلقوں نے وزیراعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزیر بلدیات سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر صوبے کے بلدیاتی اداروں کو فنڈز کی فراہمی کا اقدام اٹھائیں تاکہ شہر میں صفائی کا نظام بحال ہو سکے۔

بقیہ 30

تمام عملہ ڈیوٹی پر حاضر پایا گیا جبکہ اسٹاف رجسٹر بھی چیک کیا گیا ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر ایاز احمد جمالی اور اسسٹنٹ کمشنر بشیر احمد نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا تفصیلی معائنہ کیا جن میں لیبر روم، ای پی آئی فکسڈ سینٹر اور نیوٹریشن سینٹر شامل تھے۔ اس موقع پر ادویات کے اسٹاک کا بھی جائزہ لیا گیا اور شوگر کی ادویات، انسولین، ڈاگ بائٹ اور اسنیک بائٹ سمیت تمام ضروری ادویات تسلی بخش مقدار میں موجود پائی گئیں دورے کے دوران ڈسٹرکٹ ملیریا انچارج نثار جمالی بھی ہمراہ تھے، جنہوں نے ملیریا رجسٹر، آر ڈی ٹی کٹس اور ملیریا کی ادویات کا تفصیلی معائنہ کیا، جہاں ریکارڈ اور اسٹاک مکمل پایا گیا۔ اس کے علاوہ ہسپتال کی ایمبولینس بھی روڈ پر موجود اور مکمل فعال حالت میں پائی گئی۔ افسران نے ہسپتال میں دستیاب طبی سہولیات اور ریکارڈ کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے عملے کو اپنی ذمہ داریاں مزید بہتر انداز میں انجام دینے کی ہدایت کی۔

بقیہ 31

حکومت سے آر ایس ایس پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے، موہن بھگوت 29 اگست کو نیویارک کا دورہ کرنے والے ہیں۔ کمیشن نے امریکی حکومت سے آر ایس ایس رہنماؤں کو سفارتی مراعات نہ دینے اور مذہبی آزادی کی خلاف ورزیوں میں ملوث ارکان پر پابندیاں عائد کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ امریکی کمیشن کا موقف ہے کہ آر ایس ایس ایک ایسی تنظیم ہے، جس سے وابستہ ذیلی گروہوں پر مذہبی اقلیتوں کے خلاف حملوں کے الزامات ہیں۔ رواں سال مارچ میں بھی امریکی کمیشن نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بھارت میں مذہبی آزادی کی مبینہ خلاف ورزیوں پر تنقید کرتے ہوئے آر ایس ایس اور بھارتی خفیہ ایجنسی ریسرچ اینڈ اینالیسس ونگ سمیت بعض افراد اور اداروں پر ہدفی پابندیوں کی سفارش کی تھی۔ امریکی کمیشن نے بھارت کو مذہبی آزادی کے حوالے سے خصوصی تشویش کا حامل ملک قرار دینے کی بھی سفارش کی تھی۔ دوسری جانب ان پابندیوں کی سفارش پر بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی کمیشن بھارت کے بارے میں توہین آمیز اور اشتعال انگیز بیانات دے رہا ہے، ایسے اداروں سے دور رہنا + / + چاہیے کیونکہ ان کا نہ کوئی 6+9 پنا ایجنڈا ہے اور نہ ہی کوئی ساکھ۔ رندھیر جیسوال کا کہنا تھا کہ بھارت کو توقع ہی نہیں کہ امریکی کمیشن ملک کے کثیر الثقافتی نظام کی حقیقت کو تسلیم کرے گا۔

بقیہ 32

ہوئی ہے، جس کا تعلق ڈیرہ مراد جمالی سے ہے۔ پولیس نے واقعے کی قانونی کارروائی شروع کرتے ہوئے قتل کے اسباب اور دیگر پہلوؤں سے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

بقیہ 33

کے دوران کی تھی۔ دوسری جانب ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے امریکا کے ساتھ کئی ماہ سے جاری جنگ ختم کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایران اس وقت طاقت اور وقار کی پوزیشن میں ہے، اس لیے جنگ کا خاتمہ بہتر ہوگا۔ عرب میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق تہران میں ڈاکٹروں سے ملاقات کے دوران مسعود پزشکیان نے کہا کہ پوری دنیا ایران کی فتح کو تسلیم کر رہی ہے اور امریکا کی جانب سے اسکولوں، اسپتالوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی مذمت کی جا رہی ہے۔

بقیہ 34

کی بجائے مخصوص نظریاتی اثرات سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ سی این ایس کے مطابق اخبار کے پبلشر میکسن لیڈرر، جنہوں نے محض تین روز قبل ہی اپنے استعفے کا اعلان کیا تھا، کو بھی برطرفی کا نوٹس تھما دیا گیا، اخبار کے رپورٹر لارا کو بھی اسی پاداش میں نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ لارا نے ایکس پر لکھا کہ انہیں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک صحافی کے یہ کہہ کر حکم عدولی کی کہ وہ پینٹاگون کا کوئی پالیسی ساز نہیں بلکہ اپنے اخبار کی ملازم ہیں۔ یہ تادیبی اقدام اس رپورٹ کی اشاعت کے چند روز بعد سامنے آیا ہے، جس میں امریکی بحری جہاز یو ایس ایس ابراہام لنکن کے عملے کی ابتر حالت زار کو اجاگر کیا گیا تھا۔ اس رپورٹ کے بعد صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران سے متعلق جنگی حکمت عملی پر از سر نو تنقید شروع ہو گئی تھی۔ خیال رہے کہ اس اخبار کو مالی امداد کا کچھ حصہ وزارت دفاع سے ملتا ہے تاہم اس نے طویل عرصے سے اپنی ادارتی خودمختاری برقرار رکھی ہے۔ اس اخبار کے چیف ایڈیٹر ایرک سلیون نے حال ہی میں پینٹاگون کی مداخلت کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا تھا کہ پینٹاگون کے تیار کردہ مواد کو بیچ پر فوقیت دینا ان کے لیے ناقابل قبول ریڈ لائن ہے۔ ادھر پبلشر میکسن لیڈرر نے پینٹاگون کے نئے منصوبوں سے اپنے بنیادی اختلاف رائے کے باعث 30 ستمبر سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا، پبلشر کے نائب کے طور پر فعال بحری کپتان ولیم ارین کی تعیناتی کو ڈیموکریٹ قانون سازوں نے اخبار کی آزادی ختم کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ 2025 میں پینٹاگون کی قیادت سنبھالنے والے امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ ذرائع ابلاغ پر مسلسل سخت تنقید کرتے رہے ہیں۔

بقیہ 35

محلہ فرسٹ فیملی لائن کا رہائشی بتایا جا رہا ہے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ مقتول کے اہل خانہ یا شناخت کے بارے میں کسی بھی معلومات کی صورت میں فوری طور پر متعلقہ تھانے یا پولیس سے رابطہ قائم کریں۔

بقیہ 36

آٹا 62.25 فیصد، ایل پی جی 51.69 فیصد، ڈیزل 33.08 فیصد اور پیٹرول ایک سال میں 27.65 فیصد مہنگا ہوا۔ ایک سال میں کیلے 17.66 اور مٹن 15.98 فیصد مہنگا ہوا جبکہ بیف کی قیمت میں 13.54 فیصد اضافہ ہوا۔ ادارہ شماریات کے مطابق ایک سال میں آلو 30 فیصد، چینی 19.10 فیصد اور چکن 17.68 فیصد سستی ہوئی۔ ایک سال میں انڈے کی قیمتوں میں

17.41 فیصد، دال چنا 13 فیصد سے زائد سستی ہوئی۔ دال مسور کی قیمت میں 12.29 فیصد اور گڑ کی قیمتوں میں 6 فیصد کی کمی ہوئی۔

بقیہ 37

الرحمن نے کہا کہ ملک بھر میں بیک وقت تین دھرنے جاری ہیں اور یہ احتجاج محض پٹرول کی قیمتوں کے خلاف نہیں بلکہ مہنگائی، آئی پی پیز اور پٹرولیم لیوی کے خلاف عوام کی جنگ ہے۔ پٹرول مہنگا ہوتا ہے تو اس کے اثرات زندگی کے ہر شعبے تک پہنچتے ہیں، اس لیے اصل مسئلہ ہر گھر کے چولہے کا ہے۔ دھرنا سے قائم مقام سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین ثمینہ سعید، ڈپٹی سیکرٹری سمیحہ راحیل قاضی، ناظمہ وسطی پنجاب نازیہ توحید، ناظمہ شمالی پنجاب ثمینہ احسان اور ناظمہ حلقہ لاہور عظمیٰ عمران نے بھی خطاب کیا۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ آج مائیں بچوں کو کھانا کھلانے کے لیے پریشان ہیں اور اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ کر بچوں کی فیسیں ادا کر رہی ہیں۔ مہنگائی نے گھر کا بجٹ تباہ کر دیا ہے، اسی لیے خواتین بڑی تعداد میں دھرنے میں شریک ہوئی ہیں۔ انہوں نے خواتین کی بڑی شرکت کو جماعت اسلامی کے مضبوط ویمن ونگ کا ثبوت قرار دیتے ہوئے کہا کہ خواتین ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ کردار ادا کر رہی ہیں۔ حافظ نعیم الرحمن نے پنجاب میں خواتین کے تحفظ کی صورتحال پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلیٰ خود خاتون ہونے کے باوجود صوبے میں خواتین محفوظ نہیں۔ گزشتہ برس خواتین سے زیادتی کے 4,500 سے زائد کیسز رپورٹ ہوئے، مگر ان مقدمات میں ہر ایک ہزار ملزمان میں سے صرف چار کو سزا مل سکی۔ پولیس اور عدالتی نظام عام آدمی کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں تقریباً 80 لاکھ بچیاں اسکولوں سے باہر ہیں جبکہ صوبے میں خواندگی کی شرح زیادہ سے زیادہ 70 فیصد ہے۔ اسکولوں سے باہر بچوں میں 60 فیصد لڑکیاں اور 40 فیصد لڑکے ہیں۔ حکومت نے قوم کی بچیوں کو تعلیم سے محروم کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مریم نواز نے بچیوں کے لیے 11 ہزار اسکول آؤٹ سورس کر دیے ہیں اور حکومت خواتین کو امن، تحفظ اور محفوظ ٹرانسپورٹ فراہم کرنے میں بھی ناکام رہی ہے۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ آئین ریاست کو ہر شہری کے لیے مفت اور معیاری تعلیم کی ضمانت دیتا ہے، مگر 80 فیصد لوگ اپنے بچوں کی یونیورسٹی فیسیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ غریب کے بچوں کو تعلیم پر اتنا ہی حق ہے جتنا حکمرانوں کے بچوں کا۔ اگر ریاست ماں کا کردار ادا کرے تو ہر بچے کو معیاری تعلیم مل سکتی ہے۔ حافظ نعیم الرحمن نے خواتین ڈاکٹرز اور صحت کے شعبے سے وابستہ افراد کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر بننے والی بچیوں کو بھی ہاؤس جاب میں پورا حصہ نہیں ملتا، جبکہ کئی شعبے میں ڈاکٹرز کو معمولی تنخواہوں پر ملازمتیں ملتی ہیں۔

بقیہ 38

خاتون کو زخمی کر دیا اور فرار ہو گئے زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا مزید کارروائی پولیس کر رہی ہے۔

بقیہ 39

سیکرٹری سندھ مولانا قمرالدین کلاچی صوبائی جنرل سیکرٹری پنجاب مولانا قاری محمد اکمل مولانا حافظ عبدالواحد ہاشمی مولانا نذیر احمد خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے عادلانہ نظام سے دنیا پر عدل و انصاف اور امن و خوشحالی قائم ہو سکتی ہے بحیثیت مسلمان اور انسان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو قرآنی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تمام مذاہب تعلیم و تربیت کی افادیت پر متفق ہے اسلام کی تو ابتدا ہی لفظ اقرا سے ہوئی ہے۔ ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن و سنت کی تعلیمات سے روشناس ہو علم میں سکون و اطمینان اور امن ہے جہالت میں ظلم پریشانی اور بے چینی ہے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا نظام دستور ہر زمانے اور ہر قوم کے لیے جامع نظام ہے خدا کا بھیجا ہوا نظام حیات ہے اس کی افادیت، قانون فطرت سے مطابقت اور امن و سلامتی پیدا کرنے کی صلاحیت کا اعتراف آج کفر بھی کرتی ہے انہوں نے کہا کہ دینی تعلیم و تعلم، جہاد، دعوت و تبلیغ، تصوف کی شعبوں میں مدارس نے نمایاں خدمات سر انجام دیے انہوں نے کہا کہ اسلام ہمیشہ سے اہل باطل کا ہدف رہا ہے دین بیزار اور اسلام مخالف قوتیں ہمیشہ ہی ان ذرائع، ان افراد، ان قلعوں اور پناہ گاہوں پر حملہ آور رہی ہیں جو دین کی حفاظت و اشاعت کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اور مدارس، مذہبی شعائر، دین اور دینی

اقدار و روایات کے لیے خدمات سرانجام دینے والے دشمن کا ہدف ہیں انہوں نے کہا کہ اصحاب صفہ سے لے کر آج تک مدارس میں مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا مدارس میں امت مسلمہ تعلیم، تربیت اور تہذیب سکھائی جاتی ہے دیانتدار، بااخلاق اور مہذب کو تشکیل دیے پوری دنیا میں مدارس کے علاوہ کوئی صالح انقلاب برپا نہیں کر سکا انہوں نے کہا کہ اسلام اور ملک کی تحفظ میں اہل مدارس نے ایثار و قربانی کا جو شاندار حصہ ادا کیا ہے وہ آج بھی ان کی خدمات کا اعتراف دنیا میں کیا جا رہا ہے ان نظریاتی پہریداروں نے دنیا کو آزادی و حریت کا راہ دکھائی۔

بقیہ 40

اور بے روزگاری کے خلاف نعرے درج تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد عارف دمڑ، اعجاز احمد اور جمیل مشوانی سمیت دیگر نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ آئے روز پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ سے لوگوں کا جینا محال ہو چکا ہے اور مہنگائی نے ڈیرے جمالیا ہے جو کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ حکومت کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے عوام دشمن پالیسیاں تسلسل کے جاری ہیں پوری دنیا کی حکومتیں اپنے عوام کو ریلیف دیتی ہے لیکن ہمارے ملک میں عوام پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں ریلیف دینے کے بجائے ہر روز پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا تعین کر کے اضافہ کیا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے مہنگائی کا طوفان امڈ آیا ہے۔ حکمران اپنے بینک بیلنس بیرون ملک اثاثوں اور عیاشیوں میں لگے ہوئے ہیں مہنگائی، بجلی اور پٹرول کے مسلسل بڑھتے ہوئے بوجھ تلے دب رہے ہیں، لوگوں سے جینا حق چھینا جا رہا ہے جو کہ اب نا قابل برداشت ہو چکا ہے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے فیصلے کو واپس لیا جائے۔ مقررین نے کہا کہ بلوچستان میں بارڈرز بندش لوگ بے روزگار ہو کر نان شبینہ کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں صوبے کے مذہبی، قوم پرست و دیگر کو اسلام آباد میں سودا گری کرایا ہمیشہ کی طرح سودا کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں لوگ بارڈروں کے بندش اور بدامنی کے باعث روزگار سے محروم ہو رہے ہیں۔ بدامنی کے باعث کوئی شاہراہ اور علاقہ محفوظ نہیں جعلی حکمران اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے سب کچھ ٹھیک کا رٹ لگا کر وقت گزاری کر کے بلوچستان کے لوگوں کو بے یارومددگار چھوڑ دیا ہے۔

بقیہ 41

ایک حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ مزید کارروائی پولیس کر رہی ہے۔

بقیہ 42

کارڈ جاری کیے گئیں جن میں افغان، ہزارہ اور ازبک مہاجرین شامل ہیں نادرا کا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد ان مہاجرین کو جاری شدہ شناختی کارڈز کی نشاندہی ہوگئی جنہیں نادرا اور محکمہ داخلہ نے بلاک کر رکھا ہے جن کو بلاک کرنے کے لیے بار بار نادرا پر سیاسی دباؤ ڈالا جا رہا ہے جس کی پشتون پارٹی ذمہ دار قومی، سیاسی و جمہوری جماعت کی حیثیت سے مذمت کرتا ہے اور محکمہ داخلہ حکومت پاکستان اور نادرا سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام شناختی کارڈز کو منسوخ کیئے جائیں اور اس حوالے سے کوئی سیاسی دباؤ قبول نہیں کیا جائے۔

بقیہ 43

دھماکے سے تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں شاہراہ پر ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی تاہم بعد ازاں ٹریفک کو متبادل راستے سے روانہ کر دیا گیا۔ حکام کے مطابق واقعہ میں کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سیکورٹی فورسز نے علاقے میں ناکہ بندی کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی۔ مزید کارروائی جاری ہے۔

بقیہ 44

کے مطابق جولائی میں 80 کروڑ 54 لاکھ ڈالر کی اشیائے خورونوش درآمد کی گئیں، جن کی پاکستانی کرنسی میں مالیت 224 ارب روپے سے زائد بنتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بچوں کے دودھ اور کریم کی درآمد 25 فیصد اضافے سے ایک کروڑ 87 لاکھ ڈالر رہی۔ مصالحے، سویابین، پام آئل، چینی اور دالیں بھی بیرون ملک سے منگوائی گئیں۔ مزید یہ کہ گزشتہ ماہ 112 میٹرک ٹن چینی بھی درآمد کی گئی۔ اعداد وشمار کے مطابق مشینری کی درآمد میں 41 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور مجموعی طور پر ایک

ارب 31 کروڑ ڈالر کی مشینری درآمد ہوئی۔ اس میں پاور جنریشن، آفس، ٹیکسٹائل، زرعی، تعمیراتی اور ٹیلی کام مشینری شامل ہے۔ دوسری جانب گاڑیوں سمیت ٹرانسپورٹ سامان کی درآمد 40 فیصد بڑھ کر 42 کروڑ ڈالر ہو گئی۔ خام کپاس سمیت ٹیکسٹائل مصنوعات کی درآمد میں بھی 15 فیصد اضافہ ہوا اور اس کی مالیت 68 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی۔ زرعی آلات اور کیمیکلز کی درآمد میں 23 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ ان کا درآمدی حجم ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر گیا۔ اسی طرح سونے، اسٹیل اور لوہے سمیت مختلف دھاتوں کی درآمد بھی 3 فیصد بڑھی۔ وفاقی ادارہ شماریات کے اعداد وشمار کے مطابق قیمتی دھاتوں کا درآمدی بل 73 کروڑ ڈالر سے تجاوز کر گیا۔ اسی طرح جولائی میں مختلف شعبوں کی درآمدات میں اضافے کے ساتھ ملک کے تجارتی خسارے میں بھی 26 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

بقیہ 45

خریداری، صوبوں کے درمیان ترسیل اور کسانوں کو فصل کی مناسب قیمت کی فراہمی کے حوالے سے فوری اور مستقل پالیسی وضع کی جائے۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے خالد حسین نے کہا کہ اس وقت ملک میں آٹے کی قیمت سب سے بڑا مسئلہ بن چکی ہے اور بلوچستان میں آٹا سب سے زیادہ مہنگا ہے، جبکہ اسلام آباد، سندھ، لاہور اور خیبر پختونخوا میں بھی قیمتیں بلند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گندم کی موجودہ فصل کو مارکیٹ میں آئے صرف چار ماہ ہوئے ہیں، کسانوں سے تقریباً 3,500 روپے فی من خریدی جانے والی گندم اب ساڑھے 6 ہزار روپے فی من تک پہنچ چکی ہے۔ نئی فصل آنے میں ابھی 6 سے 8 ماہ باقی ہیں، اس لیے اگر گندم کی قیمت 6 سے 7 ہزار روپے فی من برقرار رہی تو آئندہ چند ماہ میں یہ 10 ہزار روپے فی من سے تجاوز کر سکتی ہے۔ خالد حسین نے کہا کہ حکومت نے گندم کے ذخائر استعمال کرنا بھی شروع کر دیے ہیں۔ پنجاب حکومت نے پاسکو کے ذخائر سے 7 لاکھ ٹن جبکہ خیبر پختونخوا نے 3 لاکھ ٹن گندم حاصل کی ہے۔ تاہم ملک کے پاس ہنگامی حالات کے لیے گندم کا مناسب ریزرو موجود نہیں۔ کسان اتحاد کے چیئرمین نے دعویٰ کیا کہ پاسکو سینٹرز میں تقریباً 74 ارب روپے مالیت کی گندم موجود تھی، جبکہ تین سے چار سال قبل پاسکو کے پاس تقریباً 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم موجود تھی۔ انہوں نے کہا کہ اچھی گندم آگے منتقل ہوتی رہی جبکہ خراب گندم اسٹورز میں پڑی رہی، جو اب خراب ہو چکی ہے اور کوڑیوں کے دام فروخت کیے جانے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ خراب گندم فلور ملز میں لے جا کر آٹا بنانے کے لیے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ کسان کو گندم کی کم قیمت سے اربوں کا نقصان ہوا۔ خالد حسین نے کہا کہ گندم نہ خریدنے کی پالیسی کا آغاز پنجاب حکومت نے کیا اور مؤقف اختیار کیا گیا کہ گزشتہ ادوار میں سرکاری گندم خریداری میں کرپشن ہوتی رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ کسانوں نے پہلے سال گندم کم قیمت پر فروخت کر کے اربوں روپے کا نقصان برداشت کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسان کو تقریباً 4 ہزار روپے فی من لاگت کے مقابلے میں 1600 سے 1800 روپے فی من کے حساب سے گندم فروخت کرنا پڑی، جبکہ کسانوں کو ہونے والے نقصان کے حکومتی اعداد وشمار پر بھی سوالات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے کسانوں کو یقین دلایا تھا کہ اگلے سال گندم خریدی جائے گی، جس پر کسان نے ملکی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے دوبارہ گندم کاشت کی، تاہم گزشتہ دو سال کے تجربے کے بعد کسانوں نے گندم کی کاشت کم کر دی ہے۔ کسان اتحاد کے چیئرمین نے کہا کہ کسان مسلسل 30 سے 40 ہزار روپے فی ایکڑ نقصان برداشت کر رہا ہے اور کئی کسانوں نے گندم کے بجائے زمین مال مویشی کے چارے کے لیے استعمال کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علاقوں میں گندم کی کاشت پہلے کے مقابلے میں نمایاں کم ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت گندم کی کاشت کے سرکاری اعداد وشمار کو کامیابی کے طور پر پیش کر رہی ہے، لیکن زمینی حقائق مختلف ہیں۔ گندم کی کاشت میں کمی کا نقصان صرف کسان نہیں بلکہ شہری بھی برداشت کریں گے۔ خالد حسین نے خبردار کیا کہ گندم کی سرکاری خریداری بند کرنے سے پاکستان کی غذائی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے، جبکہ چاروں صوبوں کی جانب سے گندم نہ خریدنے کی پالیسی نے کسان اور عام صارف دونوں کو متاثر کیا ہے۔

GOVERNMENT OF PAKISTAN
FINANCE DIVISION

URAAN PAKISTAN

VACANCY ANNOUNCEMENT

Finance Division requires full time services of persons of known integrity, expertise, eminence and experience for **Two (02) positions of Member, Competition Commission of Pakistan (CCP)**. The prescribed qualifications, experience, age limit, eligibility criteria and other terms of appointment are as under:-

Finance Division requires full time services of persons of known integrity, expertise, eminence and experience for **Two (02) positions of Member, Competition Commission of Pakistan (CCP)**. The prescribed qualifications, experience, age limit, eligibility criteria and other terms of appointment are as under:-

ELIGIBILITY CRITERIA

- Masters degree (at least 16 years of education) from a recognized institution and professional experience not less than (20) years in the areas of accountancy, commerce, economics, finance or law.
- Maximum age limit is 62 years.
- Short-listing will be done through an evaluation based on qualification, additional higher qualification in relevant fields, leadership roles, regulatory experience, etc.

EMOLUMENTS

- Remuneration package as per Rule-4 of the Competition Commission (Salary, Terms and Conditions of Chairman and Members) Rules, 2009 will be median of MP-I scale and shall be entitled to annual increments earned in the normal course in terms of the MP-I scale.
- All terms and conditions of service shall be subject to revision by the Federal Government from time to time.
- In case of selection, candidates currently working in Government Departments, Semi-Government Departments or International Financial Institutions or Multilateral Organizations or Autonomous or Semi-Autonomous Bodies and private sector, etc. will have to resign or seek retirement before joining the Commission. Acceptance of resignation from previous job shall be mandatory for charge assumption in case of selection.

TENURE

- The selected candidates shall be appointed for a term of three (03) years.
- The selected candidate shall cease to hold office of Member, CCP on attaining the age of sixty-five (65) years or expiry of the term, whichever is earlier.
- Qualified and eligible interested candidates **should apply online ithin fifteen (15) days of publication of his advertisement at the following portal: http://njp.gov.pk.**
- Incomplete applications and those received after the closing date will not be entertained. Only shortlisted candidates fulfilling the laid down criteria will be called for interview.
- Finance Division reserves the right to cancel the recruitment process at any time without assigning any reason.
- This advertisement is also available at Finance Division's Website: www.finance.gov.pk.

Section Officer (Investment-III)
Room No.124, Block "S" Pak. Secretariat,
Finance Division, Islamabad
Ph: (+92)51-9209473

PID(I)1708/26

بقیہ 1

ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی مذمت کی جا رہی ہے۔ ایرانی صدر نے امریکا کے ساتھ جون میں طے پانے والے مفاہمتی معاہدے کا بھی دفاع کیا اور پارلیمنٹ میں موجود سخت گیر حلقوں کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ معاہدے میں ایران کی جانب سے ہتھیار ڈالنے یا رعایت دینے کی کوئی شق موجود نہیں۔ دوسری جانب ایران کی مسلح افواج کے چیف آف جنرل اسٹاف میجر جنرل علی عبداللہی نے خبردار کیا کہ ایران کسی بھی نئے خطرے کا بھرپور جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بری، بحری، فضائی دفاع اور سائبر شعبوں میں مکمل تیاری موجود ہے۔ ادھر عمان اور ایران کے وزرائے خارجہ نے ٹیلی فونک رابطے میں مذاکرات کی بحالی کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے اور آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے اہم آبی گزرگاہ کو جزوی طور پر بند کر رکھا ہے جبکہ امریکا کی جانب سے بحری ناکہ بندی جاری ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق امریکی بحریہ آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے سے تیل بردار جہازوں کے خفیہ قافلوں کی حفاظت کر رہی ہے جس کے نتیجے میں روزانہ 5 سے 10 ملین بیرل تیل برآمد ہو رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کی مذاکرات پر آمادگی پر شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکا کو آبنائے ہرمز اور اس سے منسلک علاقوں پر مکمل کنٹرول حاصل ہے، ایران معاہدہ کرنا چاہتا ہے، لیکن ابھی درست معاہدے کے لیے تیار نہیں۔ ٹرمپ نے ایران کو کسی بھی قسم کی مدد فراہم کرنے والے ممالک کے خلاف اقتصادی کارروائی کی بھی دھمکی دی ہے۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے بھی ایران کے خلاف سخت پابندیوں کے ذریعے ایرانی حکومت کو کمزور کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ادھر ایران نے امریکی پابندیوں کے منصوبے کو معاشی دہشت گردی قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ چین نے کہا کہ پابندیاں اور دباؤ مسئلے کے حل میں مدد نہیں دیں گے، تمام فریق سیاسی و سفارتی ذرائع سے مسئلہ حل کریں۔

بقیہ 2

مارجن میں 1 روپے 34 پیسے فی لیٹر اضافہ کر دیا گیا۔ دستاویزات کے مطابق پٹرول اور ڈیزل پر ڈیلرز مارجن 8 روپے 64 پیسے سے بڑھا کر 9 روپے 98 پیسے فی لیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ دستاویزات کے مطابق ڈیلرز مارجن میں ہونے والا اضافی 1 روپے 34 پیسے فی لیٹر بوجھ براہ راست صارفین سے وصول کیا جائے گا۔ مارجن میں اضافہ نہ کیا جاتا تو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عوام کو اسی تناسب سے ریلیف مل سکتا تھا۔ 22 اگست کے لیے ڈیزل کی ایکس ریفائنری قیمت 231 روپے 30 پیسے فی لیٹر رہی۔ دستاویزات کے مطابق ڈیزل پر پٹرولیم لیوی کی مد میں 80 روپے فی لیٹر ٹیکس عائد ہے، جبکہ کاربن سرچارج لیوی کی مد میں 5 روپے فی لیٹر بھی وصول کیے جا رہے ہیں۔ ڈیزل پر آئی ایف ای ایم چارجز کی مد میں 3 روپے 94 پیسے فی لیٹر جبکہ ڈسٹری بیوٹر مارجن کی مد میں 7 روپے 87 پیسے فی لیٹر بھی عائد ہیں۔ دستاویزات کے مطابق مختلف ٹیکسز، لیویز اور چارجز کی مد میں ڈیزل پر مجموعی طور پر 106 روپے 79 پیسے فی لیٹر عائد ہیں۔ 22 اگست کے لیے پٹرول کی ایکس ریفائنری قیمت بھی 231 روپے 30 پیسے فی لیٹر رہی۔ دستاویزات کے مطابق پٹرول پر پٹرولیم لیوی کی مد میں 80 روپے فی لیٹر جبکہ کاربن سرچارج لیوی کی مد میں 5 روپے فی لیٹر عائد ہے۔ پٹرول پر آئی ایف ای ایم چارجز کی مد میں 7 روپے 44 پیسے اور ڈسٹری بیوٹر مارجن کی مد میں 7 روپے 87 پیسے فی لیٹر بھی شامل ہیں۔ دستاویزات کے مطابق پٹرول پر مختلف ٹیکسز اور چارجز کی مجموعی مالیت 110 روپے 29 پیسے فی لیٹر بنتی ہے۔ پٹرولیم ڈیلرز مارجن میں اضافے نے حالیہ قیمتوں میں عوام کے لیے ریلیف کی گنجائش مزید کم کر دی ہے۔ دستاویزات کے مطابق مارجن میں ایک روپے 34 پیسے فی لیٹر اضافے کا براہ راست اثر پٹرول اور ڈیزل استعمال کرنے والے صارفین پر پڑے گا، جبکہ پٹرولیم مصنوعات پر پہلے ہی بھاری ٹیکسز، لیویز اور دیگر چارجز عائد ہیں۔

بقیہ 3

پاکستان پالیسی تیار کر لی گئی، تاہم پالیسی کی منظوری نہ ہونے کے باعث عملدرآمد تاخیر کا شکار ہے۔ دستاویز کے مطابق میڈ ان پاکستان پالیسی کے تحت موبائل فونز، لیپ ٹاپس سمیت مختلف الیکٹرانک ڈیوائسز پاکستان میں تیار کی جائیں گی، جبکہ سگنلز بوسٹرز، ڈونگلز اور بائیو میٹرک مشینوں کی مقامی تیاری بھی پالیسی کا حصہ ہے۔ پالیسی میں الیکٹرانک ڈیوائسز کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال پر ٹیکس چھوٹ دینے کی تجویز شامل ہے، جبکہ درآمدی الیکٹرانک اشیا پر 5 فیصد تک لیوی عائد کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ پی او ایس مشینیں، ٹریکر سسٹم اور اسمارٹ واچز بھی پاکستان میں تیار کرنے کی تجویز ہے، اس اقدام سے ڈیٹا کے تحفظ کو یقینی بنانے کے ساتھ حکومت کو کروڑوں ڈالر کی بچت بھی ہوگی۔ پاکستان میں سالانہ 42 کروڑ 3 لاکھ ڈالر سے زائد مالیت کی الیکٹرانک ڈیوائسز درآمد کی جاتی ہیں۔

بقیہ 4

کار میں بہتری کے منصوبے، تربیلا ڈیم کا پانچواں توسیعی پن بجلی منصوبہ، جنوبی پنجاب میں غربت میں کمی کا منصوبہ، فل برائٹ سکالرشپ سپورٹ پروگرام کے علاوہ پانی، رابطہ اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق مختلف منصوبے شامل ہیں۔ کمیٹی نے نظرثانی شدہ پی سی۔ ون پر بھی غور کیا اور جاری ترقیاتی منصوبوں پر پیش رفت اور ان پر عمل درآمد کا جائزہ لیا تاکہ ان منصوبوں کی بروقت تکمیل اور ترقیاتی وسائل کے مؤثر استعمال کو یقینی بنایا جا سکے۔ نائب وزیراعظم نے تمام متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ ترقیاتی منصوبوں پر مؤثر عمل درآمد کے لیے مربوط اور بروقت اقدامات یقینی بنائے جائیں اور حکومت کے وسیع تر اقتصادی ترقی اور بہتر رابطہ کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے عمل کو برقرار رکھا جائے۔ اجلاس میں وفاقی وزیر برائے خزانہ و محصولات، وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات، وزیراعظم کے معاون خصوصی طارق باجوہ، کابینہ ڈویژن اور وزارت منصوبہ بندی کے سیکرٹریز، اقتصادی امور ڈویژن اور صوبائی حکومتوں کے نمائندگان سمیت وفاقی و صوبائی حکومتوں کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ ڈپٹی وزیراعظم اسحاق ڈار کی زیر صدارت ایکنک کا اجلاس ہوا، جس میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کے جامع ایجنڈے پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں خوازہ خیلہ، بشام ایکسپریس وے کی تعمیر کے منصوبے سمیت لیسکو، حیسکو اور سیپکو میں بجلی کی تقسیم کے نظام میں بہتری کے منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔ ایکنک کے ایجنڈے میں تربیلا فتھ ایکسٹینشن ہائیڈرو پاور منصوبہ بھی شامل تھا، جبکہ جنوبی پنجاب غربت میں کمی کے منصوبے اور فل برائٹ اسکالرشپ سپورٹ پروگرام کی منظوری کے لیے بھی جانچ پڑتال کی گئی۔ پانی، رابطہ کاری اور انفراسٹرکچر سے متعلق مختلف منصوبوں کا جائزہ لینے کے ساتھ نظر ثانی شدہ پی سی ون پر بھی غور کیا گیا۔ اجلاس میں جاری ترقیاتی منصوبوں پر پیش رفت اور عملدرآمد کا جائزہ لیا گیا۔ اسحاق ڈار نے ترقیاتی منصوبوں پر بروقت عملدرآمد اور وسائل کے مؤثر استعمال کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام متعلقہ ادارے ترقیاتی منصوبوں پر مربوط اور بروقت اقدامات یقینی بنائیں۔ اجلاس میں حکومت کے معاشی ترقی اور بہتر رابطہ کاری کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ ایکنک اجلاس میں وزیر خزانہ محمد اورنگزیب، وزیر منصوبہ بندی سمیت اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔

بقیہ 5

وزارت داخلہ کے درمیان رابطہ کاری کے لیے جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ ملائیشیا کے وزیر داخلہ سیف الدین ناسوتیون بن اسماعیل نے وزارت داخلہ اسلام آباد کا دورہ کیا، جہاں وزیر داخلہ محسن نقوی سے ون آن ون ملاقات کے بعد دونوں ممالک کے وزرائے داخلہ کے درمیان وفود کی سطح پر مذاکرات بھی ہوئے۔ ملاقات میں دو طرفہ سیکیورٹی تعاون سمیت انسداد دہشتگردی، انسداد منشیات، غیر قانونی امیگریشن اور سائبر کرائمز کی روک تھام کے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں جانب سے دہشتگردوں اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کے لیے انٹیلی جنس شیئرنگ بڑھانے اور انسانی اسمگلنگ کے خلاف مشترکہ حکمت عملی کو مزید مؤثر بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ پاکستان اور ملائیشیا کی وزارت داخلہ کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے کے لیے جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جبکہ پاکستان کا اعلیٰ سطح کا وفد جلد ملائیشیا کا دورہ کرے گا۔ مذاکرات میں کوسٹ گارڈز کے شعبے میں تعاون اور ترجیحی پروگرامز کے حوالے سے بھی بات چیت ہوئی۔ دونوں ممالک نے نیشنل پولیس اکیڈمی پاکستان اور رائل ملائیشین پولیس کالج کے مابین تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ پاکستان ملائیشیا کے کوسٹ گارڈ کے شعبے میں تجربات سے استفادہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے ملائیشین وزیر داخلہ کا دورہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو اگلی سطح پر لے جانے میں اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ محسن نقوی نے کہا کہ ملائیشیا مسلم ممالک میں تیز رفتار ترقی کرنے والا ملک ہے اور پاکستان ملائیشیا کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کا خواہاں ہے۔ ملاقات میں پاکستان اور ملائیشیا کے درمیان سیاحت کے فروغ اور ویزا سہولیات میں آسانی کے امور بھی زیر بحث آئے۔ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ ملائیشیا پاکستانی شہریوں کے لیے سیاحت کے حوالے سے بہترین آپشن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستانیوں کے لیے ورک کوٹہ بڑھنے سے مزید پاکستانی قانونی طریقے سے ملائیشیا جا سکیں گے، جس سے دونوں ممالک کے عوامی روابط اور معاشی تعاون کو فروغ ملے گا۔ دونوں وزرائے داخلہ نے پاکستان اور ملائیشیا کے دیرینہ دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور سیکیورٹی تعاون سمیت باہمی دلچسپی کے تمام شعبوں میں تعاون بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ملاقات کے موقع پر وزیر مملکت داخلہ طلال چوہدری، وفاقی سیکرٹری داخلہ، ڈی جی ایف آئی اے، آئی جی فیڈرل کانسٹیبلری، نیشنل کوآرڈینیٹر نیکٹا، ڈی جی پاسپورٹ، چیف کمشنر و آئی جی اسلام آباد سمیت دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔

بقیہ 6

گیا، جس کے نتیجے میں ایک سیکیورٹی اہلکار جاں بحق جبکہ 10 اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق دھماکے کے بعد لاش اور زخمیوں کو فوری طور پر شہید نواب غوث بخش رئیسانی میموریل ہسپتال منتقل کر دیا گیا، جہاں زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق واقعے کے بعد قومی شاہراہ کو دونوں اطراف سے ٹریفک کے لیے بند کر دیا گیا، جبکہ علاقے میں فائرنگ کے تبادلے کی بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ واقعے کے بعد سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔ دھماکے کی نوعیت اور اس میں استعمال ہونے والے مواد سے متعلق تاحال مزید تفصیلات سامنے نہیں آ سکیں، جبکہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

بقیہ 7

کے جائزے کے لیے اجلاس ہوا، جس میں انہیں مون سون 2026 کے اثرات، متاثرہ علاقوں میں جاری امدادی کارروائیوں اور انفراسٹرکچر کی بحالی کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ وزیراعظم نے ہدایت کی کہ سیلاب میں جاں بحق ہونے والے تمام افراد کے خاندانوں کو مالی معاونت فراہم کی جائے، جبکہ بارشوں اور سیلاب سے مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہونے والے گھروں کے مالکان کی بھی مالی مدد کی جائے۔ انہوں نے متاثرہ علاقوں میں بجلی کی ترسیل کے نظام اور سڑکوں کی بحالی کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت بھی کی۔ وزیراعظم نے متعلقہ وفاقی وزراء اور سیکرٹریز کو متاثرہ علاقوں کا خود دورہ کر کے بارشوں سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لینے اور بحالی کا کام فوری شروع کروانے کی ہدایت کی۔

بقیہ 8

نے ایران کی قیادت پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران میں کوئی بھی صدر بننا نہیں چاہتا جو میرے لیے ایک مسئلہ ہے۔ جنوبی کیرولائنا میں سینیٹر ڈارلین گراہم کی حمایت میں انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے پاس اب بحریہ، فضائیہ، ریڈار، فنی آلات اور دفاعی ساز و سامان کی تیاری کی صلاحیت نہیں رہی۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ایران کی قیادت ختم ہو چکی ہے، دوسری سطح کی قیادت بھی ختم ہو چکی ہے جبکہ تیسری سطح کی قیادت کے بھی کچھ ارکان مارے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ ایران میں کس سے بات کی جائے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران دنیا کا واحد ملک ہے جہاں کوئی صدر نہیں بننا چاہتا، جب پوچھا جاتا ہے کہ صدر کون بنے گا تو جواب ملتا ہے کہ نہیں، میں صدر نہیں بننا چاہتا۔

بقیہ 9

کے مرحلے میں مسلم لیگ (ن) کے لیے وزارت عظمیٰ کے امیدوار کے نام پر اتفاق رائے پیدا کرنا بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پارٹی قائد نواز شریف تاحال وزارت عظمیٰ کے امیدوار کے نام پر حتمی فیصلہ نہیں کر سکے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ن لیگ کے اندر وزارت عظمیٰ کے امیدوار کے حوالے سے مشاورت جاری ہے، جس کے دوران مختلف امیدواروں کے سیاسی وزن، ایوان میں حمایت اور حکومت سازی کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق شاہ غلام قادر کے نام پر پارٹی کے اندر تذبذب برقرار ہے، جبکہ بعض ن لیگی رہنماؤں نے وزارت عظمیٰ کے لیے متبادل آپشنز پر بھی غور کرنے کی تجویز دی ہے۔ دوسری جانب مظفر آباد سے بیرسٹر افتخار گیلانی بھی وزارت عظمیٰ کی دوڑ میں شامل ہو گئے ہیں۔ پارٹی ذرائع کے مطابق مخصوص نشستوں کا نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد حکومت سازی کے اگلے مرحلے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ن لیگی قیادت کی جانب سے وزارت عظمیٰ کے امیدوار کے نام کی حتمی منظوری کے بعد آزاد کشمیر میں حکومت سازی کا عمل آگے بڑھایا جائے گا۔ آزاد کشمیر کی سیاست میں اس وقت نظریں نواز شریف کے حتمی فیصلے پر مرکوز ہیں کہ وزارت عظمیٰ کا تاج کس کے سر سجتا ہے۔ فیصلہ جلد متوقع ہے۔

بقیہ 10

کے وزیر خارجہ نے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار کی دعوت پر 19 سے 20 اگست 2026 تک پاکستان کا سرکاری دورہ کیا، شام میں نئی حکومت کے قیام کے بعد کسی بھی شامی وزیر خارجہ کا پاکستان کا یہ پہلا سرکاری دورہ تھا۔ جاری بیان میں کہا گیا کہ نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے اپنے شامی ہم منصب کے ساتھ باہمی مذاکرات اور تفصیلی مشاورت کی جس کے دوران دونوں ممالک کے مابین دیرینہ اور برادرانہ تعلقات کا اعادہ کیا گیا، فریقین نے باقاعدہ ادارہ جاتی رابطوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے پہلے سے قائم شدہ ادارہ جاتی میکانزم کو جلد فعال کرنے پر اتفاق کیا۔ اس کے علاوہ باہمی دلچسپی کے مختلف شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے اور عوام سے عوام کے رابطوں کو مزید مضبوط بنانے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ دورہ دورے کے دوران شامی وزیر خارجہ نے وزیراعظم محمد شہباز شریف سے بھی ملاقات کی، انہوں نے وزیر داخلہ و انسداد منشیات، وزیر تجارت اور چیف آف آرمی سٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز سے بھی اہم ملاقاتیں کیں۔ دفتر خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ دورہ پاکستان اور شام کے درمیان دوستی کے دیرینہ رشتوں کو مزید استوار کرنے اور باہمی تعاون کے فروغ کیلئے ایک مستقل بین فریم ورک کی تشکیل دینے میں انتہائی اہم پیشرفت ثابت ہوا ہے۔

بقیہ 11

رکن زیک گولڈ اسمتھ نے وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ کے نام ایک باقاعدہ خط پوسٹ کیا، جس میں عمران خان کی جیل میں حالات کو شدید بدسلوکی قرار دیتے ہوئے محض نگرانی کے بجائے فعال برطانوی سفارتکاری کا مطالبہ کیا۔ تاہم برطانوی حکومت نے اسکے خط کو مسترد کر دیا۔ گولڈ اسمتھ کے خط کے جواب میں کہا گیا ہے کہ گولڈ اسمتھ خاندان ایک بار پھر عمران خان کی مدد کے لیے سامنے آ گیا ہے اور زیک گولڈ اسمتھ برطانوی حکومت سے پاکستان پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جوابی نکات میں کہا گیا ہے کہ گولڈ اسمتھ خاندان کے روابط ان کے خدشات کی وضاحت کرتے ہیں۔

بقیہ 12

حملوں کے نتیجے میں 9 طالبان اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ ہوائی دارالحکومت فیض آباد میں قائم طالبان کے گورنر آفس پر حملہ کیا گیا، لبریشن فرنٹ کی فورسز نے طالبان کی سیکیورٹی پوسٹ اور کانٹوں سے نشانہ بنایا، افغان مزاحمتی تحریک دی گرین ٹرینڈ کے مطابق صوبہ تخار کے ضلع چہ آب میں رہائشی عمارت پر حملہ کر کے طالبان کو بھاری جانی نقصان پہنچایا گیا، حالیہ ہفتوں میں شمالی اور شمال مشرقی افغانستان میں طالبان کیخلاف مسلح مزاحمتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔

بقیہ 13

اس طرح کے طرز عمل کا اعادہ نہ ہو۔ ایک باقاعدہ مراسلے میں اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی جوائنٹ سیکرٹری (ڈسپلن) سیدہ شفق ہاشمی نے اسلام آباد کے انسپکٹر جنرل پولیس سید علی ناصر رضوی اور چیف کمشنر سہیل اشرف کو وزیراعظم کی ناراضی سے آگاہ کیا، یہ ناراضی 14 اگست کی تقریبات کے دوران دونوں اعلیٰ افسران کے بگھی میں سوار ہو کر تقریب میں شرکت کرنے پر سامنے آئی۔ آئی جی پولیس اور سی ڈی اے چیئرمین کو الگ الگ بھیجے گئے۔ مراسلے میں کہا گیا کہ وزیراعظم نے 14 اگست کو منعقد ہونے والی سرکاری تقریب میں پیش آنے والے اس واقعہ کا بہت سنجیدہ نوٹس لیا ہے، دونوں سینئر افسران کے گھوڑا گاڑی میں سوار ہونے کے واقعہ پر عوامی سطح پر بھی شدید تنقید سامنے آئی تھی۔ دستاویز کے مطابق وزیراعظم نے گہری مایوسی اور ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح شان و شوکت اور نمود و نمائش کا مظاہرہ ایک ایسا تاثر دیتا ہے جو خصوصی مراعات، تکبر اور ذاتی تشہیر سے وابستہ ہے، جبکہ یہ رویہ عوامی خدمت کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔ وزیراعظم نے زور دیا کہ سول افسران اور سرکاری عہدیداران کو ہر وقت عاجزی، ضبط، وقار اور بہتر فیصلہ سازی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اس طرح کا طرز عمل سرکاری اداروں پر عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے اور اعلیٰ سرکاری افسران سے متوقع معیار کے بھی خلاف ہے۔ مراسلے میں مزید یاد دہانی کرائی گئی کہ وفاقی دارالحکومت کے منتظمین کی حیثیت سے دونوں افسران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ضابطہ اخلاق، شائستگی، ذمہ دارانہ طرز حکمرانی اور مناسب طرز عمل کے اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھیں گے۔ مراسلے میں یہ بھی کہا گیا کہ آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں محتاط رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آئندہ اس نوعیت کے طرز عمل کا اعادہ نہ ہو، اس ہدایت کو حرف بہ حرف اور اس کی روح کے مطابق سختی سے عمل درآمد کے لیے سمجھا جائے۔ وزیراعظم کی جانب سے یہ سرزنش اس وقت سامنے آئی ہے جب دونوں افسران کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، جس میں وہ 14 اگست کی پریڈ میں ایک ایسی گھوڑا گاڑی میں سوار ہو کر پہنچے دکھائی دیے جو بظاہر صدارتی بگھی معلوم ہوتی تھی۔ وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا گیا کہ اعلیٰ انتظامی افسران بگھی پر سوار تقریب میں پہنچے اور وہاں موجود افراد کو سینہ طور پر تالیاں بجانے کے لیے کہا گیا، تاہم، سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر گردش کرنے والی ویڈیو میں تالیاں بجنے کی آواز سنائی نہیں دیتی، اس منظر پر سوشل میڈیا صارفین نے شدید تنقید کی اور بعض نے اسے نوآبادیاتی دور میں اختیار اور مراعات کی نمائش سے تشبیہ دی۔ علاوہ ازیں وزیر داخلہ محسن نقوی نے اس معاملے کی مختلف وضاحت پیش کرتے ہوئے دونوں افسران کا دفاع کیا۔ ایکس پر جاری ایک بیان میں محسن نقوی نے کہا کہ افسران کا اس معاملے میں کوئی قصور نہیں تھا، صدر اور وزیراعظم کے درمیان ہونے والی ایک ملاقات کے باعث چیف گیسٹ اور وزیر دونوں خود تاخیر کا شکار ہو گئے تھے، چونکہ عوام شام 5 بجے سے انتظار کر رہے تھے، اس لیے افسران کو ہدایت کی گئی کہ لوگوں کو مزید انتظار نہ کروایا جائے اور تقریب کا آغاز تقریباً 6 بجے کر دیا جائے۔ وزیر داخلہ کے مطابق بگھی اصل میں چیف گیسٹ کے لیے مختص کی گئی تھی، لیکن ناگزیر حالات کے باعث اسے دونوں افسران کو استعمال کرنا پڑا، انہوں نے کہا کہ دونوں افسران نے ابتدا میں چیف گیسٹ اور وزیر کی عدم موجودگی میں پروگرام شروع کرنے سے گریز کیا تھا، تاہم عوام کی سہولت کے پیش نظر انہیں باقاعدہ ہدایت دی گئی کہ تقریب کا آغاز کر دیں۔

بقیہ 14

معاملے پر اختلافات سامنے آ گئے، جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے تحریک انصاف کے پارلیمان سے استعفوں کے مؤقف کی مخالفت کرتے ہوئے سڑکوں پر نکلنے سے پہلے پارلیمنٹ کے فورم کو بھرپور اور مؤثر انداز میں استعمال کرنے کی تجویز دے دی۔ ذرائع کے مطابق تحریک انصاف کے اراکین کی اکثریت نے بھی پارلیمنٹ کا پلیٹ فارم نہ چھوڑنے پر اتفاق کیا۔ ذرائع کے مطابق اجلاس میں مولانا فضل الرحمان نے سوال اٹھایا کہ اگر تحریک انصاف کے ارکان پارلیمنٹ سے استعفے دیتے ہیں تو کیا خیبر پختونخوا اسمبلی سے بھی مستعفی ہوں گے؟ کیا تحریک انصاف خیبر پختونخوا میں اپنی حکومت بھی ختم کرے گی؟ ذرائع کا کہنا ہے کہ ان سوالات پر تحریک انصاف کی قیادت خاموش رہی۔

بقیہ 15

جانب سے ایکس پلیٹ فارم پر جاری ایک بیان میں کہا کہ مجھے کسی حد تک اس پابندی کی توقع تھی جو اس بار مجھ پر عائد کی گئی ہے، اس لیے مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اسے بین الاقوامی قانون کی حکمرانی کے خاتمے کی شروعات نہ بننے دیں۔

بقیہ 16

ہوئے، جن میں سب سے زیادہ اموات سعودی عرب میں ہوئیں۔ بیرون ملک پاکستانی ورکرز کی ہلاکتوں اور متاثرہ خاندانوں کو دی جانے والی مالی امداد کی تفصیلات پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئی ہیں۔ دستاویزات کے مطابق دو سال کے دوران سعودی عرب میں 575 پاکستانی ورکرز جاں بحق ہوئے، جو مجموعی تعداد کا بڑا حصہ ہے۔ متحدہ عرب امارات میں 104، ملائیشیا میں 35، قطر میں 19، عمان میں 16 اور لیبیا میں 13 پاکستانی جان کی بازی ہار گئے۔ دستاویز کے مطابق برطانیہ میں 10، بحرین میں 9 جبکہ ترکیہ میں 6 پاکستانی ورکرز جاں بحق ہوئے۔ حکومت کی جانب سے پارلیمنٹ میں پیش کی گئی دستاویزات کے مطابق بیرون ملک جاں بحق ہونے والے پاکستانیوں کے متاثرہ خاندانوں کو مالی معاونت بھی فراہم کی گئی۔ 3,498 متاثرہ خاندانوں کو حکومت پاکستان کی جانب سے 1 ارب 30 کروڑ روپے ادا کیے گئے۔ دستاویزات کے مطابق بیرون ملک پاکستانی سفارتی مشنز کی جانب سے بھی 294 متاثرہ خاندانوں کو 75 کروڑ 32 لاکھ روپے مالی امداد فراہم کی گئی۔ یوں بیرون ملک پاکستانی ورکرز کی ہلاکتوں کے بعد متاثرہ خاندانوں کو حکومت پاکستان اور پاکستانی سفارتی مشنز کی جانب سے مجموعی طور پر 2 ارب 5 کروڑ 32 لاکھ روپے کی مالی معاونت فراہم کیے جانے کی تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق سعودی عرب پاکستانی ورکرز کے لیے سب سے بڑا روزگار کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ گزشتہ دو برس میں پاکستانی ورکرز کی سب سے زیادہ اموات والا ملک بھی رہا، جہاں 575 پاکستانی جاں بحق ہوئے۔

بقیہ 17

عالمی قانونی فورمز سے رجوع کی درخواست کی گئی ہے۔ چیف جسٹس اسلام آباد ہائیکورٹ سرفراز ڈوگر 16 ستمبر کو جوڈیشل ایکٹو ازم پینل کی اس درخواست پر سماعت کریں گے۔ رجسٹرار آفس نے کیس 16 ستمبر کو سماعت کے لیے مقرر کرنے کی کاز لسٹ جاری کر دی ہے۔ واضح رہے کہ اسلام آباد ہائیکورٹ نے اس معاملے پر وفاقی حکومت سے تفصیلی جواب طلب کر رکھا ہے۔ درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ انڈس واٹرز ٹریٹی پر فوری عملدرآمد کے لیے حکومت عالمی قانونی فورمز سے فوری رجوع کرے۔ درخواست میں پاکستان کے پانی کے تحفظ کے لیے عدالتی مداخلت کی استدعا بھی کی گئی ہے۔ درخواست میں مؤقف اختیار کیا گیا کہ بھارت کا چناب کا پانی موڑنے کا منصوبہ پاکستان کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی آبی سلامتی خطرے میں ہے۔ درخواست میں حکومت کی خاموشی کو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اس معاملے پر عدالتی مداخلت کی استدعا کی گئی ہے۔

بقیہ 18

شدید مذمت کی ہے اور حملوں کو شام کی خودمختاری، علاقائی سلامتی اور سیاسی وحدت کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق پاکستان، ترکیہ، الجزائر، انڈونیشیا، اردن، لبنان، ملائیشیا، موریطانیہ، فلسطین، قطر، سعودی عرب اور صومالیہ کے وزرائے خارجہ کی جانب سے مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ شام کی سرزمین اور انفراسٹرکچر کو مسلسل نشانہ بنانے سے ملک میں سیکیورٹی کی بحالی، قومی اداروں کی تعمیر نو اور طویل تنازع کے انسانی اثرات سے نمٹنے کی کوششوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔

بقیہ 19

ملاقاتوں کے معاملے پر پاکستانی حکومت کا مؤقف مختلف عالمی و ملکی ذرائع ابلاغ میں رپورٹ ہوا ہے۔ حکومتی مؤقف کے مطابق عمران خان کو جیل میں تنہائی میں رکھنے کے الزامات درست نہیں۔ وزارت اطلاعات کے مطابق عمران خان کی گرفتاری کے بعد اہل خانہ، وکلا، ڈاکٹرز، سیاسی نمائندوں اور دیگر مجاز افراد سے 900 سے زائد ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ جیل حکام کی جانب سے سپریم کورٹ میں جمع کرائی گئی رپورٹ کے مطابق عمران خان کو اڈیالہ جیل میں سات سیلز پر مشتمل علیحدہ کمپاؤنڈ فراہم کیا گیا ہے، جہاں انہیں دن کے وقت نقل و حرکت، کھلی ہوا اور دھوپ کے علاوہ ورزش کے لیے سائیکلنگ مشین اور دیگر جم آلات بھی دستیاب ہیں۔ رپورٹ میں فراہم کیے جانے والے کھانے کی تفصیلات بھی شامل ہیں، جن میں کھجوریں، اخروٹ، دودھ، دہی، لسی، جوس، چکن، مٹن، دال، سلاد اور خشک میوہ جات شامل ہیں۔ تاہم دوسری جانب عمران خان کے وکیل سلمان صفدر نے حکومتی مؤقف کو مسترد کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا ہے کہ انہیں طویل عرصے تک محدود رکھنا عملی طور پر ذہنی اذیت کے مترادف ہے۔

بقیہ 20

نیویارک کی ڈسٹرکٹ جج جینیٹ ورگاس نے گزشتہ روز ٹرمپ انتظامیہ کی ویزا پالیسی کو کالعدم قرار دی۔ دوران سماعت جج نے کہا کہ ویزا پالیسی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے قانونی اختیارات سے تجاوز کرتی ہے، جنوری میں نافذ کی گئی محکمہ خارجہ کی ویزا پالیسی واضح طور پر غیر قانونی اور وفاقی امیگریشن قانون سے متصادم تھی۔ امریکی جج نے فیصلہ تارکین وطن حقوق کی تنظیموں کی جانب سے دائر کیے گئے مقدمے میں سنایا۔ امریکی عدالت کے فیصلے پر محکمہ خارجہ نے ابھی کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ واضح رہے کہ 75 ممالک کے لیے امریکی امیگرنٹ ویزا کارروائیاں جنوری سے روک دی گئی تھیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا تھا کہ پالیسی میں شامل ممالک کے شہری امریکا میں عوامی بوجھ بن سکتے ہیں۔

بقیہ 21

اور چینل ڈریجنگ اینڈ میرین سروسز (این ڈی ایم ایس) نے کراچی پورٹ پر ڈریجنگ آپریشنز کا باضابطہ آغاز کر دیا ہے۔ این ڈی ایم ایس اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کے درمیان ڈریجنگ معاہدے پر دستخط کر دیے گئے۔ ڈریجنگ سے مراد بندرگاہوں کی تہہ سے جمع شدہ مٹی، ریت اور کیچڑ نکال کر مطلوبہ گہرائی برقرار رکھنا ہے جہاں بڑے جہاز لنگر انداز ہو سکیں۔ این ایل سی، کراچی پورٹ، پورٹ قاسم اور گوادر پورٹ اتھارٹیز کی شراکت سے این ڈی ایم ایس ڈریجنگ کی مقامی صلاحیت کو فروغ دے رہا ہے۔ وزیراعظم کی ٹاسک فورس برائے بحری اصلاحات کی سفارشات پر این ڈی ایم ایس ڈریجنگ کی مقامی صلاحیت میں اضافے کیلئے کوشاں ہے۔ این ڈی ایم ایس کراچی ہاربر، بریوچ چینل، نیو سلطان چینل اور ساؤتھ وارف بیسن میں ڈریجنگ آپریشنز انجام دے گا۔ کراچی پورٹ کی گزرگاہوں کی گہرائی برقرار رکھتے ہوئے ڈریجنگ آپریشنز بڑے بحری جہازوں کی آمد و رفت کو مزید مؤثر کرے گا۔ مقامی ڈریجنگ سہولت سے غیر ملکی کمپنیوں پر انحصار کم، بندرگاہوں کے آپریشنز کی کارکردگی بہتر اور قیمتی زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔ جدید بحری سہولیات اور مقامی صلاحیتوں کا فروغ، پاکستان کی تجارت اور معاشی خودانحصاری کو مزید تقویت دے رہا ہے۔

بقیہ 22

فارن پالیسی ان فوکس (ایف پی آئی ایف) نے کہا باہمی دفاعی معاہدے کو پاکستان کیلئے اسٹریٹجک وسعت، سفارتکاری اثر اور علاقائی توازن کا ذریعہ قرار دے دیا۔ ایف پی آئی ایف میں شائع ایک مضمون میں کہا گیا کہ معاہدہ بدلتے مشرق وسطیٰ میں علاقائی طاقتوں کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ امریکی صدر کی حمایت پاکستان کے واشنگٹن میں برقرار سفارتی وزن کی علامت ہے، پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ نے خطے کے دفاع اور پائیدار امن میں تعمیری کردار ادا کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ معاہدے کو ایران مخالف اتحاد قرار دینا درست نہیں، بڑھتا ہوا بھارتی اسرائیلی اسٹریٹجک تعاون پاکستان کے لیے مکہ معاہدے کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ کہ معاہدے میں دیگر علاقائی ممالک کی شمولیت کا راستہ کھلا رکھا گیا ہے، معاہدے کی اصل طاقت کسی سخت بلاک کے قیام کے بجائے شمولیتی اور لچکدار نوعیت میں ہے۔

بقیہ 23

رواں ماہ کے آخر میں کرغزستان اور آئندہ ماہ امریکا کا دورہ کریں گے۔ بشکیک میں 31 اگست سے یکم ستمبر تک ایس سی او سربراہ اجلاس اور 8 ستمبر کو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف رواں ماہ کے آخر میں کرغزستان کا دورہ کریں گے، وزیراعظم شہباز شریف 31 اگست سے یکم ستمبر تک بشکیک میں ہونے والی ایس سی او سمٹ میں شرکت کریں گے۔ سمٹ کی سائیڈ لائنز پر وزیراعظم شہباز شریف کی عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں بھی ہوں گی۔ پاکستان ایس سی او کونسل آف ہیڈز آف اسٹیٹ کی صدارت بھی سنبھالے گا۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف آئندہ ماہ امریکا کا دورہ کریں گے۔ وزیراعظم اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ وزیراعظم کی عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں بھی ہوں گی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس 8 ستمبر سے شروع ہوگا۔

بقیہ 24

نے کہا ہے کہ نیشنل ایگریکلچر ریسرچ سینٹر کی اصلاحات کی منظوری اور انہیں جلد مکمل کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیشنل ایگری کلچر ریسرچ سینٹر اور پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل کو مزید فعال بنا کر انہیں بین الاقوامی معیار سے ہم آہنگ کیا جائے۔ وزیراعظم محمد شہباز شریف کی زیر صدارت زرعی شعبے کی اصلاحات اور شعبے کی ترقی کیلئے حکومت کے پالیسی اقدامات پر عملدرآمد کے حوالے سے جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ وزیراعظم نے کہا کہ زرعی ایکڑ پیداوار میں اضافے کیلئے چھوٹے و درمیانے درجے کے کسانوں کو ہر قسم کی معاونت فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، سرٹیفائیڈ کمپنیوں کی جانب سے کسانوں کو معیاری بیج کی فراہمی یقینی بنائی جائے، تمام اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لے کر فصلوں کی پیداوار کے قومی سطح پر تخمینوں کیلئے جامع پلان مرتب اور زرعی شعبے کی ترقی کیلئے زرعی تحقیق کے اداروں کو مزید فعال بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یقینی بنایا جائے کہ چھوٹے و درمیانے درجے کے کسان حکومت کی زرعی شعبے میں جدت کی اصلاحات سے بھرپور استفادہ حاصل کریں، چین سے گزشتہ برس زرعی تربیت حاصل کر کے واپس آنے والے طلبا و طالبات کے تجربے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے، رواں برس چین میں زرعی شعبے کی تربیت کیلئے جانے والے طلبا و طالبات کے انتخاب میں میرٹ و شفافیت کو اولین ترجیح دی جائے۔ اجلاس میں وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق کی جانب سے زرعی شعبے کی اصلاحات کیلئے اقدامات پر عملدرآمد اور پیشرفت سے آگاہ کیا گیا جبکہ ملک میں گندم کی طلب، کاشت کے رقبے اور آئندہ فصل کی پیداوار کے تخمینے پر بھی بریفنگ دی گئی۔ وزیراعظم شہباز شریف نے تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد قومی سطح پر فصلوں کے تخمینوں کیلئے ایک جامع نظام مرتب کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ وزیراعظم کی ہدایات کی روشنی میں ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن اینڈ گروتھ پلان 27-2026 کے تحت ترجیحی اقدامات پر پیشرفت تیز کر دی گئی ہے، منصوبے میں کسانوں کو مالی سہولت، زرعی مشینری کی فراہمی، جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹلائزیشن، تحقیق و استعداد کار میں اضافہ اور غذائی تحفظ سمیت مختلف شعبوں پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے، اہم اقدامات میں کین گراور ری فنانسنگ، فصلوں کی انشورنس، الیکٹرک ویئر ہاؤس رسید فنانسنگ، فارم مشینری فنانسنگ اور وزیراعظم نیشنل ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام شامل ہیں۔

بقیہ 25

میں ایک سیکورٹی اہلکار کے جاں بحق ہونے پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے زخمی اہلکاروں کی جلد صحت یابی کے لیے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کیا ہے۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے اپنے بیان میں کہا کہ بزدلانہ دہشتگرد حملے سیکورٹی فورسز اور عوام کے حوصلے ہرگز پست نہیں کر سکتے۔ انہوں نے زور دیا کہ صوبے میں امن و امان کے قیام کے لیے سیکورٹی فورسز کی جانب سے کی جانے والی کوششیں اور قربانیاں قابل ستائش ہیں اور یہ کسی صورت رائیگاں نہیں جائیں گی۔ انہوں نے اعادہ کیا کہ بلوچستان کے عوام اور حکومت ہر مشکل گھڑی میں اپنی بہادر سیکورٹی فورسز کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

بقیہ 26

کہ حکومت نے سپریم کورٹ کے واضح احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ہے۔ عابد زبیری، مقصود بٹر، شفقت چوہان اور منیر کاکڑ کی جانب سے جاری مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ سپریم کورٹ کا حکم واضح تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ عدالتی فیصلے پر عمل نہ کرنا عدلیہ کی آزادی اور اختیارات پر کھلا حملہ ہے۔ بار کونسل کے ممبران نے کہا کہ سپریم کورٹ اپنے آرڈر میں پہلے ہی واضح کر چکی ہے کہ حکم پر عمل نہ کرنے کے کیا نتائج ہوں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سپریم کورٹ کے حکم کی عدم عدولی کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے۔ مشترکہ بیان پر عبدالستار خان، سلمان اکرم راجہ، صلاح الدین احمد اور قاضی ارشد نے بھی دستخط کیے ہیں۔

بقیہ 27

قسط جمع کرائی جبکہ اسلام آباد سے 3933، بلوچستان 2555، گلگت بلتستان 677 اور آزاد کشمیر سے 362 عازمین حج نے پہلی قسط جمع کرائی۔ ترجمان کے مطابق نیشنل آئی ٹی بورڈ کے حج پورٹل پر آن لائن ادائیگی کا نیا ریکارڈ قائم ہو گیا ہے، 3 دن میں حج واجبات کی پہلی قسط کی مد میں 5 ارب روپے سے زائد کی وصولیاں ہوئیں۔ بلوچستان میں آن لائن ادائیگی کا تناسب 72 فیصد رہا۔ ترجمان وزارت مذہبی امور کے مطابق حج 2027 پر جانے کے خواہش مند حج پورٹل پر کوائف اور ادائیگی جلد مکمل کریں۔

بقیہ 28

انکار کرتے ہوئے اس سے واضح طور پر لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان بار کونسل کے وائس چیئرمین کے مطابق مذکورہ 8 ارکان کا بیان ان کے ذاتی خیالات کی عکاسی کرتا ہے اور اسے پاکستان بار کونسل کا اجتماعی مؤقف، پالیسی یا پالیسی بیان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کونسل کے مطابق جمہوری اصولوں کے تحت کام کرنے والے ادارے میں اقلیت اکثریت پر اپنا مؤقف مسلط نہیں کر سکتی۔ پاکستان بار کونسل نے کہا کہ یہ قانونی برادری کا ادارہ ہے، جسے سیاسی مفادات اور ذاتی ایجنڈوں سے بالاتر رہنا چاہیے۔ پاکستان بار کونسل نے 8 ارکان کے بیانات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بار اور اعلیٰ عدلیہ کے پلیٹ فارمز کو سیاسی مقاصد یا کسی پوشیدہ مفاد کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ کونسل نے لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے بیان سے بھی لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات قانونی برادری یا پاکستان بار کونسل کے اجتماعی مؤقف کی نمائندگی نہیں کرتے۔

بقیہ 29

میں 6 ماہ کیلئے فوج تعینات کرنے کی منظوری دیدی ہے اس بات کا فیصلہ ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی درخواست پر کیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے آئین کے آرٹیکل 245 کے تحت ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی درخواست پر فوج کی تعیناتی کی منظوری دی ہے۔ اس ضمن میں وزارت داخلہ نے باقاعدہ نوٹیفکیشن F.No1/20/2018-CAF(C) جاری کر دیا ہے، جس کے تحت افواج پاکستان کی 3 کمپنیاں 6 ماہ کیلئے راولپنڈی میں رینجرز کی تعیناتی آئین کے آرٹیکل 245 کے تحت عمل میں لائی گئی ہے پاک فوج ضلعی انتظامیہ کے ساتھ مل کر امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کی حساس مقامات اور اہم شاہراہوں پر سیکیورٹی انتظامات کو مؤثر بنایا جائے گا اور کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لیے ضلعی انتظامیہ کی مدد کی جائے گی۔

بقیہ 30

ادارے کے مطابق نیٹو کے سپریم الائیڈ کمانڈر جنرل الیکسس گرینکویچ کے ترجمان نے بتایا کہ یہ اجلاس ان ممالک کے سربراہان دفاع کی سطح پر ہوا جو آبنائے ہرمز میں آزادانہ آمد و رفت کے تحفظ میں ممکنہ طور پر حصہ لینے میں دلچسپی رکھتے ہیں، تاہم یہ کوئی نیٹو مشن نہیں ہوگا۔ ترجمان کے مطابق نیٹو نے اپنے رکن ممالک کو ایک ساتھ لانے اور ان کی فوجی صلاحیتوں کا جائزہ لینے کی صلاحیت کے باعث اس معاملے میں رابطہ کاری کا کردار ادا کیا ہے۔ نیٹو کے رکن ممالک اب تک ایران کے ساتھ تنازع میں اتحاد کی براہ راست شمولیت سے گریز کرتے آئے ہیں اور اس کے بجائے نیٹو کے دائرہ کار سے باہر آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے منصوبوں پر بات چیت کر رہے ہیں۔ فرانس اور برطانیہ تقریباً 12 ممالک پر مشتمل ایک اتحاد تشکیل دینے کی کوششوں کی قیادت کر رہے ہیں، جس کا مقصد کشیدگی کم ہونے یا تنازع ختم ہونے کے بعد آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی محفوظ آمد و رفت یقینی بنانا ہے۔ فروری میں لڑائی شروع ہونے سے قبل دنیا میں تجارت کیے جانے والے مجموعی تیل کا تقریباً پانچواں حصہ آبنائے ہرمز سے گزرتا تھا۔

بقیہ 31

مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور شہر میں جاری ترقیاتی، تزئین و آرائش اور شہری سہولتوں سے متعلق منصوبوں کا جائزہ لیا۔ نواز شریف نے ریلوے اسٹیشن انڈر پاس اور سرکلر روڈ کا معائنہ کیا جبکہ مختلف بازاروں میں جاری تزئین و آرائش کے کام، دکانوں پر آویزاں بورڈز اور علاقے کی مجموعی خوبصورتی کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے شہر کے مختلف حصوں میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی پیشرفت بھی دیکھی۔ نواز شریف کے حالیہ دورے کے حوالے سے جاری معلومات میں ان کے ہمراہ موجود شخصیات یا متعلقہ حکام کی تفصیلات بیان نہیں کی گئیں، تاہم دورے کا مرکزی محور لاہور میں جاری ترقیاتی کاموں اور شہر کی خوبصورتی کے اقدامات کا جائزہ تھا۔

بقیہ 32

سلسلے میں آزاد و مقبوضہ کشمیر سمیت ملک بھر میں جماعت اسلامی اور دیگر جماعتوں کے زیر اہتمام تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا جس میں سید علی گیلانی مرحوم کی جدوجہد آزادی کشمیر کیلئے پیش کی گئی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا اور ان کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے خصوصی دعائیں مانگی جائیں گی۔ سید علی شاہ گیلانی جموں و کشمیر کے سیاسی رہنما تھے، بزرگ حریت رہنما جماعت اسلامی جموں و کشمیر کے رکن بھی تھے وہ کشمیر کے پاکستان سے الحاق کے حامی تھے ان کی زندگی کا زیادہ حصہ جدوجہد آزادی کشمیر کیلئے گزرا انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ بھارتی جیلوں میں گزارا، سید علی گیلانی حق اور انصاف کے راستے پر ڈٹے رہے، اپنے اصولی موقف سے دست بردار نہ ہونے اور جہد مسلسل اور مزاحمت کا استعارہ تھے۔ 92 سال کی پوری زندگی میں ان کے پایہ استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی اور "ہم پاکستانی ہیں پاکستان ہمارا ہے، کشمیر بنے گا پاکستان"، ان کی جدوجہد اور زندگی کا مقصد تھا۔ بزرگ حریت رہنما سید علی گیلانی یکم ستمبر 2021 کو سری نگر میں انتقال کر گئے۔

بقیہ 33

معائنے میں شفاء انٹرنیشنل ہسپتال کے دو ماہرین نے آنکھوں کے معائنے میں حصہ لیا، بانی پی ٹی آئی کے دیگر طبی معائنے کے لیے پمز کے متعلقہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پمز اعلامیہ کے مطابق امراض چشم کے دیگر طبی معائنے سے حاصل ہونے والی طبی رائے کو دیگر طبی تحقیقات کے نتائج کے ساتھ مدنظر رکھا گیا۔ پمز کے ڈاکٹرز پر مشتمل میڈیکل بورڈ نے طبی مختص رپورٹ کو حتمی شکل دی۔ اعلامیہ کے مطابق پمز مریض کی رازداری، سپریم کورٹ کی ہدایات کے پیش نظر طبی رپورٹ کے کانفیڈینشل مندرجات ظاہر نہیں کرے گا۔

بقیہ 34

کے حوالے سے انتظامیہ نے معزز عدالت کے حکم پر عمل درآمد کیا، پی ٹی آئی کی جانب سے اس معاملے پر جھوٹا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے، جب ہم اپوزیشن میں تھے تو یہی موقف تھا کہ صحت کے معاملہ پر سیاست نہ کی جائے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ صحت کے معاملات میں سیاست کو ملوث کرنے کے حوالے سے ہمارے موقف میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی، بانی پی ٹی آئی کے دوسروں کی صحت کے حوالے سے بیانات سب پر عیاں ہیں۔ عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی اپنے دور حکومت میں دوسروں کا طنز اور تضحیک آمیز گفتگو کرتے تھے، ہم نے کبھی بھی کسی کی صحت پر توہین آمیز رویہ نہیں اپنایا، حکومت نے نظر ثانی اپیل میں تمام قیدیوں کے لئے یکساں سہولتوں کے حوالے سے سوال اٹھایا۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کا عدالتی حکم پر معائنہ کروایا گیا، انتظامیہ نے معزز عدالت کے احکامات کی مکمل پیروی کی۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کے طبی معائنے کے وقت ان کی ہمشیرہ بھی وہاں موجود تھیں، بانی پی ٹی آئی کی صحت کے حوالے سے ہماری طرف سے ایک سیاسی بیان نہیں آیا، حقائق ہم نے بہ طور قوم کے سامنے رکھے، معزز عدالت کی منشاء کے مطابق تمام امور شفافیت کے ساتھ انجام دیئے۔ وزیر اطلاعات نے سوال اٹھایا کہ شفاء ہسپتال کے باہر ٹولیوں کی شکل میں لوگ کس نے اکٹھے کیے؟ پریس کانفرنس کر کے عدالتی حکم کی عدولی کس نے کی؟ وزیر اطلاعات نے کہا کہ معزز عدالت کے واضح احکامات تھے کہ اس معاملے پر سیاست نہیں کی جائے گی۔

بقیہ 35

دوسرا حملہ کیا گیا۔ زیلنسکی نے حملے کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کو ایسے حملوں کا مؤثر جواب دینا ہوگا۔ دوسری جانب روسی وزارت دفاع نے یوکرینی فوج کی معاونت کے لیے استعمال ہونے والی یوکرینی بندرگاہوں اور بحری جہازوں پر حملوں کا دعویٰ کیا ہے۔ یوکرین نے روسی آئل ریفائنری اور فوجی فضائی اڈے کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

بقیہ 36

امور ہمایوں کبیر نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش سعودی عرب، پاکستان اور ترکیے کے اقتصادی یا دفاعی فریم ورک میں شمولیت کے امکان پر مثبت رویہ رکھتا ہے۔ ہمایوں کبیر نے کہا کہ اس معاملے میں بنگلہ دیش قومی مفادات، عالمی معیشت اور تجارت میں بدلتی صورتحال کو مدنظر رکھے گا، پاکستان کے ساتھ معمول کی سفارتی سرگرمیوں کے تحت دوطرفہ عملی تعلقات مضبوط بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ تجارت اور دونوں ممالک کے عوامی روابط بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ بنگلہ دیشی میڈیا نے بتایا کہ سعودی ولی عہد کی دعوت پر وزیراعظم طارق رحمان جلد سعودی عرب کا دورہ کریں گے۔

بقیہ 37

سفارتکاری کی ضرورت ہے، ڈائیلاگ ہونا چاہیے نہ کہ جنگ، دنیا کو ایسے لیڈروں کی ضرورت ہے جو خلیج پیدا نہ کریں بلکہ پل کا کردار ادا کریں اور پاکستان اس پوزیشن میں ہے کہ پورے مشرق وسطیٰ میں امن لانے میں کردار ادا کرے۔ سینیٹر کوری بوکر نے یہ بات نیویارک میں منعقد تقریب سے خطاب میں کہی۔ سینیٹر کوری بوکر نے کہا کہ ہر انسان کو اللہ نے پیدا کیا ہے اس لیے نہ صرف امریکی بلکہ فلسطینی اور ایرانی بچوں کی بھی توقیر ہونی چاہیے۔ انسانی المیہ جنم لے رہا ہو تو ہم میں سے کسی کو خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے کمیونٹی کو یقین دلایا کہ وہ فلسطین اور ایران سمیت مختلف ممالک میں منصفانہ امن کیلئے آواز بلند کرتے رہیں گے۔ پاک امریکا تعلقات کے حوالے سے سینیٹر بوکر نے کہا کہ امریکا اور پاکستان کی دوستی قیام پاکستان کے روز ہی سے شروع ہو گئی تھی۔ حکومتی اور تجارتی تعلقات میں اتار چڑھاؤ ضرور آئے مگر دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان دوستی کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رہا ہے۔ سینیٹر کوری بوکر نے کہا کہ خواہ طب ہو یا انجینئرنگ، عوامی خدمت ہو یا کاروبار، آج امریکن پاکستانی ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ امریکا کی ترقی میں وہ بہتر کردار ادا کر رہے ہیں۔ سینیٹر کوری بوکر نے کہا کہ پی پیک کی کوشش رہی ہے کہ کانگریس میں پاکستانی امریکنز کو مقامی سطح پر ان کا جائز مقام ملے۔ امریکن پاکستانیوں کی طاقت امریکا کی طاقت ہے، اہم یہ ہے کہ امریکن پاکستانیوں کی مضبوط آواز ہو۔ مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنائے جانے سے متعلق معاملے پر سینیٹر بوکر نے کہا کہ اگر امریکا میں کسی مسلمان کو تعصب کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو یہ کسی اور کیلئے نہیں خود امریکا کیلئے مسئلہ ہے اور اسی لیے انہوں نے مسلمانوں سے نفرت اور اسلاموفوبیا کیخلاف بل پیش کیا تھا۔

بقیہ 38

ایران کی موجودہ دفاعی اور جارحانہ صلاحیتوں میں اضافے کی حکمت عملی کو جاری رکھنا ہی واحد دانشمندانہ اور مؤثر عمل ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق انہوں نے کہا کہ میدان جنگ کو نئی نوعیت کی مشترکہ اور فوجی جارحیت کا سامنا ہے، تاہم ایران نے اپنے دشمنوں اور ایران کے بدخواہوں کی جانب سے لاحق خطرات کے خلاف ایک مضبوط دفاعی حصار قائم کر لیا ہے۔ احمد واحدی نے ظالمانہ اور یکطرفہ پابندیوں کے دور میں بھی ایران کی دفاعی صنعت کی جانب سے ملک کی دفاعی و جارحانہ صلاحیتوں اور باز رکھنے والی طاقت کی تیاری کو سراہا۔

بقیہ 39

ایکنک اجلاس میں سندھ حکومت نے وفاق کے دہرے رویے پر تحفظات کا اظہار کر دیا۔ سندھ نے حیدر آباد سکھر موٹروے پر کام شروع ہونے سے پہلے پنجاب میں نئے موٹروے منصوبے پر اعتراض اٹھایا ہے۔ میڈیا رپورٹ کیمطابق سندھ حکومت نے اجلاس میں موقف اختیار کیا کہ وفاقی حکومت وعدہ خلافی کر رہی ہے۔ صوبائی وزیر جام خان شورو نے مطالبہ کیا کہ لاہور سیالکوٹ 296 کلومیٹر موٹر وے سے پہلے حیدر آباد سکھر موٹروے پر کام شروع کیا جائے۔ ذرائع کے مطابق جام خان شورو نے کہا کہ حیدر آباد سکھر موٹر وے پرانا اور انتہائی اہم منصوبہ ہے۔

بقیہ 40

فلائٹ انفارمیشن ڈیٹا کے اعداد و شمار کے مطابق ایئر انڈیا، انڈیگو، ایئر انڈیا ایکسپریس، اکاسا ایئر اور اسپائس جیٹ متاثرہ ایئر لائنز میں شامل ہیں۔ پاکستانی فضائی حدود بند ہونے سے بھارتی ایئر لائنز کو 2 ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہوا ہے جبکہ ہفتہ وار تقریباً 800 بھارتی پروازیں متاثر ہو رہی ہیں، دہلی کا اندرا گاندھی ایئرپورٹ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔

بقیہ 41

پر فراہم کی جانے والی خدمات کو کام سے روکنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ عرب ٹی وی کے مطابق یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ملک میں جاری تنازع اور جھگڑے ہوتے ہوئے نقل مکانی کے بحران کے ساتھ ساتھ صومالیہ موسمیاتی بحران کا بھی سامنا کر رہا ہے۔ یوسف نے کہا کہ جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے، بچے ہی اس کی قیمت چکاتے ہیں۔ صومالیہ کے اپنے دورے کے بعد تنظیم کے ترجمان جیمز ایلڈر نے جنیوا میں صحافیوں کو بتایا کہ انسانی امداد میں غیر معمولی کٹوتیوں کے نتیجے میں پہلے ہی سینکڑوں غذائی اور صحی مراکز بند ہو چکے ہیں۔ تعلیم اور تحفظ جیسی دیگر خدمات کی فراہمی ختم ہو رہی ہے۔ متوقع ہے کہ یہ رجحان جاری رہے گا۔

بقیہ 42

شمولیت اور ڈیجیٹل معیشت کے نئے مرحلے کی بنیاد رکھتا ہے، بلاک چین، اسٹیبل کوائنز اور ٹوکنائزیشن پاکستان کی برآمدات، ترسیلات زر، ایس ایم ای فنانسنگ اور اسلامی مالیات کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق بلال بن ثاقب نے کہا کہ پاکستان کی کئی ملین نوجوان افرادی قوت فری لانسنگ، سافٹ ویئر، ڈیزائن، ڈیجیٹل کانٹینٹ اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں عالمی صارفین کو پاکستان سے خدمات فراہم کر رہی ہے جبکہ ملکی آئی ٹی برآمدات اربوں ڈالر تک پہنچ چکی ہیں۔ تاہم اب یہ سوال اہم ہے کہ ان آمدنیوں کی ادائیگی کس رفتار سے اور کتنی لاگت پر پاکستان پہنچتی ہے اور ملک اس ڈیجیٹل ویلیو کو باضابطہ معیشت میں کس طرح شامل کر سکتا ہے۔

بقیہ 43

مقامی سطح پر مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کیلئے جامع پالیسی متعارف کروانے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ الیکٹرانک ڈیوائسز کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال پر ٹیکس چھوٹ دینے کی تجویز ہے۔ ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت کی جانب سے الیکٹرانک ڈیوائسز اور موبائل فونز کی درآمدی بل میں کمی کیلئے میڈ ان پاکستان پالیسی تیار کر لی گئی ہے مگر پالیسی کی منظوری نہ ہونے کے باعث عملدرآمد تاخیر کا شکار ہے۔ ذرائع کے مطابق میڈ ان پاکستان پالیسی کے تحت موبائل فونز، لیپ ٹاپس سمیت مختلف الیکٹرانک ڈیوائسز پاکستان میں تیار کی جائیں گی، جبکہ سگنلز بوسٹرز، ڈونگلز اور بائیو میٹرک مشینوں کی مقامی تیاری بھی پالیسی کا حصہ ہے۔

بقیہ 44

خامیاں دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم قراقرم، ملت سمیت دیگر ٹرینوں کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔ حنیف عباسی کا کہنا ہے کہ 88 ارب سے 115 ارب روپے تک ریونیو لے گئے ہیں، جبکہ لیز کی آمدن 8 ارب سے 16 ارب روپے تک لے گئے ہیں۔ وفاقی وزیر ریلوے کا کہنا ہے کہ روہڑی تا کراچی ٹریک کو اپ گریڈ کریں گے، روہڑی سے ملتان تک ٹریک پر بھی کام کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے ریلوے کی بہتری کے لیے صوبوں سے بھی بات کی ہے۔

بقیہ 45

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر میر عطاء اللہ لانگو ایڈووکیٹ نے ایک پریس اسٹیٹمنٹ کو گمراہ کن اور متنازعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وکلاء کی سیاست اور باہمی اختلافات کو وکلاء تک ہی محدود رہنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ وکلاء کو کسی فرد واحد کے مفاد یا حمایت میں اداروں کے استعمال اور متنازعہ بیانات جاری کرنے سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ بلوچستان ہائی کورٹ بار کے مطابق وکلاء کی سیاست کبھی کسی فرد کے دباؤ یا زیر اثر نہیں رہی اور وکلاء اپنی آزادی، خودمختاری اور اصولی موقف پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ بار ایسوسی ایشن نے واضح کیا کہ موجودہ صورتحال میں وکلاء کے پلیٹ فارم کو ذاتی یا گروہی مفادات کے لیے استعمال نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وکلاء کے اجتماعی ادارے پوری وکلاء برادری کی نمائندگی کرتے ہیں، کسی ایک فرد یا گروہ کی نہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ وکلاء کے اداروں کا وقار، خودمختاری اور تقدس ہر صورت برقرار رکھا جانا چاہیے، جبکہ کسی فرد یا گروہ کے ذاتی مقاصد کے لیے بار کے اداروں کو استعمال کرنے کی کوشش سے گریز کیا جائے۔ بلوچستان ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے اپنے اصولی موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ "وکلاء کے اداروں کو کسی بھی سیاسی مقصد کے حصول کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

بقیہ 46

بنانے اور تجارت، سرمایہ کاری، آئی ٹی، سیاحت اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے عزم کا اعادہ کیا۔ سفیر پاکستان رضوان سعید شیخ نے صدر لوئس آبینادر کو پاکستانی قیادت کی جانب سے نیک تمناؤں اور خیرسگالی کا پیغام پہنچایا۔ سفیر پاکستان رضوان شیخ نے صدر آبینادر کی جانب سے پرتپاک خیر مقدم اور مہمان نوازی پر اظہار تشکر کیا۔ صدر ڈومینیکن ریپبلک نے عالمی امن کے فروغ میں پاکستان کے مثبت اور تعمیری کردار کو سراہا۔

بقیہ 47

اس طرح کے طرز عمل کا اعادہ نہ ہو۔ ایک باقاعدہ مراسلے میں اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی جوائنٹ سیکرٹری (ڈسپلن) سیدہ شفق ہاشمی نے اسلام آباد کے انسپکٹر جنرل پولیس سید علی ناصر رضوی اور چیف کمشنر سہیل اشرف کو وزیراعظم کی ناراضی سے آگاہ کیا، یہ ناراضی 14 اگست کی تقریبات کے دوران دونوں اعلیٰ افسران کے بگھی میں سوار ہو کر تقریب میں شرکت کرنے پر سامنے آئی۔ آئی جی پولیس اور سی ڈی اے چیئرمین کو الگ الگ بھیجے گئے۔ مراسلے میں کہا گیا کہ وزیراعظم نے 14 اگست کو منعقد ہونے والی سرکاری تقریب میں پیش آنے والے اس واقعہ کا بہت سنجیدہ نوٹس لیا ہے، دونوں سینئر افسران کے گھوڑا گاڑی میں سوار ہونے کے واقعہ پر عوامی سطح پر بھی شدید تنقید سامنے آئی تھی۔ دستاویز کے مطابق وزیراعظم نے گہری مایوسی اور ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح شان و شوکت اور نمود و نمائش کا مظاہرہ ایک ایسا تاثر دیتا ہے جو خصوصی مراعات، تکبر اور ذاتی تشہیر سے وابستہ ہے، جبکہ یہ رویہ عوامی خدمت کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔ وزیراعظم نے زور دیا کہ سول افسران اور سرکاری عہدیداران کو ہر وقت عاجزی، ضبط، وقار اور بہتر فیصلہ سازی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اس طرح کا طرز عمل سرکاری اداروں پر عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے اور اعلیٰ سرکاری افسران سے متوقع معیار کے بھی خلاف ہے۔ مراسلے میں مزید یاد دہانی کرائی گئی کہ وفاقی دارالحکومت کے منتظمین کی حیثیت سے دونوں افسران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ضابطہ اخلاق، شائستگی، ذمہ دارانہ طرز حکمرانی اور مناسب طرز عمل کے اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھیں گے۔ مراسلے میں یہ بھی کہا گیا کہ آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں محتاط رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آئندہ اس نوعیت کے طرز عمل کا اعادہ نہ ہو، اس ہدایت کو حرف بہ حرف اور اس کی روح کے مطابق سختی سے عمل درآمد کے لیے سمجھا جائے۔ وزیراعظم کی جانب سے یہ سرزنش اس وقت سامنے آئی ہے جب دونوں افسران کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، جس میں وہ 14 اگست کی پریڈ میں ایک ایسی گھوڑا گاڑی میں سوار ہو کر پہنچے دکھائی دیے جو بظاہر صدارتی بگھی معلوم ہوتی تھی۔ وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا گیا کہ اعلیٰ انتظامی افسران بگھی پر سوار تقریب میں پہنچے اور وہاں موجود افراد کو سینہ طور پر تالیاں بجانے کے لیے کہا گیا۔